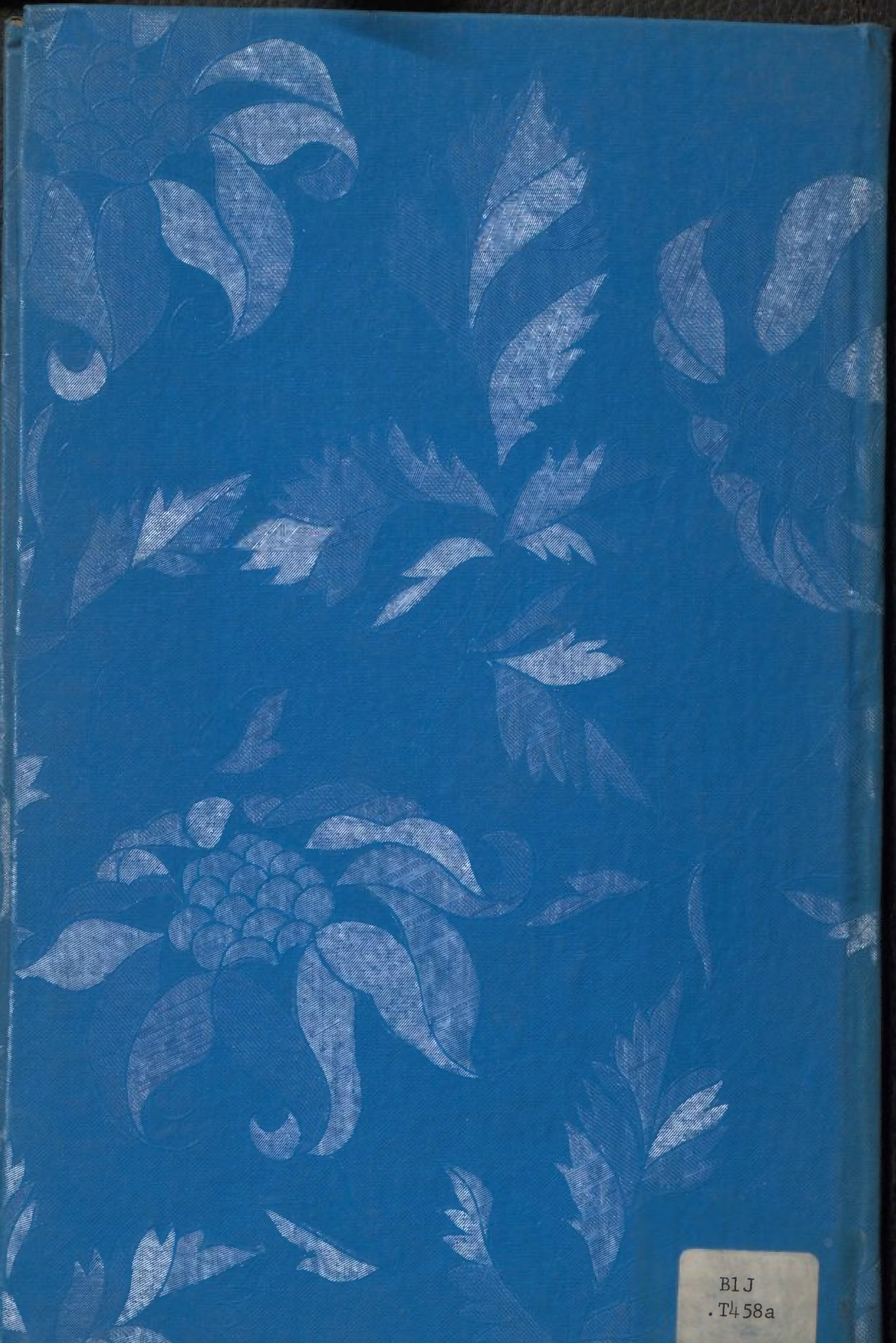

B1J
.T458a

B1J .T458a

McGill
University
Libraries

Islamic Studies Library

69177

3437053

35

B14
.T458a

69177

R

Thomas, John

بفضل خالق زمین و زمان و بانیِ کون و مکان

نسخۂ دلپذیر پسندیدۂ صغیر و کبیر اعنی

احسن القصص

مؤلفہ پادری جان ٹامس صاحب مدرس مدرسہ علم الٰہی بریلی سنہ ۱۸۹۵ع

بمطبع امیریکن مشن لکھنؤ باہتمام پادری کریون صاحب طبع ہوا

KUTB KHANA
Price Rs:- 5/-
A. T. U. DELHI

کتب خانہ انجمن ترقی اردو

احسن القصص

ارباب ذکاء پر پوشیدہ نہ رہے کہ انجیل مقدسہ کتب الہامیہ سابقہ کا دراصل تتمہ ہی جیساکہ خداوند یسوع اور اوسکے رسولون کے کلام پاک سے بخوبی ظاہر ہے اور بعض مضامین انجیل مقدس کو بیبل شریف کی دیگر کتب سماویہ سے ایسی وابستگی اور ایسا تعلق خاص ہے کہ جب تک ناظر اون کتب کے حالات ضروری اور یہودیون کے قصہ طلب معاملات کو جو یہودیون کی کتب سماوی اور تاریخی مین بہ تفصیل و تشریح تمام پائے جاتے ہین نہ جانتا ہو اوسوقت تک انجیل مقدس کے اکثر مقامات اور آیات کا مطلب جیسا کہ چاہیئے نہین سمجھ سکتا ھے اول تو یہ ہے کہ حالات تاریخی سے گو وہ کسی قوم و قبیلہ کے ہون واقف ہونا ویسہی سودمند ہی خصوصاً جبکہ خداوند مسیح بہی اوسی قوم سے ہوا اور تمام انبیا و رسل اور شریعت و صحف وغیرہ اور ہر طرح کی روشنی ایمانی جس قوم سے تمام روئے زمین پر پھیلی ہو اوسکے حالات تاریخی سے واقفیت پیدا کرنا ایک ذخیرۂ کار آمد جمع کرنا ہی۔ ہر چند کہ اوس مختصر کتاب مین اسقدر گنجایش نہ تہی کہ کُل جزئیات

تاریخی متعلق یہودیون کے بہ تفصیل تمام لکھے جاتے اسقدر لکہنا چندان ضروری بہی نہین تہا۔ مگر باانہمہ مجہے امید ہے کہ اِس فن کے طالب اِس کتاب سے حالات کو اپنی ضرورت سے کم نہ پاوینگے بلکہ مین اِسقدر کہہ سکتا ہون کہ یہ کتاب ناظرین کو البتہ فائدہ بخشے گی اسمین یہودیون کی دنیاوی سلطنت اور دین کے انتظام کی کیفیت ابتدا سے اخیر تک موجود ہے۔ یعنی یہ کہ ملکی انتظام کا طریقہ اونکے درمیان اول کیا تہا اور بعد کو کون کون بادشاہ اور امرا اون کے درمیان گذرے اور کیا کیا بندوبست اونہون نے مقرر کئے اور کِن کِن قومون سے یہودیون سے اپنی آزادی کیواسطے محاربات کرنا پڑے اور طریقہ معاشرت کسطرح پر تہا اون کے ملک کی زمین کس حیثیت کی تہی اور پیداوار وہان کے کن اقسام کے تہے اور کسقدر حصہ اون پیداوار کا راہ خدا مین صرف کرتے تہے اور آپسمین اور نیز دادستد کا طریقہ اور اقوام غیر کے حالات جسقدر کہ یہودیون سے متعلق ہین اون کا احوال یوبل کا انتظام اور بردہ فروشی اور اونکی آزادی اور مکانات اور جائداد کے بیع و شرا کے اور سال یوبل کے اعتبار سے ہر شئے کی قیمت گہٹنے اور بڑہنے کی کیفیت اور یہ کہ ہیکل کی تعمیر اول کس کے وقت مین اور کِس سے ہوئی اور کیا کیا سامان کہان کہان سے کسقدر صرف سے اوسکی طیاری کے واسطے فراہم کرنا پڑا اور پہر بعد کسنے اوسے تباہ و برباد کیا اور پہر کس کے وقت مین اوسکی تعمیر ثانی ہوئی اور کاہن اور سردار کاہن کِس خاندان کے لوگ ہوتے تہے اور کیا خدمتین اون کے متعلق تہین اور طریقہ عبادت کا کیا تہا اور قربانیون مین کس کس قسم کے جانور مروج تہے اور کن لوگون پر قربانیان کرنا ضروری ہوتا

تھا- غرض کہ اسرائیلیون کے کل معاملات دینی و دنیوی کی کیفیت ضروری مفصلاً و مشروحاً اس کتاب مین مندرج ہین - اس کتاب کے مضامین مختلف انگریزی کتابون سے لئے ہین اکثر مقامات لفظاً لفظاً ترجمہ کر لیئے گئے اور بعض جگہہ صرف اخذ مطلب کیا ہے حتی الوسع ترجمہ مین یہ کوشش کی گئی ہے کہ عبارت سلیس اور عام فہم ہو ذی استعداد اور کم استعداد دونون اس سے نفع اوٹھا وین- مؤلف کی یہہ آرزو ہے کہ اوسکی کوشش سودمند ہو آمین +

پادری جان ٹامس

مورخہ ۲۸- نومبر ۱۸۷۹ء عیسوی

فہرست مضامینِ احسن القصص

اول حصّہ

		صفحہ
باب اول	در بیان حکومت	۷
باب دوم	دربیان حالات ملکی از زمانہ بعد از مراجعت اسیری	۱۳
باب سوم	عدالت العالیہ۔ شرعی کارروائیان۔ قانون جرائم	۱۹
فصل اول	دربیان عدالت اور شرعی کارروائیان۔	//
فصل دوم	دربیانِ طریق روبکاری	۲۳
فصل سوم	دربیان قانون سزا	۲۵
فصل چہارم	دربیان اون سزاؤن کے جو مندرج کتب مقدسہ ہین۔	۳۲
باب چہارم	دربیان وقت حساب	۳۸
باب پنجم	دربیان مالگذاری اور محصولات	۴۵
باب ششم	دربیان معاملات فوجی	۴۷
باب ہفتم	دربیان متبرک مقامات اور تبرکات	۵۴
فصل اول	دربیان خیمہ	//
فصل دوم	دربیان ہیکل	۵۷
فصل سوم	دربیان اونچی جگہون	۶۳

فصل چہارم در بیان مجھون کے ۶۴
باب ہشتم بزرگون کا تذکرہ ۶۸
فصل اول در بیان جماعت اور سترکار //
فصل دوم در بیانِ خدمتگار ہیکل ۷۰
باب نہم در بیان پاک چیز دن کے ۷۷
باب دہم در بیان متبرک واقعات و مویشیون ۸۴
باب یازدہم در بیان مقدس فرائض اور اقسام سُنّت ۹۴
باب دوازدہم در بیان تخزیب مذہبی ۹۸

دوم حصہ

باب اول در بیان سکونت ۱۰۵
باب دوم در بیان لباس ۱۰۹
باب سوم در بیان دستورات شادی ۱۱۱
باب چہارم در بیانِ ولادت و تعلیم ۱۱۴
باب پنجم در بیان غلامی ۱۱۵
باب ششم در بیان دستورات خانگی۔ ۱۱۹
باب ہفتم ۱۲۳
فصل اول در بیان زراعت ۱۲۳

فصل دوم	در بیان بڑے اور چھوٹے اناج	۱۳۴
فصل سوم	در بیان باغات انگوری	۱۴۱
فصل چہارم	در بیان باغات زیتون	۱۴۹
فصل پنجم	در بیان میوہ جات	۱۵۴
فصل ششم	در بیان صیغۂ زراعت شعبہ ہاے مختلف	۱۵۹
باب ہشتم		۱۶۱
فصل اول	در بیان کھیل یونانیون اور رومیون	//
فصل دوم	در بیان فن تحریر	۱۶۴
فصل سوم	در بیانِ آلاتِ موسیقی	۱۶۸
فصل چہارم	در بیان فن طبابت	۱۷۲
باب نہم	در بیان طریق تجہیز تکفین	۱۷۶

قدیم یہودیونکا انتظام مدن

اول حصہ

باب اول

حکومت کی مختلف صورتین از زمانہ آبائی

(۱) حکومت کی ابتدائی صورت جسکا احوال کتب مقدسہ مین ہے آبائی تھی - یعنی ہر قبیلہ اور گھرانے پر جدا جدا سردار بغیر ماتحتی کسی حاکم بالا کے ہوا کرتے تھے - ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اسی قسم کی حکومت رکھتے تھے - حکومت آبائی جامع کل اختیارات حکومت ہوا کرتی تھی حتے کہ والدین اصل حاکم اور بادشاہ اور اونکی اولاد رعایا متصور ہوتی تھین باپون کو اپنی اولاد کی زندگی اور موت اور محروم الارث کرنے اور بلا وجہ نکال دینے کا اختیار ہوتا تھا +

(۲) جب اسرائیلیون نے بہدایت موسیٰ ظالمون کی سرزمین سے رحلت کی تو یہوواہ کی مرضی یون ہوئی کہ نیا طریقہ حکومت کا قائم کرے چنانچہ اوس حکومت کا صحیح نام حکومت الٰہیہ ہے کیونکہ اوسوقت سے آج تک واضع آئین و قوانین کہ تعبیر اوس سے شریعت ہے ذات باری سمجھی جاتی تھی کسی دوسرے کو اختیار

وضع یا تبدیل شریعت مطلق نہ تہا۔ اِس سبب سے ابتدا مین قاضی اور اخیر مین سلاطین بطور نائبان خدا یا اونے حاکمان کے دنیاوی حاکم کہلاتے تہے۔ اور علاوہ اونکا یہ تہا کہ جنگ کیوقت فوج کی افسری کرتے اراکین سلطنت کو مشورہ کیواسطے طلب کرتے اور خود بہی اوس مجلس خاص مین شریک ہوتے اسرائیلیون کے مجلس عام کو طلب کرنے اور خود شرکت کرنے کا بہی اونہین کو اختیار ہوتا تہا۔ شرکار مجلس خاص نگہداشت حقوق کے آئین اور مجلس عام کے آرام کے قوانین تجویز کرتے تہے موسیٰ نبی کو اپنے حین حیات یہ حکومت رہی۔ مگر چونکہ اوسمین اتنی طاقت نہ تہی کہ ایسے بڑی قوم کی جیسی یہودیونکی اوسوقت مین تہی تمام امور نزاعی کا خود تصفیہ کرتا اسواسطے اوسکی درخواست پر ستر امیر یعنی شہزادے اپنی نیک تدبیرون اور عمدہ مشورون سے اوسکے مدد دینے اور بار سلطنت سے سبکدوش کرنے کے لیئے مقرر ہوئے (خروج ۱۸ و ۱۳-۲۶)

(۳) موسیٰ کی وفات کے بعد بنی اسرائیل کی حکومت یشوعا کو جو اوسکا وزیر بہی رہ چکا تہا منتقل ہوئی (خروج ۲۴ و ۱۳ یشوعا ۱ و ۱) اوسی کے عہد مین ملک کنعان مطیع ہو کر حسب ہدایت الٰہی چند حصص مین منقسم بہی ہوا لیکن بعد اوسکے انتقال کے کئی حاکمون کے سپرد ہوا جو قاضی کہلاتے تہے۔ اونکا یہ عہدہ تا حین حیات رہتا تہا لیکن موروثی نہ تہا نہ یہ ضرور تہا کہ اون کے کوئی خلیفہ اوسکے جگہہ ضرور ہی ہو۔ مگر اونکے اختیارات بادشاہی سے کچہ کم نہ تہے صلح و جنگ کا اونہین کو اختیار ہوتا تہا۔ وہ اپنی مرضی سے بلا ارجاع نالش جس امر کو چاہتے

فیصل کرتے تہے لیکن قوانین جدید کے بنانے یا رعیت پر بار جدید کرنے کے مجاز نہ تھے۔ پابندی قوانین اور حفاظت مذہب اور جرمون کی سزائین خصوصاً بت پرستی کا انسداد جو اشد بغاوت خداوند یہوواہ کی گورنمنٹ سے سمجھے جاتے تہے کیا کرتے تہے۔

(۴) آخر الامر اسرائیلیون نے خدا کی حکومت سے تنگ آکر اپنے واسطے ایک بادشاہ بنانا چاہا (ا سموئیل ۸ و ۵) موسیٰ کو پہلے معلوم ہوگیا تہا کہ یہودیون کی حکومت مین اس قسم کا تغیر واقع ہوگا اسواسطے اوسنے آیندہ کے حکام کے واسطے چند قاعدے اور قوانین مقرر کر دیئے تہے جنکا ذکر (استثناء ۱۷ ا ۱۴ - ۲۰) مین موجود ہی۔ ہر چند کہ سلاطین کے اختیارات من بعض الوجوہ محدود کر دیئے گئے مگر وہ اوس حد سے بڑہ گئے۔ صلح و جنگ جان بخشی اور قتل کا اونکو اختیار تہا اور وہ عدالت یا تو خود یا بوساطت قاضیون کے کیا کرتے تہے۔ اور ہر چند کہ امور شرعی کی اصلاح مین اونکو بہت اختیار تہا مگر یہ نہین تہا کہ جو چاہتے کرنے لگتے کیونکہ اصل واضع شرع اسرائیلیان یہوواہ تہا وہ صرف بطور اوسکے نائب کے ہوتے تہے۔ اور چونکہ بادشاہون کو جدید قانون بنانے یا قدیم کی اصلاح کا اختیار نہ تہا اس سبب سے حکومت الٰہی اونکے وقتون مین بہی ایسی ہی استحکام سے قائم رہی جیسے قاضیون کے زمانہ مین رہی۔ بادشاہ بڑی جاہ و جلال سے شاہانہ لباس پہنکر تاج سر پر رکھکر عصا ہاتھہ مین لیکر تخت پر بیٹھتے تہے اور اونکے دربار مین جانے اور وہان بیٹھنے کے لیئے قاعدے مقرر تھے کمال ہی مرتبہ کی تعظیم و تکریم درباریون کو کرنا پڑتی تہی اسکا حال کتب مقدسہ کے چند مقامات سے خصوصاً لوقا ا و ۱۹ ا متی ۵ و ۱۸ ا ۱۰ و ۱۰ و ۲۰ و ۲۰ - ۳۴ سے ظاہر ہوتا ہے

جب یہودیون مین بادشاہ مقرر ہوئے تب سے یہ امر بھی لازمات شرعی سے قرار پایا کہ بادشاہ گو کیسا ہی ظالم اور بے انصاف ہو اوسکی ذات کو نقصان نہین پہونچا سکتے تھے (۱ سموئیل ۲۴ و ۵-۸) یہ امر نہ صرف بادشاہ کی ذاتی حفاظت کیواسطے بلکہ رعایا کی امن و امان و سلامتی کے واسطے بھی ضرور تھا جب عمالیقی نے داؤد سے دروغ قصہ بیان کیا یعنی کہ مین نے بادشاہ ساؤل کو اسلیئے مارڈالا کہ فلسطیون کے ہاتھ سے گرفتار نہو تو اوس نے اوسی قاعدۂ مذکورہ کے موافق اوس عمالیقی کی نسبت صرف اوسی کے کہنے سے یہ حکم دیا کہ اسکو جلاوطن کرو کیونکہ اس نے خداوند کی ممسوح پر دست درازی کی (۲ سموئیل ۱ و ۱۴) شرقی بادشاہون مین یہ بھی دستور تھا کہ لوگ اپنی حیثیت کے موافق اونکو نذرین دیتے تھے اور عجز و ادب سے زمین بوس ہوتے تھے اس قسم کے بعض رسمیات آج تک مروّج ہین۔ مثلاً جب یعقوب کے بیٹے غلہ لینے مصر کو جاتے تھے تو اوس نے اون سے کہا تھا کہ مصر کے حاکم کو جو اوسوقت مین یوسف تھا کوئی تحفہ لیجاؤ۔ (پیدایش ۴۳ و ۲ باب ۲۶ آیت) اسیطرح جب مجوسی یسوع مسیح کے سجدہ کرنے کو پورب سے آئے تو اونہون نے سونا اور لوبان اور مُر نذرین گذرانین (متی ۲ و ۲) پیدایش ۳۲ و ۱۳ و ۱ سلاطین ۱۰ و ۲ و ۱۰ او ۲۵ و ۲ سلاطین ۵ و ۵ اور ۱ سموئیل ۹ و ۷ اور ۱ سلاطین ۸ و ۸ مین اس قسم کا ذکر ہے۔ ادب کے لیئے بار بار زمین تک جھکنے کا بھی دستور تھا (دیکھو سموئیل ۲۴ و ۸) شرقی حاکمون مین یہ بھی دستور ہے کہ جب اونکی سواری باہر جاتی ہے تو بہت سے خدام آراستہ و پیراستہ ہوکر اونکے ہمراہ جاتے ہین۔ سلاطین عبرانی

اور اونکی اولاد یا گدہون پر یا خچرون پر (۲ سموئیل ۱۳ و ۲۹ و ۱ سلاطین ۱ و ۳۳ - ۳۸) سب پر یا رتہون مین (۱ سلاطین ۱ و ۵ و ۲ سلاطین ۹ و ۲۱ و ۱۰ و ۱۵) سوار ہوکر بہت سے خدام اور ملازمین کے ہمراہ نکلا کرتے تہے - (۲ سموئیل ۸ و ۱۸ و ۱۵ و ۱۸ مین اون ہمراہیون کو کریتی اور فلیتی لکھا ہے) یہ دستور شرقی حاکمون مین آج تک جاری ہی اور یہ بہی دستور ہی کہ جب بادشاہ کسی مہم پر یا کسی نامعلوم ملک یا جنگل مین جاتے تہے تو کچہ لوگ آگے سے سامان سفر مہیا کرتے اور رستہ صاف اور ہموار کرانے کو بہیجے جاتے تہے - یسعیاہ ۴۰ و ۳ اور متی ۳ و ۳ مین اسی رسم کا ذکر ہی -

آمدنی بادشاہون کو مختلف صیغون سے ہوتی تہی -

(۱) نذرانہ جو موافق دستور شرقی ملکون کے دئیے جاتے تہے - (۱ سموئیل ۱۰ و ۲۷ و ۱۶ و ۲۰) ۲ - شاہی مویشیونکی آمدنی - (۱ سموئیل ۲۱ و ۷ و ۲ سموئیل ۱۳ و ۲۳ و ۲ تواریخ ۳۲ و ۲۸ - ۲۹) اور نیز شاہی خالصہ سے جسکے انتظام و تشخیص کے لیئے افسر مقرر کیئے جاتے تہے آمدنی ہوتی تہی ∴

۳ - عشر یعنی کل اراضیات اور باغات انگور کے پیداوار کا دسوان حصہ جسکے انتظام تحصیل کے واسطے اوس قسم کے افسر متعین ہوتے تہے جنکا ذکر ۱ سلاطین ۴ و ۷ اور ۱ تواریخ ۲۷ و ۲۵ مین ہے اور نیز ۱ سلاطین ۱۰ و ۱۴ اور ۱ تواریخ ۲۷ باب ۲۵ آیت اس سے غالباً ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اسرائیل نقد روپیہ بہی بطور محصول کے دیا کرتے تہے ∴

۴ مفتوحہ قومون کے مال غنیمت سے بہی کچہ حصہ ملتا تہا اور اون پر محاصل

مقرر کیئے جاتے تھے (اسلاطین ۴ و ۱۲ و زبور ۷۲ و ۱۰ و اول تواریخ ۲۷ و ۲۵-۳۱ سے مقابلہ کرو *

۵ اجنبی سوداگر جب تجارت کرتے آتے تھے تو وہ بھی سلیمان کو محصول دیتے تھے۔ (اسلاطین ۱۰ و ۱۵) خصوصاً مصری گھوڑون پر اور نفیس مصری ململ پر محصول لگتا تھا (اسلاطین ۱۰ و ۲۸ و ۲۹) بادشاہون کے سواے چند اور عہدہ دار ذی اختیار جنکی ابتدا موسیٰ کے وقت سے تھی بطور ماتحت حکام کے ہوا کرتے تھے اِس قسم کے عہدہ دارون مین اون گروہون کے سردار تھے جو اپنے اپنے گروہ کے حقوق کی حفاظت کرتے تھے۔ اور اونکی تعداد بارہ تھی۔ ۲ گھرانے کے سردار تھے یہ اوس قسم کے لوگ ہوتے تھے جنکو یسعیاہ ۲۳ و ۲ اور ۲۴ و ۱ مین سردار یا ایلڈر لکھا ہے (استثناء ۱۹ و ۱۲ اور ۲۱ و ۱-۹ سے اسکا مقابلہ کرو) یہ نہین معلوم ہوتا کہ جب انمین کوئی فوت ہوجاتا تو اونکی جگہہ اور کس طریق پر منتخب ہوکر مقرر کیئے جاتے تھے۔ اتواریخ ۲۷ و ۱۶-۲۲ سے ظاہر ہے کہ گروہون کے سردار داؤد کے زمانہ تک ہوتے تھے اور اونکا ہونا بادشاہون کی طاقت کے لیئے بیشک بڑی روک ہوتی ہوگی

جس سلطنت کی ساؤل نے بنا ڈالی تھی اور داؤد اور سلیمان کے عہد مین جس نے نہایت رونق اور قوت پکڑی تھی وہ صرف ایکسو بیس (۱۲۰) برس قائم رہی جب سلیمان کے ولیعہد بیٹے رہوبام نے اپنی رعایا پر بہت سے بار ڈالدیئے تھے تو اونہون نے اوس سے باغی ہوکر سلطنت کو بارہ خاندان پر منقسم کرلیا جنمین دس فرقون نے یربعام کو شاہ اسرائیل گردانا اور دو فرقے یہودہ بنیامین کی رہوبام کے مطیع فرمان رہے اور وہ سلطنت یہوداہ کے

نام سے مشہور ہوئی دو سو چونسٹھ برس کے عرصہ مین اور بعض مورخون کے حساب سے ۲۷۱ دو سو اکہتر برس کے عرصہ مین اسرائیل کے بادشاہ گذرے۔ دار الخلافت اوس سلطنت کا سماریہ تہا جسکو سامریا کے بادشاہ سالمنزر نے سنہ ۷۲۱ یا ۷۱۹ برس قبل ولادت مسیح تین برس کامل محاصرہ کیا اور ہزارون لاکھون یہودی بار بار کے حملون سے مقتول ہوئے البتہ بعض عوام الناس کو اجازت دیدی گئی تہی کہ اپنے وطن مین رہتے لیکن جتنے امرا اور مالدار لوگ تہے وہ سب مقید کرکے دریاے فرات اوتار دیئے گئے تہے۔

یہوداہ کی سلطنت ۳۸۸ تین سو اٹھاسی برس رہی اور بعض مورخون کے حساب سے ۴۰۴ چار سو چار برس رہی دار الخلافت اوسکا یروسلم تہا بنوکدنظر نے اوسکو لیکر ہیکل کو جلادیا اور وہان کے حاکم خزقیاہ کو گرفتار کرکے بابل کو روانہ کردیا۔ باستثناء بعض غرباء کے کہ اونکو یہودیا مین چہوڑ دیا تہا اور باقی سب کو گرفتار کرکے دریائے فرات کے پار اوتار دیا جہان وہ اور اونکے اولاد ستر برس خدا کی پیش خبری کے موافق رہی +

دوسرا باب

یہودیون کی ملکی حالت از زمانۂ بعد از مراجعت اسیری بابل تا انقلاب انتظام دینی اور ملکی

اول یہودیونکی ملکی حالت مکابیون کی اور ہیرودیسی خاندان کے حکام کے وقتون مین

بعد از مراجعت بابل یہودی سردار کاہنون کے مطیع ہوئے مگر پیچھے کر اعلی اختیار اون سردارون سے منتقل ہو کر مکابی شہزادون کو پہونچا۔ اون شہزادون مین اول کا نام متتاتہیاس تہا اوسکے بعد اوسکے تین بیٹے یہوداہ۔ یونہتان اور شمعون تخت نشین ہوئے شمعون کا جانشین اوسکا بیٹا یوحنا ہرکانوس ہوا۔ مکابی کی وجہ تسمیہ بعض یہ تبلاتے ہین کہ خروج ۱۵ باب آیت ۱۱ کے الفاظ عبرانی کے حروف ابتدائی لیکر ایک لفظ مکابی بنالیا اور وہ الفاظ (م س ب ا) یہ ہین یعنے می کمو کا بیلم جسکے معنی یہ ہین کہ ای یہوداہ معبودون مین کون تیری مانند ہے۔ اس نامی گرامی خاندان نے جسکو دینی اور دنیوی دونون قسم کے معاملات کا اختیار کُل تہا ایکسو چھبیس[۱۲۶] برس یہودیونکی حکمرانی کی حتی کہ ہرکانوس دوم اور اوسکے بہائی ارسطابولس کے درمیان فساد اوٹہا آخر الامر نے رومیون کے سردار پمپی سے شکست کہائی جسنے یروسلم پر قبضہ کرکے یہودیہ کو رومیون کی سلطنت کا باجگذار صوبہ قرار دیا۔ (۵۹ برس قبل از مسیح) اگرچہ پمپی نے ہرکانوس کو عہدہ کہانت سے موقوف نہین کیا مگر یہودیہ کی حکومت انتیپاٹر ادومی کو جو ہیرودیس اعظم کا باپ تہا دیدی۔ انتاپٹر نے حکومت یہودیہ کو اپنے دو بیٹون فیصل اور ہیرودیس کے درمیان تقسیم کردیا فیصل کو یروسلم کی حکومت اور ہیرودیس کو گلیل کا صوبہ دیا۔ چونکہ صوبہ گلیل اوس زمانہ مین قزاقون سے بہرا تہا ہیرودیس نے دلیری کرکے اون سب کو پراگندہ کردیا اور چند عرصہ بعد اس واقعہ کے انٹگونس پرچڑہ آور ہوا جو سریانون کی مدد سے کہانت کے واسطے ہرکانوس سے جہگڑتا تہا۔ اس عرصہ مین پارتہی یہودیہ پر حملہ آور ہو کر ہرکانوس سردار کاہن اور ہیرودیس کے

بھائی فیصل کو گرفتار کر کے لے گئے۔ فیصل نے وہان سے فرار ہو کر روم مین پناہ لی جہانکہ مارک انٹونی نے جماعت کی مرضی سے اوسے شاہ یہودیہ کا خطاب دیا۔ لیکن ہیرودیس نے کہ بڑا چالاک اور قابل شہزادہ تہا رومی سپاہ کی مدد سے اپنے تئین کو قائم رکھا۔ اور انتگونس کے ہمراہیون سے تین سال کے محاربۂ عظیم کے بعد اوسکو شہنشاہ اگسٹس کیطرف سے مستقل حکومت حاصل ہو گئی۔

ہیرودیس جو غلطی سے اعظم کہلاتا ہی وصیت کی رو سے اپنی سلطنت کو تینون بیٹون ارخلائس اور ہیرود انٹیپاس اور ہیرو فیلبوس کے درمیان تقسیم کیا۔ اسطرح کہ ارخلاؤس کو یہودیہ اور سماریہ اور ادومیہ کے صوبجات اور خطاب شاہی بشرطیکہ منظوری اگسٹس کی ملی مگر اگسٹس نے تقسیم حصص کو منظور کیا اور سردار قوم کا خطاب دیا یہ وعدہ کیا کہ اگر وہ اچھی طرح حکومت کریگا تو شاہی خطاب دیا جاویگا مگر رعایا نے اوسکے ظلم اور بدنظمی کی بار بار جو شکایتین کین تو اگسٹس نے اوسکو جلاوطن کر کے حکومت کو سوریا کے رومی صوبہ مین شامل کر دیا۔ ہیرودیس کے دوسرے بیٹے ہیرود انٹیپاس نے صوبجات گلیل اور پیریا اور چوتہائی کے حاکم کا خطاب پایا یوسفس نے اسکو بڑا ہوشیار اور چالاک لکہا ہے اور یہ صفت اوسکی انجیل نویسون کے بیان سے بہی مطابق ہے اسنے اپنی جورو دختر ارتیاس شاہ عرب کو چھوڑ کر اپنے بہائی ہیرودیس فیلبوس کی جورو سے بجبر نکاح کیا۔ یہ عورت بڑی ظالم اور مغرور تہی اس کے کہنے سے بادشاہ ہیرود نے یوحنا اصطباغی کا سر کٹوادیا تہا (متی ۱۴ و ۳ و مرقس ۶ و ۱۷ و لوقا ۳ و ۱۹) اور وجہ اسکے قتل کی یہ تہی کہ اوس نے بادشاہ کو اوسکے بہائی کی جورو کے ساتھ شادی کرنے پر

بہت کچہہ لعنت اور ملامت کی تہی - کئی برس بعد اس واقعہ کے جب خطاب شاہی کی آرزو مین تہا مع جورو کے جلاوطن ہوکے اول لائس واقع ملک فرانس اور پہر ملک ہسپانیہ کو روانہ کیا گیا *

ہیرود فیلیوس جو ٹراکونٹیس اور گالونیٹس اور بٹونیہ کا جو تہائی کا حاکم تہا اوسکا ذکر صرف ایک جگہہ انجیل لوقا ۳ و ۱ مین آیا ہے جب ۳۷ برس حکومت کر کے مرگیا تو اوسکے صوبجات بہی سوریا مین شامل ہوگئے -

اگرپا جسے ہیرود اگرپا بہی لکہتے ہین ارسطابولس کا بیٹا اور ہیرودیس اعظم کا پوتا تہا اور شاہی منصب حاصل کرنے کے لئے اوس نے بڑی بڑی صعوبتین اور جور گوارا کئے اسنے اپنی رعایا کے خاطر خواہ سلطنت کی رعایا ہی کے خوشی کے لئے اوس نے یعقوب حواری کو قتل کیا اور پطرس کو بہی مارنا چاہتا تہا مگر وہ ازراہ اعجاز اوس کے پہندے سے چہوٹ گیا - (اعمال ۱۲ و ۲ و ۱۷) اگرپا اپنی طاقت اور جاہ و جلال پر ایسا مغرور ہوگیا تہا کہ اوسکی وجہ سے سخت درد کی بیماری مین مبتلا ہو کر مقام قیصریہ مین اوس طور سے مرا جسکا ذکر لوقا نے اعمال ۱۲ و ۲۱ - ۲۳ مین کیا ہے -

اگرپا خورد ہیرود اگرپا کا بیٹا تہا - باپ کی وفات پر اسکی عمر صرف ۱۷ سال کی تہی اور لائق حکومت نہ تہا اسواسطے رومی حاکم اوسکے صوبجات کی محافظت کے لئے مقرر ہوا - اگرپا کو اول کیلیس کی حکومت اور پہر بٹونیہ ٹرکانٹس اور ابلینی وغیرہ کی صوبجات کی حکومت دی گئی اسی اگرپا اور اسکی دونون بہنون برنس اور رومی حاکم فیلکس کی جورو ڈرسلا کی سامنے مقدس پولوس نے خوب دلیری سے گفتگو کی تہی اعمال ۲۶ -

دوم یہودیونکی ملکی حالت رومی حاکمون کے زمانہ مین۔ یہودیونکی سلطنت جو رومیون
نے ہیرودیس اعظم کے لئے مقرر کی تہی چندروزہ تہی۔ ہیرودیس اعظم کی وفات کے
بعد اوسکے بیٹون پر اوسکا حصہ منقسم ہوا یہانتک کہ آخر کو وہ کل رومیون کی سلطنت
مین شامل ہو گیا اور رومی حاکم اوسپر مقرر ہوئے۔ ان حاکمون کو مالگذاری سرکاری
کے تحصیلنے کا ہی اختیار نہ تہا بلکہ بڑے جرائم مین اختیارات جان بخشی اور سزاے موت
بہی تہے۔ اگرچہ یہودیون کو اختیار جان بخشی اور سزاے موت نہتہا مگر اور طرحپر معاملات ملکی مین
بہت کچہ دخل تہا اور مذہبی آزادی ہی بخوبی تہی وے بہت کچہ اپنی شریعت کے مطابق چلتے
تہے۔ تین رومی حاکمون کا انجیل مین بہی ذکر ہی یعنی پلاطوس فیلکس فسطوس۔

(۱) پنطوس پلاطوس سنہ ۲۶ تا ۳۶ع مین یہودیہ کی حکومت پر بہیجا گیا تہا وہ بڑا بے رحم
اور ظالم حاکم تہا۔ اور طبریاس کے کمال غصہ اور وہم سے ڈر کر اپنے راسے کے
خلاف مرضی اون یہودیون کے بفائدہ خوش کرنیکو جن پر ظلم کر چکا تہا اوس نے مسیح
کو مصلوب ہونے کیلئے یہودیون کے حوالہ کر دیا اور دس برس کی حکومت بعد جب
اوسنے بہت سے سامریون کو بقصور مروا ڈلوایا تو اونہون نے سوریا کے حاکم
وٹلیس کے پاس ایلچی واسطے اطلاع دہی اس ظلم کے روانہ کیا۔ وہان سے یہ حکم ہوا
کہ پلاطوس خود آکر اپنی کیفیت بیان کرے۔ مگر اوسکے پہونچنے سے قبل طبریاس کا
انتقال ہو گیا تہا اور اوسکے جانشین کلیگولا نے اوسے جلا وطن کر کے فرانس
بہیج دیا جہان اوسنے سنہ ۴۱ عیسوی مین خودکشی کی۔

(۲) ہیرودا اگرپا کی وفات کے بعد یہودیہ پہر رومی صوبے مین شامل کیا گیا

اور اوسکی حکومت سنہ ۵۲ مین فیلکس کے سپرد ہوئی۔ اوس نے اوس ملک کو بدمعاش اور جعلسازون سے پاک کیا۔ ترتولیس نے لکھا ہی کہ یہ اوس نے بڑا کام کیا (اعمال ۲۴ و ۳) مگر وہ بھی ظالم اور طماع اور بے انصاف تھا۔ اور آخر کو ایسی تکلیف اوسکی حکومت سے لوگون کو پہونچی کہ یہودیون نے نیرو کے سامنے اوسپر الزام لگایا اور بڑی مشکل سے سزایابی سے بچا۔ اوسکی جورو دروسلا جسکا ذکر اعمال ۲۴ و ۲۴ مین ہے اگرپا خرد کی بہن تھی اور اوسکی شادی درہل ایمیسی نس کے بادشاہ عزیزس کے ساتھہ ہوئی تھی۔

فیلکس نے اوسپر عاشق ہوکر یہ ترغیب دی کہ خاوند کو چھوڑکر میرے پاس رہ۔ ان حالات کی خبر اعمال ۲۴ و ۲۴ سے ملتی ہے اور اوسی آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ کیسے عجیب طور سے مقدس پولوس نے راستبازی اور اعتدال اور آنے والی عدالت کی نسبت اوسکی ہدایت کی تھی فیلکس کے مستعفی ہونے کے بعد یہودیہ کی حکومت پورشیس فیسطوس کے سپرد ہوئی ❊

(۲۴) جسکے سامنے مقدس پولوس نے یہودیون کے الزامات کے جواب دیئے (اعمال ۲۵) پھر اسنے قیصر کے پاس اپنی اپیل دائر کی جب فیسطوس نے دیکھا کہ اس صوبہ کو قزاق اور خونی تباہ کیئے ڈالتے ہین تو اوسنے کمال کوشش اون کے فرو کرنے مین کی اور آخرکار ملک یہودیہ مین قریب سنہ ۶۲ عیسوی کے اوس نے وفات پائی۔ یہودیونکی حالت ان دو حاکمون مذکورہ کے عہد مین فی الواقع قابل افسوس تھی۔ اون کے ملک کو قزاقون نے تاخت و تاراج کردیا تھا وہ قزاق دیہہ بدیہہ یہ ترغیب دیتے پھرتے تھے کہ رومیون سے باغی ہوجاؤ جوکوئی اونکے کہنے کو

نہین بانٹتا تہا اونکی گاؤن کو لوٹ لیتے تہے۔ انصاف کی یہ کیفیت تہی کہ جو زیادہ روپیہ صرف کرتا وہی اوسکا مستحق ہوتا تہا۔ سردار کاہن کا بہی عہدہ بکتا تہا لیکن سب حاکمون مین گیسی اس فلورس بڑا جابر اور خونخوار حاکم تہا اور ایسا طامع تہا کہ لوٹ والون کے مال سے حصہ بانٹ لیتا تہا اور اونکو اجازت دیدی تہی کہ جہان چاہو لوٹ مار کرو۔ اسیوجہ سے بہتیرے لاچار یہودی گہربار اور وطن چہوڑکر چلے گئے تہے اور جو باقی رہے اونہون نے بناچاری رومیون پر ہتہیار اوٹہائے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ یہودیہ کا ملک چہن گیا اور اونکا اور اونکی قوم کا نام ونشان جاتا رہا۔

باب سوم

یہودیون کی عدالت العالیہ۔ شرعی کارروائیان

قانون جرائم وسزا

فصل اول

یہودیونکی عدالت اور شرعی کارروائیان

بنی اسرائیل کے ملک کنعان مین آباد ہونے کے بعد موسی نے اونہین یہ حکم کیا کہ اپنے سب دروازون پر اپنے گروہون کے درمیان قاضی اور افسر مقرر کرو۔ (استثنا، ۱۶: ۱۸) کاہن اور یہودی چونکہ شریعت کے مطالعہ مین مصروف رہتے

تھے اسواسطے وعظ ونصائح کے کام مین خوب ہشیار تھے اور بڑہی آدمی بسبب عمر رسیدہ اور نیک ہونے کے لوگون کے انصاف کیواسطے مقرر ہوتے تھے۔ عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے ایلڈر کا لقب اونہین سے مخصوص ہوگیا تھا۔ انجیل مین اس قسم کا ذکر کئی جگہہ آیا ہے اونکو حاکم بہی کہتے تھے (لوقا ۱۲ و ۵۸) مین حاکم کا لفظ ہم معنی قاضی کے ہے ابتدائے زمانہ مین جائے عدالت دروازہ شہر تھا (پیدایش ۲۳ و ۱۰ و استثنا ۲۱- ۱۹ و ۲۵ و ۶-۷) معلوم ہوتا ہی کہ اس وجہ سے موسیٰ کے وقتون مین ایلڈر دروازہ کے کہلاتے تھے (استثنا ۲۲ و ۱۵ و ۲۵ و ۷ و یسعیاہ ۲۹ و ۲۱) اگر کوئی بہاری معاملہ ہوتا تہا تو ان ادنیٰ عدالتون کے حکم کا مرافعہ عدالت درجہ عالی مین ہوتا تہا۔ (استثنا ۱۷ و ۸-۱۲) لیکن بابل کی اسیری کے بعد لوٹنے کے یہودیون کی سب سے بڑی اور خاص عدالت سنہڈرم یعنی صدر انجمن تہی جسکے عہد جدید مین جابجا ذکر آئے ہین۔ صدر انجمن مین تخمیناً بہتر آدمی بجانتی سردار کاہن کے ہوتے تھے اور ایک نائب سردار کاہن کا ہوتا جو سردار انجمن کہلاتا تہا۔ غرضکہ تین درجون کے آدمی اس جماعت مین ہوتے تھے ا سردار کاہن جو خبراً ایسے کاہن تھے جو معاملات شرعی کیا کرتے تھے اور جبراً وہ امیر یا سردار انجملہ چوبیس درجون کے کاہنون کے ہوتے تھے جنکی عزت کیواسطے لقب کہانت کا دیا جاتا تہا ❊

۲- ایلڈر جو اپنے قبیلون اور گروہون کے سردار ہوتے تھے ❊

۳ فقیہ یعنی علم شریعت کے عالم۔ مگر یہ نہین معلوم ہوتا کہ کل سردار اور فقیہ اُس جماعت مین شریک ہوتے غالباً لوگ منتخب ہوکے یا حکام کی طرف سے مقرر ہوتے

تھے۔ بسوائے صدر انجمن کے اور ادنی انجمنین تئیس ۲۳ آدمی کی ہوا کرتی تھین جو جرائم
خفیفہ کی سماعت کیا کرتی تھین۔ اس قسم کی دو جماعتین یروشلم مین تھین اور ہر شہر
مین ایک ایک عدالت تھی جسمین ایکسو بیس ۱۲۰ آدمی شریک ہوتے تھے یوسفس مورخ
نے ان ادنی عدالتون کا ذکر نہین کیا لیکن یقیناً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یسوع مسیح
کے وقتون مین اس قسم کی انجمن موجود تھین۔ مسیح نے انہین دو عدالتون کا مختصراً
ذکر کر کے فرمایا کہ آیندہ کو شریرون کی سزائین اون کی شرارت کے موافق ہوا کرینگی
دیکھو متی ۵ و ۲۲۔ ان حکام کی ماتحتی مین اور ادنی حاکم بھی ہوتے تھے اونکا بھی ذکر
متی ۵ و ۲۵ مین آیا ہے یرمیاہ ۲۱ و ۱۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح کیوقت مقدمہ
کی سماعت ہوتی تھی اور حکم احکام جاری کیئے جاتے تھے اول ہر فریق اپنے اپنے
اظہار دیتا تھا (۱ سلاطین ۳ و ۱۶۔ ۲۸) مگر اخیر زمانہ مین یہودیون نے وکیل بھی
مقرر کیئے تھے کیونکہ انہون نے پولوس کے مقدمہ مین ترطلس کو اپنا وکیل بنایا تھا
(اعمال ۲۴ و ۱ و ۲) مقدمہ کی سماعت کے روز مقررہ پر فریقین قاضیون کے
حضور حاضر ہوا کرتے تھے اور قاضی مقدمات فوجداری مین مجرم کو اول سمجھایا کرتے
تھے کہ اپنے جرم کا اقرار کردے۔ (یوشع ۷ و ۱۹) زندگی اور موت کے معاملات مین
دو یا تین معتبر گواہون کی گواہی کافی تصور ہوتی تھی (گنتی ۳۵ و ۳۰ استثناء ۱۷ و
۶۔ ۷ و ۱۹ و ۱۵) جھوٹی قسم لیکر جرم کے اقبال کرانے کی سخت ممانعت تھی (خروج
۲۰ و ۱۶ و ۲۳ و ۱) بعض مقدمات مین مجرم کے دریافت کرنے کے قرعہ ڈالے جاتے
تھے اور اوریم تمیم کی طرف رجوع کرتے تھے۔

(یشوع ۷ و ۱۴-۱۸ و ۱ سموئیل ۱۴ ۳۷-۴۵) لوقا ۲۲ و ۶۶ سے معلوم ہوتا ہے کہ دن مین حکم سنایا جاتا تھا جو لوگ مجرم جرائم سنگین ہوتے تھے تو معمول تھا (جیسا کہ شرقی ملکون مین اب تک دستور ہی) کہ اونکے مقدمہ کی فوراً سماعت کیجاتی اور حکم سزا دیا جاتا تھا (اعمال ۲۲-و ۲۴ سے ۳۰ تک) اور جب حکم سزا سنایا جاتا تھا تو مجرم کو فوراً کچہری سے گھسیٹ کر سزا دینے کی جگہہ لیجاتے تھے اسطرح ہمارے خداوند یسوع مسیح کو بھی پلاطوس کے سامنے عدالت مین لیگئے تھے جسکے مقدمہ کی ایسی ہی جلد کارروائی کی گئی تھی یہی دستور آج کے دن تک ٹرکی اور فارس مین جاری ہی یہودی اپنے شرع کی پابندی مین ایسے سرگرم تھے کہ اپنے ہاتھون سے مجرم کو سزا دیتے تھے کچہ شرماتے نہین تھے - جب کسی کا پتھراو کیا جاتا تو پہلے مطابق حکم موسیٰ کے گواہ پتھر مارتے تھے -

(استثنا ۱۷ ، ۷) استفنس کے مقدمہ مین بھی گواہون نے ایسا کیا اول اپنے کپڑے اوتار کے سولوس کے پیرون کے سامنے رکھے اور پھر اوسکو سنگسار کیا - (اعمال ۷ و ۵۸ و ۵۹) اور اسی دستور کا ذکر یوحنا ۸ و ۷ مین بھی ہے - قوم یہودیون مین جلادونکا ذکر نہ تھا اسواسطے بڑے بڑے آدمی تعمیل حکم یعنی مجرم کو اپنے ہاتھون سے سزا دیتے تھے اسکی ایک مثل سموئیل ۱۵ و ۳۳ مین دیکھو لیکن چاہی جسطور سے مجرم سزاے موت پاتا ہو جب تالمود کے معلوم ہوتا ہی کہ یہ قاعدہ یہودیون مین ہمیشہ رہا کہ سزاے موت کے مجرم کو اول انگوری شراب مرملی ہوئی اوسکے بیہوش کرنے کو ضرور پلاتے تھے اس دستور کی ابتدا مثال ۳۱ و ۶ کی نصیحت سے ہی جسمین مسیح کو مرآمیز شراب پلانے کی وجہ کافی موجود ہے (مرقس ۱۵ و ۲۳)

دوسری فصل

رومیون کی عدالت۔ طریق روبکاری۔ قیدیون سے پیش آنے کے طریقے

جہان جہان رومیون کی قوت پہونچی وہان اون کے قوانین بھی مروج ہوئے اور جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہین کہ رومیون نے اپنی رعایاے مفتوحہ کو کامل آزادی امور مذہبی مین دے رکھی تھی اور کچھ اختیارات عدالت کے بھی اونکو حاصل تھے لیکن بڑی مقدمات مین سزائے موت منظوری رومی حاکم کی ضرور ہوتی تھی کم سے کم یہودیہ مین یہ اختیار کسی یہودی حاکم کو نہ تھا کہ بلا منظوری رومی حاکم کے حکم سزای موت دے سکتے رومیون کے قانون سے کسی شخص کو خصوصاً رومی کی نسبت بلا سماعت اور روبکاری کے سزای تازیانہ اور موت دینے کا امتناع تھا اسکا ذکر مقدس پولوس نے اعمال ۲۲ و ۲۵ مین لکھا ہے ٭

نہ قانوناً یہ حکم تھا کہ کسی رومی سے بجبر اقرار جرم کرانے کے واسطے کوڑے لگائی جاوین یا کسی طرح کی تکلیف دیجاوے رومی حاکم لائی سی اس کو معلوم نہ تھا کہ رسول رومی حقوق کا مستحق ہے اسلیئے اوسنے حکم دیا کہ اوسکی مشکین باندہو اور کوڑے لگاؤ مگر پیچھے کہ جب اوسے معلوم ہوا کہ یہ رومی ہے جیسا کہ انجیل نویسون نے لکھا ہے کہ "سردار بھی یہ جانکر کہ وہ رومی ہے اور مین نے اوسے باندہا ڈر گیا" اعمال ۲۲ و ۲۹) سوائے اسکے رومی شہری کو یہ بھی استحقاق تھا کہ اپنے مقدمہ کا مرافعہ عدالت العالیہ

شاہی مین کرے چنانچہ اسی استحقاق سے رسول نے عدالت شاہی مین نالش کی تھی (اعمال ۲۵ و ۹ و ۱۲)

رومیون کے یہان مجرم کے قید کرنے اور بیڑیان ڈالنے کا طریقہ بھی عجیب تھا۔ زنجیر کا ایک سرا قیدی کے داہین بازو سے اور دوسرا سپاہی کے باہین بازو سے باندہ دیا جاتا تھا۔ اسطرح ایک سپاہی قیدی کے ساتھ ساتھ جہان وہ جاتا رہتا تھا اور اوسکی حفاظت کیا کرتا تھا۔ اس قسم کی قید کا ذکر انجیل مین کئی جگہہ آیا ہے اور رومی مورخون کی تواریخ مین بھی بہت سے عجیب قصے اس قسم کے پائے جاتے ہین۔ مقدس پولوس بھی اسطرح قید ہوا تھا اور ایسی ہی ہتکڑی پڑی ہوئی اوسنے فیسطوس اور بادشاہ اگر برنس کے سامنے اپنا عذر بیان کیا۔ (اعمال ۲۶ و ۲۹)

اور کبھی ایک قیدی کے ساتھ دو سپاہی ایک باہین بازو کی زنجیر سے اور دوسرا داہین بازو کی زنجیر سے بندھا ہوتا تھا +

پولوس رسول اول تو ایک سپاہی کی حراست مین تھا مگر بعد جب یہودیون نے اوسے حاکم کے حوالہ کیا تو اوسنے حکم دیا کہ اوسکے دونون بازوون سے دو سپاہی باندہے جاوین (اعمال ۲۱ و ۳۳) ہیرودواگرپا نے پطرس کو اسطرح قید کیا تھا اوسی رات پطرس دو سپاہیون کے بیچ دو زنجیرون سے جکڑا ہوا سوتا تھا (اعمال ۱۲ و ۶ جو سپاہی مجرم کی حراست کیواسطے مقرر تھے اگر اونکی حراست سے مجرم بھاگ جاتا تو اونکو سزائے موت ہوتی تھی اعمال ۱۲ و ۱۹ – اور یہی سزا داروغہ جیلخانہ کو بھی دیجاتی اگر قیدی جیلخانہ سے بھاگ جاتا (اعمال ۱۶ و ۲۷) اگرچہ اتھنس کی عدالت

اریوپگس رومی عدالت نہ تہی مگر چونکہ رومی گورنمنٹ کے حکم سے مقرر ہوئی تہی اسواسطے اوسکو بہی اختیارات مثل رومی عدالتون کے حاصل تہے اوسکے متعلق مذہبی معاملات کا انتظام بہی تہا مثلاً کوئی نئے معبود مقرر کرتا یا کوئی نیا معبد یا قربانگاہ بناتا یا خدا کی پرستش مین نیا طریقہ نکالتا تو اونکو اختیار مداخلت تہا اسی بناء پر کہ نئے معبود یعنی مسیح کو اور قیامت کو قائم کرتا ہے مقدس پولوس عدالت اریوپگس کے سامنے روبکاری کیواسطے حاضر لایا گیا (اعمال ۱۷، ۱۹) یہ عدالت شہر اتھنس کے وسط مین ارمی اپگس یا یعنی عطارد کی پہاڑی پر کہ یہی اوسکی وجہ تسمیہ ہے ہوا کرتی تہی +

فصل تیسری

یہودیون کا قانون سزا

۱- جرائم برخلاف خدا کے چونکہ اسرائیل کی سلطنت سلطنت اللہ کہلاتی جاتی یعنی اصل اختیار ہر طرح کا خدائے قادر مطلق کو تہا اور وہی اوسکا بادشاہ سمجہا جاتا تہا اسواسطے ایسے ملک مین کہ محض مذہبی کہلاتا تہا وے جرائم جو خدا کی نسبت ہوئے موسیٰ کی شریعت مین اول ہی بیان ہونا چاہئین اسکے مطابق —

(۱) بت پرستی یعنی غیر معبودون کی پرستش کرنے والون کو حسب شریعت موسیٰ مین تین اول بیان کیئے گئے ہین +

(۲) جب کبہی کوئی اسرائیل سواے حقیقی معبود یہوہ کے کسی غیر معبود کی پرستش کرتا تو وہ جرم بت پرستی کہلاتا تہا +

(۳) سچے خدا کی مورتون کو پوجنا جسمین اسرائیل ہمیشہ گرفتار رہتے تھے خروج ۳۲ و ۴ و ۵ قاضی ۱۷ و ۳ و ۱۸ و ۴ - ۶ و ۱۴ - ۱۷ و ۳۰ و ۳۱ و ۶ و ۲۵ و ۲ و ۳ و ۳ و ۴ - ۲۴ و ۲ - و اسلاطین ۱۲ و ۲۶ - ۳۱) یا کسی غیر قوم کے معبودون کی مورتون کو پوجنا جسکا مقدس تواریخ مین جا بجا ذکر آیا ہے - مورتون کے پوجا کی گو وہ کسی قسم کی ہو خروج ۲۰ و ۴ و ۵ مین قطعی ممانعت ہے اور ایسے شخص پر استثنا ۲۷ و ۱۵ مین خدا کی سخت لعنت آئی ھے ❖

(۳) ایسی مورتون کے سامنے جھکنا یا اونکی تعظیم کرنا یا سورج چاند ستارون کی تعظیم کرنا۔ جھکنے سے مراد یہان پر گھٹنے ٹیک کر سربسجدہ ہونا ہی ❖

(۴) قربانگاہین یا کسی قسم کا مکان بتون یا مورتون کے واسطے مخصوص کرنا۔ موسوی شریعت کے بموجب اس قسم کی سب چیزین قابل سمار کرلے کے نہین خروج ۳۴ و ۱۳۔ استثنا ۷ و ۵ ا و ۱۲ و ۱۳ - اور اسرائیلیون کو استثنا ۷ و ۲۵ و ۲۶ کے مطابق سخت ممانعت بتون اور مورتون کے اوپر سونا اور چاندی لانیکی تہی تاکہ ایسا نہو کہ بت پرستی مین مبتلا ہو جاوین

(۵) بتون کو چڑہاوے چڑہانا جسکی احبار ۱۷ و ۷ مین ممانعت ہے خصوصاً انسانی قربانیان جسکی ممانعت احبار ۱۸ و ۲۱ و استثنا ۱۲ و ۳۱ - اور ۱۸ و ۱۰ مین آئی ہے

(۶) جو کوئی بتون کو چڑہاوا چڑہاوے اوسے کہانا اگرچہ کوئی قانون خاص اسبات مین نہین تہا کہ غیر معبودون کے چڑہاوے نہ کہائے جاوین مگر خروج ۳۴ و ۱۵ کے مضمون سے اسکی ناجوازی صاف ظاہر ہے بت پرست کی سزا یہ تہی کہ اوسکی

مجرم کو سنگسار کرتے تھے جب سارا شہر مجرم بت پرستی ہوتا تو اوسکو باغی سمجھتے اور قواعد جنگ نکے موافق اونکے ساتھہ برتاؤ کیا جاتا تھا تمام باشندی اور تمام مویشی قتل کردئیے جاتے تھے ایسے شہر کے مال کو کوئی لوٹتا نہین تھا بلکہ سب مال مع شہر کے جلادیا جاتا تھا اور پھر اجازت نہ ہوتی تھی کہ کوئی وہان شہر بنانے پاوے استثناء ۱۳ و ۱۳- ۱۹- مگر اس قانون پر عمل درآمد نہین ہوتا تھا چونکہ اسرائیل عموماً بت پرستی کی طرف میلان رکھتے تھے اسواسطے بت پرست شہر کے سزا دہی مین لوگ طرح دیجاتے تھے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام یہودیون مین بت پرستی پھیل گئی - جب ساری قوم مبتلاے جرم ہوجاتی تو اوسکی سزا خدا پر چھوڑ دی جاتی تھی اور خدا کی طرف سے اسکی سزا یہ تھی کہ خانہ جنگیان اور قحط اور طرح طرحکی مصیبتین واقع ہوتی تہین (احبار ۲۶ استثناء ۲۸، ۲۹ و ۳۲-) اور جو کوئی مجرم ترغیب وتحریص دلانے کسی شخص کا طرف پرستش معبودون باطلہ کے ہوتا تو اوسکی سزا یہ تھی کہ سنگسار کیا جاتا تھا (استثناء ۱۳ و ۲ و ۱۲) وحشیانہ بچون کو ذبح کرکے قربانیان چڑہانے کے جرم پر موسیٰ کا یہ حکم تھا کہ جو شخص مرتکب اوس جرم کا ہو وہ سنگسار کیا جاوے بلکہ یہ حکم تھا کہ جو کوئی کسی شخص کو اس جرم کا ارتکاب کرتے دیکھے اوسکو لازم تھا کہ اوسی وقت اوسے گرفتار کرکے بلا تحقیقات سنگسار کردے (احبار ۲۰ و ۲)

۲- چونکہ حقیقی حاکم اور شارع اسرائیلیون کا خدا تھا اسواسطے خدا کے نام کی یا اوس کی صفات یا اوسکی حکومت یا اوسکے الہام کی نسبت کفر کا کلمہ زبان پر لانا نہ صرف خدا کا جرم تھا بلکہ ملکی قانون کے خلاف بھی تھا اسواسطے اس

جرم کے مرتکب کو بھی سنگسار کرنے کا حکم تھا (احبار ۲۴ و ۱۰-۱۴)

۳- استثناء ۱۸ و ۲۰-۲۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص جھوٹھا دعویٰ نبوت کا کرتا وہ سنگسار کیا جاتا تھا۔

۴- جو کوئی شخص کسی قسم کے علامات آئندہ کا حال جاننے کا دعویٰ کرتا اوسکے لیئے قطعاً ممانعت تھی جیسا کہ احبار ۱۹-۲۶-۳۱- سے عیان ہے مگر جو لوگ اس قسم کی باتین مدعی پیشین گوئی سے پوچھتے تھے اونکی سزا خدا پر چھوڑ دی جاتی تھی اور ۲۰ باب ۶ و ۲۳ و ۲۷- اور استثناء ۱۸ و ۹-۱۲ مین ایسے فعل کی قطعی ممانعت ہے۔

۵ حلف دروغی کی موسوی شریعت مین سخت ممانعت ہے اور گناہ کبیرہ مین داخل ہے مگر خلاف کی سزا خدا پر چھوڑ دی جاتی تھی۔

دوسرے- والدین اور حکام کی۔

۱- یہودیون کے امور ملکی مین بھی بزرگون کی باتین بہت پائی جاتی ہین اسوجہ سے باپون کو اپنی اولاد پر بڑے اختیار ہوتے تھے۔ اگر کوئی باپ پر لعنت کرتا یعنی کسی قسم کی برائی یا تحقیر کا کلمہ اوسکی شان مین زبان پر لاتا تو اوسکو بھی سزای موت (خروج ۲۱ و ۱۷ و احبار ۲۰ و ۹) اور سزاے ضرب بھی دی جاتی۔ (خروج ۲۱ و ۱۵) باپ کی شان مین لعنت کا کلمہ زبان پر لانے کی جرم کی ایک مثال یسوع مسیح نے متی ۱۵ و ۴-۶- اور مرقس ۷ و ۹-۱۲ مین فرمائی ہے +

جو کوئی لڑکا شراب سے مدہوش ہوکر سرکشی کرتا اور والدین اوسکی حرکتون سے اوسے باز نہ رکھہ سکتے اور اور لوگون کی جانون کے ضائع ہونے کا اندیشہ

ہوتا تو اوس وقت یہ متصور ہوتا تہا کہ وہ شخص گویا کہ مرتکب دونون جرائم مذکورہ کا ہوا اور ایسے مجرم کی نسبت بہی حکم تہا کہ سنگسار کیا جاوے (استثنا ۲۱ و ۸ - ۲۱ -)

۲ - چونکہ ملکی حکومت خدا کے حکم سے تہی اسواسطے جس ملک کا انتظام اچہا ہوتا تہا وہان کے حکام کیواسطے ہر طرح کی لوازم جمعیت اور تعظیم کے مہیا کیئے جانیکا حکم تہا - اشخاص ذی اختیار کی شان مین کوئی کلمہ بے تعظیمی اور اہانت یا لعنت کا کلمہ زبان پر لانے کی سخت ممانعت ہے خروج ۲۲ باب ۲۸ آیت - اس قسم کے مجرم کی نسبت کسی خاص سزا کا حکم نہین ہے صرف حاکم کی راے پر چہوڑ دیا جاتا تہا کہ جس قسم کی سزا تجویز کرے وہی دیجاوے اور سزائین حاکمون کی حیثیت اور اعتبار سے مختلف ہوتی تہین +

۳ جرائم متعلق مال کی حسب شریعت موسوی مال کے چوری کرنا یا آدمی کا چرا کر بہگا لیجانا یا کسی حاصل کی ہوئی یا پائی ہوئی چیز سے انکار کر دینا -

ا - شریعت موسوی مین مرتکب جرم سرقہ کی سزا یہ تہی کہ دوچند مال مسروقہ کا مالک مال کو ادا کرے اور جو استطاعت ادا کرنے کی نرکہتا ہو تو اوسکی نسبت یہ حکم تہا کہ بطور غلامون کے فروخت کر ڈالا جاوے اور جو روپیہ اسطرح حاصل ہو وہ اصل مالک کو دیدیا جاوے (خروج ۲۲ و ۱ و ۳) جارڈن صاحب کے بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ فارسیون مین بہی مجرم سرقہ کیواسطے یہی سزا ہے - اگر کوئی چور چرائی ہوئی چیز سے حلفاً انکار کے بعد از راہ ایمانداری اقرار کرے اور معترف بقصور ہو تو اوسکی نسبت حکم تہا کہ صرف اوسیقدر مال پر کہ اوسنے چرایا ایک خمس زیادہ ادا کرے (احبار

۶ و ۲ و ۵) قرضہ کی حالت مین قرضخواہ کو قرضدار کی ذات پر قبضہ کرنے اور جورو بچون کے اوسکے بیچڈالنے کا اختیار تہا احبار ۲۵ و ۳۹ کے مضمون سے ایسا حکم نکلتا ہے اس دستور کا ذکر ایوب ۲۴ و ۹ مین ہے اور ایک مثال اس معاملہ کی جسکی اس وقت بحث ہے ۲ سلاطین ۴ و ۱ مین مذکور ہے۔ یہ دستور یہودیون مین نحمیاہ کے وقتون مین بہی مروج تہا (۵ و ۱- ۵) اور یسوع مسیح نے متی ۱۸ و ۲۵ مین اسکا حوالہ دیا ہے۔

۲- آدمی کا سرقہ یعنی کسی شخص کو جو حر ہو اور بنی اسرائیل ہو اوسکو گرفتار کرنیوالے یا چور الیجانے والے کے واسطے مطلق حکم سزائے موت کا تہا خروج ۲۱ و ۱۶ اور استثنا ۲۴ و ۷)۔

۳- جو کوئی شئے امانتی کے حوالہ کرنے یا کسی پائی ہوئی چیز کے دینے سے انکار کرتا تو اوسکی سزا بہی وہی تہی جو چور کی تہی یعنی مال مسروقہ کا المضاعف دے اور جو مجرم بعد حلف دروغی کے ازراہ دیانت اور ایمانداری کے اپنی حلف دروغی کا اقرار کرتا تو اوسکے واسطے انکار کی ہوئی چیز سے صرف ایک خمس زیادہ دینا مالک مال کو دینا لازم آتا تہا۔ (احبار ۶ باب ۵ آیت)

چوتھے وہ جرائم جو کسی ذات کے خلاف وقوع مین آوین۔

۱- اول نمبر انمین خون کرنا ہے۔ چونکہ یہ جرم نہایت سخت ہے اسواسطے موسیٰ نے اسکے چار ضروری علامات مجرد قتل انسان سے امتیاز کرنے کے واسطے رکہی ہین یعنی اول یہ کہ آیا ازراہ بغض وعداوت کے اوسکا وقوع ہوا گنتی ۳۵ و ۲۰- ۲۱- استثنا ۱۹ و ۱۱) دوسرے یہ کہ اوسکا وقوع بغرض انتقام ہوا۔ (گنتی ۳۵ و ۲۰) تیسرے یہ

کہ از راہ پیش بندی و فریب سرزد ہوا (خروج ۲۱ و ۱۴) چوتھے یہ کہ کسی دوسرے کے اور گھات مین ہو کر یکایک اوسپر حملہ کر کے قتل کر ڈالے خون کی سزا موت تھی (استثنا ۱۹-۱۱) کے اور وہ کسیطرح نہین چھوٹتا تھا۔ ۲ قتل انسان اسکی شناخت حالات ذیل سے ہوتی ہے اول یہ کہ بلا کسی بغض و عداوت کے سرزد ہو گنتی ۲۵ و ۲۲- استثناء ۱۹ و ۴-۶) دوسرے یہ کہ بغیر غرض انتقام کے ہوا (خروج ۲۱ و ۱۳ گنتی ۲۵ و ۲۲)۔

تیسرے یہ کہ غلطی و خطا سے اوسکا وقوع ہوا (گنتی ۲۵ و ۱۱ و ۱۵) چوتھے اتفاقیہ (استثنا ۱۹ و ۵) قتل انسان کی سزا یہی تھی کہ پناہ کے شہر مین نظر رہتا تھا۔ ۳ اور طرح طرح کے جرائم جو ذات سے تعلق رکھتے ہین اونکے واسطے بھی طرح طرحکی سزائین اور طریقہ دریافت کے مقرر تھے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شریعت موسوی کمال دانائی اور انسانیت پر مبنی ہے۔ دیکھو خروج ۲۱ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۲-۲۷- اور احبار ۲۴ و ۱۹-۲۲)

چوتھے زنا اور اور جرائم جنکا نام لینا بھی نہین چاہئیے اون کے واسطے سزائے موت تھی (احبار ۲۰ و ۱۰ و ۱۷ و ۲۲ و ۲۳ اور ۲۰ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۶)

پانچوین جرائم بغض اور بدخواہی کے اونکے لیئے بھی قرار واقعی سزا مقرر تھی۔ شریعت کی رو سے دروغ خبر دینے والے مجرم تصوّر کیئے جاتے تھے (احبار ۱۹ و ۱۶-۱۸) جھوٹی خبرون کا مشتہر کرنا جس سے اورون کی چال چلن مین حرف آتا ہو خروج ۲۳ و ۱ مین صاف منع لکھا ہے۔

اسی طرح شہادت کاذبہ بہی گو اوس سے کسی غریب محتاج کا نفع کیون ہی نہو منع ہی اور جو کوئی کسی بیقصور کے خلاف مین ملزم ادائے شہادت کاذبہ ہو تو اوس دروغ شہادت دینے والے کو بہی سزا دئے جانے کا حکم تہا جو اوس بیقصور کو درحالیکہ وہ قصوروار ٹھہرتا (استثنا ۱۹ و ۱۶ – ۲۱)

فصل چہارم

جنمین اون سزاؤن کا ذکر ہے جو کتب مقدسہ مین مندرج ہین

جن سزاؤن کا کتب مقدسہ مین ذکر ہے وہ دو طرح پر منقسم ہین یعنی سزائے سنگین اور غیر سنگین۔ سزائین غیر سنگین مفصلۂ ذیل ہین۔

۱۔ سزائے تازیانہ۔ شریعت موسوی مین جسمی سزاؤن مین یہ سزا بہت مروج تہی۔ کتب عہد عتیق اور جدید مین اسکا اکثر جگہہ ذکر آیا ہے اور اسلیے کہ حد شرع سے ضربین کوڑی کی متجاوز نہ ہون اور ضرب لگانے والے کو سہو نہو ایک دُرّہ تین تسمون کا ہوتا تہا جس سے مجرم کے تیرہ ۱۳ ضربین لگانے سے پورے ایک کم چالیس ۳۹ ہوجاتی تہین۔

۲۔ معاوضہ جسمی (خروج ۲۱ و ۲۴) یعنی آنکہہ کے بدلے آنکہہ اور ناک کے بدلے ناک اور جان کے بدلے جان وغیرہ یسوع مسیح نے متی ۵ و ۳۸ و ۳۹ مین اس قسم کے سزا دینے کی صاف ممانعت کی ہے۔

۳۔ معاوضہ مال یعنے کوئی چیز کسی کی چوری جاوے یا اور طرح سے کسی کے مال کو

نقصان پہونچے اوسکا معاوضہ خروج ۲۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۶ و ۲۲ و ۹ و اخبار ۲۴ و ۱۸ ؛

۴ - جبر نقصان کا تا کہ وہ شخص جسکا نقصان ہوا اپنے دعوے سے دست بردار ہوجائے لیکن ایسے جبر کی صرف ایک صورت مین اجازت تھی (خروج ۲۱ و ۳۰) لیکن خون اور قتل کے مقدمہ مین ایسے جبر کی ممانعت تھی - (گنتی ۳۵ و ۳۱ و ۳۲)

۵ - ناجائز چڑہاوے قابل اسکے تھے کہ اوس کے مرتکب کو سزا دیجاتی تھی جن مختلف حالتون مین وہ چڑہاوے چڑہائے جاتے تھے اونکی تفصیل احبار ۴ و ۲ و ۵ و ۱ - ۷ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱ - ۱۷ اور ۱۹ اور ۲۲ مین مندرج ہے ؛

۶ - سزائے قید - اگرچہ موسیٰ نے اس سزا کیواسطے نہین فرمایا ہی مگر یہودیون کی سلطنت مین اور نیز مسیح کے زمانہ مین بھی مروج تھین پیدایش ۴۱ و ۱۴ یرمیاہ ۳۸ و ۶ و ذکریا ۵ ۹ - اور اعمال ۵ و ۱۸ مین قیدخانونکے ذکر آئے ہین جنمین لوگ محبوس کیئے جاتے تھے اور بہت سختیان اونپر ہوتی تھین شرقی ملکون مین ایسے قیدخانون کا اب بھی رواج ہے انہین خوفناک قیدخانون کا ذکر زبور ۹ ۷ و ۱۱ اور یرمیاہ ۳۷ و ۱۶ - ۲۰ مین آیا ہی

۷ - سزائے جلاوطنی - زمانہ اسیری تک یہ سزا یہودیون مین نہ تھی بعد کو مقرر ہوئی - یہ سزا رومیون مین تھی - مقدس یوحنا پتمس کے جزیرہ کو جلاء وطن کیا گیا جسکا ذکر مکاشفات ۱ و ۹ مین ہے -

۸ - شرقی ملکونمین قدیم زمانہ مین دستور تھا کہ قیدیونکی آنکھین نکال ڈالتے تھے - یہ دستور آج کل بھی پایا جاتا ہے دیکھو قاضی ۱۶ و ۲۱ اور ۲ سلاطین ۲۵ و ۷)

۹- سر کے بالون کا زور سے اوکھیڑ لینا بھی تکلیف دہ اور نامناسب سزا تھی اسکا ذکر نحمیاہ ۱۳ و ۲۵ مین ہے۔

۱۰- کلیسیا کی پرستش سے خارج کرنا بھی دینی و دنیوی دونون طرح سے داخل سزا تھا اور یہ سزا باعتبار سختی کے مختلف المراتب ہوتی تھی قسم اول ندوئی صرف تیس دن کیواسطے معبد سے خارج کرنے کو کہتے تھے (یوحنا ۹ و ۲۲ و ۶۲ ا و ۳ وغیرہ) کبھی تیس دن کی میعاد مین تخفیف کر دی جاتی تھی۔

دوسری قسم حیرم تھی اس سزا مین مجرم حوالہ شیطان کے کیا جاتا اور اوسپر کامل لعنت کیجاتی تھی۔ مقدس پولوس نے ۵ و ۴ اور رومیون ۹ و ۳ مین اس سزا کا ذکر کیا ہے۔ تیسری قسم سزا کی شماتتہا۔ یا مرانتہا تھی جسکے معنی مین خداوند آتا ہے یا خداوند آوے اس سے اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ مجرم کیواسطے محشر کا خوفناک روز بہت قریب ہے۔ اس سزا کے نتائج بہت بڑے ہوتے تھے۔ شخص خارج شدہ سے معاملات دینی یا دنیاوی مین کوئی کسی طرح کی راہ و رسم نہین رکھتا تھا اور طرح طرح کی ذلتین اوٹھانا پڑتی تھین۔

دوسرے- گیارہ قسمون کے جرائم سنگین کا کتب مقدسہ مین ذکر ہے ۱ تلوار سے قتل کرنا اور تلوار سے قتل کرنے مین جلاد کو اختیار دیا جاتا تھا کہ جسطرح چاہے قتل کرے یہ خون کرنے کی سزا تھی لیکن اگر قاتل کو مقتول کا قریب رشتہ دار قبل جاے پناہ مین پہونچنے سے قتل کر ڈالتا تو اوسکے بازپرس اوس رشتہ دار سے کچھ نہین ہوتی تھی اسواسطے ایسے قاتل کو جو بے ارادہ قتل کرتا یہ اجازت تھی کہ چھ شہرون مین سے کہ جاے پناہ کہلاتی تھی

کسی مین پناہ لے اور جب کوئی قاتل بطور مذکورہ پناہ لیتا تہا تو مقتول کے وارث بلا ارجاع عدالت یعنی باختیار خود اوسے نہین مار سکتے تہے بلکہ اوس وقت مین قاتل کی نسبت تحقیقات کیجاتی تہی کہ آیا اوسنے عمدًا یا بلا ارادہ یعنی بحسب اتفاق قتل کیا اگر قتل کا وقوع عمدًا ثابت ہوتا تو قاتل مقتول کے وارث کے حوالہ کیا جاتا کہ وہ اوسے جسطرح چاہے مار ڈالے اور جو ثابت ہوتا کہ وقوع جرم اتفاقی تہا تو اوس قاتل کو تا حیات سردار کاہن وفت جای پناہ مین رہنے دیتے۔ مگر اسوقت مین بہی مقتول کے وارث کو اختیار تہا کہ اگر قاتل کو جای پناہ کے حدود کے باہر یا عین حدود پر پاوے تو قتل کر ڈالے۔ (گنتی ۳۵ و ۲۶ و ۲۷) عبرانیون ۶ و ۱۷ و ۱۸ مین اسکا بیان خوب عمدگی سے آیا ہی +

۲۔ سنگسار کرنا۔ یہ سزا بت پرستون اور کافرون اور سبت کے نماننے والون کو اور دیگر مجرمان مذکورہ احبار ۲۰ و ۲ و ۲۷ و ۲۴ و ۱۴ و استثنا ۱۳ و ۱۰ و ۱۷ و ۵ و ۲۱ و ۲۱ و ۲۲ باب ۲۱ و ۲۴ آیات کو دیجاتی تہی۔ اول گواہ پتہر مارتا اور پہر اور لوگ مارتے تہے۔ یہودیون نے اکثر ہمارے مسیح پر (جسکا ذکر انجیل مین ہے) اور سٹفین پر (اعمال ۷ و ۵۹) اور پولوس پر (اعمال ۱۴ و ۱۹) پتہر اوٹہانے کو لوگون نے غلطی سے سنگسار کرنے کی سزا پر محمول کیا ہی۔ اخیر زمانہ مین یہ سزا یہودیون کے یہان سرکش باغیون کیواسطے مقرر ہوئے تہی۔ سزای سنگساری سے اسکو کچہ تعلق نہ تہا اس سزا سے بہی اکثر لوگ مرجایا کرتی تہے مگر ایسے ہی لوگون کو دیجاتی تہی جو بغاوت اختیار کرتے یا اشتباہ بغاوت اونپر ہوتا۔ یا فقیہون کے کسی امر کا انکار کرتے +

۳۔ زندہ جلانا۔ یہ سزا اوس قسم کے مجرمون کو دیجاتی تہی جنکا احوال احبار

۲۰ و ۱۴ - اور ۲۱ و ۹ مین ہے - پیدائش ۳۸ و ۲۴ - اور یرمیاہ - ۲۹ و ۲۱ - اور دانیل ۳ و ۶ مین بہی اسکا ذکر موجود ہے - شریعت موسوی مین سزائین سنگین صرف اِتقدر ہین - جو مذکور ہوئے - مگر پیچہے کر بوجہ راہ و رسم غیر قومون کے اور سزائین بہی یہودیون مین رائج ہوگئین مثلاً

۴ - سر کاٹنا جسکا ذکر پیدائش ۴۰ و ۱۹ - اور متی ۱۴ و ۸ - ۱۲ - اور مرقس ۶ و ۲۷ مین ہے

۵ - دریچہ سے سیدہا پہینکنا - یہ سزا خاص صورتون مین اور بہت کم دیجاتی تہی - ۲ سلاطین ۹ و ۳۰ - ۳۳ - اور ۲ قرنتیون ۲۵ و ۱۲ مین اسکی مثالین موجود ہین

۶ - غرق کرنا جسکا ذکر متی ۱۸ و ۶ مین ہے بلکہ اسکا کوئی ثبوت نہین کہ یہودیون مین یہ سزا مروج تہی -

۷ - اوکھلی مین کچلنا جسکا ذکر امثال ۲۷ و ۲۲ مین یہ سزا ترکون مین ابتک مروج ہے ٭

۸ - چیر ڈالنا - یہ سزا ملک یہودیہ کے گرد و نواح مین مروج تہی (دیکہو دانیل ۲ و ۵ اور ۳ و ۲۹) ملک بربری اور فارس مین یہ سزا ابتک مروج ہے -

۹ - مار مار کر ہلاک کرنا - یونانیون مین تہی انتیوکس نے یہودیون کو یہ سزا دی تہی (دیکہو مکابیون ۶ و ۱۹ اور ۲۸ و ۳۰) مقدّس پولوس نے عبرانیون ۱۱ و ۳۵ مین اسکا ذکر کیا ہے ٭

۱۰ - وحشی جانورون سے پہڑوا ڈالنا - یہ سزا پہلے مدیانیون اور فارسیون مین تہی (دانیل ۶ و ۷ و ۱۱ و ۱۶ - ۲۴) اون سے پہر رومیون مین مروج ہوئی جو یا تو اپنے غلامون اور بدمعاش آدمیون کو درندونکے سامنے اِس غرض سے ڈالتے تہے کہ وہ اِنہین کہا جاوین - یا بطور تماشے کے ہتہیار بند سپاہیون کو اون سے لڑاتے تہے

اگر سپاہی غالب آتے تھے تو اونکی جان بخشی کیجاتی اور اونہین آزادی دیجاتی تھی ورنہ درندے پھاڑ ڈالتے تھے۔ صورت آخر الذکر کا مقدس پولوس نے ۲ تمطاوس ۴ و ۱۷ اور پہلے قرنتیون ۱۵ و ۳۲ مین حوالہ دیا ہی ؞

۱۱۔ صلیب دینا۔ قدیم زمانہ مین یہ سزا صرف مشہور اور بدمعاش مجرمونکو دیجاتی تھی اور اسمین ہر طرح کی تکلیف اور ذلت داخل ہے اسوجہ سے مقدس پولوس نے ہماری شافع کی کمال محبت کو باین عبارت ظاہر کیا ہی کہ ”جبکہ ہم گنہگار ٹھہرے تھے مسیح ہماری واسطے موا جسنے اوس خوشی کے لیئے جو اوسکے سامنے تھی شرمندگی کو ناچیز جان کے صلیب کو سہا“ (رومیون ۵ و ۸، عبرانیون ۱۲ و ۲)۔ صلیب دو کڑیون کی یا تو اس شکل پر ہوتی تھی † یعنی ایک کڑی کے اوپر کے سرے پر دوسری اسطرح لگائی جاتی تھی کہ زاویہ قائمہ بنجاتی تھی یا اس شکل کی ہوتی تھی X یعنی عین وسط پر دونون کڑیان اسطرح ملتی تھین کہ دو زاویئے منفرجے اور دو حادّے بنجاتے تھے۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح قسم اول کی صلیب پر مصلوب ہوا صلیب کی سختی اوسوقت ظاہر ہوگی جب خیال کیا جاوے کہ جسکو صلیب دینا منظور ہوتا تھا اول اوسکو صلیب پر لٹکا کے دونون ہاتھ اور پاؤن کیل دیتے تھے یہانتک کہ اوس عذاب اور بھوک کی سختی سے سوکھ سوکھ کر مر جاتا تھا۔ کئی حوالے اس قسم کے موجود مین جس سے معلوم ہوتا ہی کئی کئی دن تک آدمی اوس عذاب دردناک مین مبتلا رہتا تھا اور پھر اوس شخص کی لاش کو قبر مین دفن کرنے کی اجازت نہین ہوتی تھی اکثر تو ایسا ہی ہوتا تھا کہ درندے جانور چیل کوّے صلیب پر ٹنگے ٹنگے لاش کو کہا جاتے تھے۔ اسطرح سے مجرم کے ہلاک کرنے کا رواج کئی اگلے

قومون مین خصوصاً رومیون مین تہا جو بدمعاش نالایق بیکار غلامون کو یہ سزا دیا کرتے تہے اسی خیال سے رسول یسوع کی مہربانی اور ایسی ذلت کی موت اختیار کرنے کا ذکر کرکے یہ ظاہر کرتا ہی کہ گویا اوسنے ہماری خاطر خادم بنکر صلیب کی موت کو اپنے اوپر گوارا کیا۔ (فلپیون ۲ و ۷ و ۸) تمام حالات متعلق مصلوبیت یسوع مسیح مندرجہ اناجیل اربعہ یونانیون اور رومیون کے بیانات متعلق جرائم ہذا کے مطابق ہین +

باب چہارم

اس بیان مین کہ یہودی اور رومی وقت کا حساب کس طرح کیا کرتے تہے موافق بیان کتب مقدسہ کے

زمانہ کی تقسیم مذکورہ کتب مقدسہ کے جاننے سے بہت سے آیات متعلق موسم اور اوقات اور نصائح کا مطلب بخوبی کھل جائیگا۔

۱۔ عبرانی دنون کا حساب شام سے شام تک لگایا کرتے تہے۔ مطابق حکم موسی کے (احبار ۳۔۱۱ ۲۹) رومی دو طرح پر دنون کا حساب کرتے تہے اور دونون کے نام جدا جدا تہے ایک کو ملکی حساب اور دوسری کو قدرتی کہتے تہے۔ اول الذکر اسیطرح پر تہا جیسا آجکل ہمارے یہان ہے اور دوسرا چھہ بجے صبح سے چھہ بجے شام تک کہلاتا تہا یہودیون کا عدالتی دن سال کے موسمون کے مطابق بدلتا رہتا تہا اول تو اسوقت کو چار حصون یعنی پہرون پر موافق درازی سال کے موسمون

کی تقسیم کیا کرتے یعنی اگر دن بڑا ہوتا تو چار پہر بھی بڑے ہوتے اور اگر دن چھوٹا ہوتا تو پہر بھی چھوٹے ہوتے تھے - انحمیاہ و ۹ و ۳) بعدہ عدالتی دن کو بارہ گھنٹون پر تقسیم کرنے لگے اور شناخت گھنٹون کی یا تو سورج سے یا گھڑیال سے ہوا کرتی تھی -

۲ - یہ گھنٹے باہم گر برابر ہوتے تھے لیکن سال کے موسمون کے اعتبار سے مختلف ہوتے تھے یعنی موسم گرما کے دنون کے بارہ گھنٹے بڑے ہوتے تھے اور جاڑے کے موسم کے دنون کے گھنٹے چھوٹے ہوتے تھے - یہودی عدالتی یوم کے گھنٹون کا حساب صبح کے چھ بجے سے شام کے چھ بجے تک لگاتے تھے یعنی اون کا پہلا گھنٹہ اوس وقت بجتا تھا جب ہمارے سات بجتے ہین - اور دوسرا گھنٹہ آٹھ بجے اور تیسرا نو بجے علی ہذالقیاس ✣

رات کے اول تین حصّے یا پہرہ مقرر کیئے تھے - زبور ۶۳ و ۶ و ۹۰ و ۴ نوحہ ۲ و ۱۹ یہودا ۷ و ۱۹ خروج ۱۴ و ۲۴) غالباً یہ حصّے شب کے غیر مساوی ہوتی تھی - یسوع مسیح کے وقتون مین رات کے چار پہر مقرر تھے - چوتھا پہر رومیون نے یہودیون مین نکالا - کتب مقدسہ مین ایک گھنٹہ سے مراد اکثر جگہہ بڑی مدت ہے اور کبھی اوسقدر عرصہ سے مراد ہے جسقدر عرصہ تک ایک پہرہ متعین رہتا تھا - (متی ۲۵ و ۱۳ و ۲۶ و ۴۰) مرقس ۱۴ و ۳۰ و لوقا ۲۲ و ۵۹ و مکاشفات ۳ و ۳) یہودیون کے حساب سے دو شام ہوتی تھین ایک تو قدرتی یوم کی نوین گھنٹہ مین یعنی تین بجے بعد دوپہر کے اور دوسری شام قدرتی دن کی گیارہوین گھنٹہ مین ہوتی تھی - عید کا برہ دونو شامون کے درمیان ذبح کیا جاتا تھا - (خروج ۱۲ و ۶ و احبار ۲۳ و ۴)

۳ سات دن رات کا ایک ہفتہ ہوتا تھا جسمین چھہ روز دنیا کے کاروبار اور محنت ومشقت کیواسطے تھے اور ساتوان دن یعنی سبت کا خدا نے اونکی آرام کیواسطے مقرر کیا تھا ۔ سواے دنون کے ہفتون کے یہودیون کے نزدیک برسون کے ہفتے ہوا کرتے تھے اور ساتوین برس کو سبت کا سال کہتے تھے اور برسون کے ہفتون کے سات گنتی یعنی ۴۹ برس کے بہی ہفتے ہوتے تھے اور اوسکے دوسرے سال کو یوبل کہتے تھے اور پچاسوین برس یعنی یوبل مین بڑی دہوم دہام کی دعوت کرتے تھے ٭

۴ ۔ عبرانیون کے مہینون کا حساب اور قدیم قومون کی طرح قمری تہا یعنی مہینون کا حساب چاند کی گردش سے لگاتے تھے اسطرحپر کبھی ۲۹ روز کا اور کبھی ۳۰ روز کا ہوتا تھا ۔ جبتک یہودی ملک کنعان مین رہے تب تک حساب قمری اون کے درمیان جاری رہا یعنی جب چاند دیکھتے تب ہی نیا مہینہ شروع ہوتا تھا لیکن جب سے تمام قومون مین متفرق ہوگئے اوسوقت سے اون کے حساب علم ہئیت کی روسے شمسی مقرر ہوا تاکہ برسون اور دنون کا حال صحیح معلوم ہوتا رہے ۔

ابتدائے یہودیون مین مہینون کے خاص نام نہ تھے صرف یون ہی گنا کرتے تھے کہ پہلا مہینہ دوسرا تیسرا علی ہذا القیاس ۔ خروج ۱۳ و ۴ مین اول ماہ کا نام ابیب لکھا ہے ۔ اور اسلاطین ۶ و ۱ مین دوسرے ماہ کا نام زیف لکھا ہے ۔ اور اسلاطین ۸ و ۲ مین ساتوین مہینہ کو اتہانم لکھا ہے اور اسلاطین ۶ و ۳۸ مین آٹھوین مہینہ کا نام ابل ہے لیکن اس باب مین کہ انکی اصلیت کہان سے ہے نکتہ چین متفق الراے نہین ہین جب بابل کی اسیری سے یہود لوٹے تو انہون نے مہینون کے یہ نام

جو فاسیون اور خالدیون سے پائے تھے اپنے یہان مقرر کیئے ایسے بعض نامون کا ذکر کتب مقدسہ مین بھی آیا ہی۔

۵۔ یہودیون کے سنہ بھی چار قسم کے ہوتے تھے ایک سنہ اشجاری یہ اسواسطے کہتے تھے کہ اسکے حساب سے یہودی درختون کے پھلون کا دسوان حصّہ دیا کرتے تھے دوسرے چوپائون کا سال جسمین دسوان حصّہ اوس سال کی پیدائش کی جانورون کا دیا کرتے تھے۔ تیسری قسم کا سال معاملات مذہبی کے لیئے تھا۔

چوتھی ملکی سال جو تمام ملک فلستین کے باشندون مین عموماً مروج تھا دو آخر کی سال چونکہ یہودیون مین زیادہ رائج تھے اسواسطے اوسکا ذیل مین کچہ ذکر کیا جاتا ہی۔

(۱) دینی سال ماہ مارچ نسال کی اول تاریخ سے شروع ہوتا تھا یعنی یہ وہی وقت ہے جسمین بنی اسرائیل نے مصر سے خروج کیا تھا اِس ہی مہینے سے یہود اپنی عیدون اور ابنا اپنے رویًا اور الہام کی تاریخ کا حساب لگایا کرتے تھے (ذکریاہ ۷و۱) ذیل کے نقشون سے یہودیون کی سال دینی مہینون کے نام اور ہماری مہینے جو اونکے مقابل ہوتے ہین معلوم ہوتے ہین۔

(۱) نسان یا ابیب } جزء ماہ مارچ اور جزء اپریل کے مقابل واقع
نحمیاہ ۲ و ۱ اور استر } ہوتا تھا۔
۳ و ۷

۲۔ طیار یا زایف (اسلاطین ۶ و ۱) اپریل اور مئی۔

۳ سیوان (استر ۸ و ۹) مقابل مئی و جون۔

۴- تموز (خرقیل ۸ و ۱۴) 〃 جون جولائی -

۵- اب - - - - - - جولائی اور اگست -

۶- ایلول (نحمیاہ ۱۶ و ۱۵) 〃 اگست اور ستمبر -

۷- تبسرے یا اتہانم (اسلاطین ۸ و ۲) ستمبر اور اکتوبر -

۸- مارخشون (اسلاطین ۶ و ۳۸) اکتوبر اور نومبر

۹ کسلیو یا چسلو
(ذکریا ۷ و ا نحمیاہ ا و ا) نومبر اور دسمبر -

۱۰- تہتٹ (استر ۲ و ۱۶) دسمبر اور جنوری -

۱۱ سبت (ذکریا ا و ۷) جنوری اور فروری

۱۲- آدر عزراہ ۶ و ۱۵
استر ۳ و ۷) فروری اور مارچ

۲ ملکی سال - ہمارے ستمبر مہینہ کی پندرہوین سے شروع ہوتا تہا کیونکہ یہ پرانی روایت تہی کہ دنیا اوسی تاریخ پیدا ہوئی تہی -

اِس سنہ سی یہودی اپنے سب یوبلون کا اور اقرارنامون کا اور لڑکی لڑکون کے پیدا ہونے اور بادشاہون کی سلطنتون کا حساب لگایا کرتے تہے ذیل کے نقشہ سے یہودیون کے ملکی مہینون کے نام اور ہمارے مہینے جو اونکے مقابل واقع ہوئے ہین معلوم ہوتے ہین -

۱ تسری مقابل جزءً ستمبر کے اور جزءً اکتوبر کے -

۲ ۔ مارخشوان	اکتوبر اور نومبر
۳ چسلو یا کسلیو	نومبر اور دسمبر
۴ تیبٹ	دسمبر اور جنوری
۵ سبت	جنوری اور فروری
۶ آدر	فروری اور مارچ
۷ نسان یا ابیب	مارچ اور اپریل
۸ طیار یا زیف	اپریل اور مئی
۹ سیوان	مئی اور جون
۱۰ تموز	جون اور جولائی
۱۱ ابیب	جولائی اور الست
۱۲ ۔ الول	اگست اور ستمبر

اِن ملکی مہینون مین بعضے اب تک فارس مین مروج ہین ۔ چونکہ یہودیون کے مہینے کا حساب چاند کے دکہلائی دینے پر موقوف تہا اسواسطے اون کے سالون کو سال قمری کہتے ہین اور قمری ۳۵۴ دن آٹھ گھنٹون کا ہوتا ہے اسواسطے شمسی سال سے اوسکی مطابقت دینا ضرور ہے تاکہ ٹھیک حساب یہودیون کے عید دن کا معلوم ہوجاوے ۔ سو اس غرض سے ایک ماہ کامل جتنے مرتبہ ضروری ہوتا تہا بڑہا دیتے تہے مگر وہ مہینہ اکثر تیسری برس یا دوسری برس آکے بڑہتا تہا جیسے ہمارے ملک مین لون کا مہینہ ہوتا ہے اور چونکہ یہ لون کا مہینہ سال مذہبی کے آخر بعد ماہ آذر

کے پڑتا تہا اسواسطے اوسکو دوسرے آدر یعنی دوسرا آدر کہتے ہین ۔

چہٹے ۔ اور قومون کی طرح یہودی جزءٔ زمانہ کو اوسکی کل سے تعبیر کیا کرتے تہے خروج ۱۶ اب ۳۵ آیت ٭

اس بات پر لحاظ کرنے سے بہت سی ظاہری اختلافات کتب مقدسہ کے حل ہوجاوین گے علی الخصوص ہمارے خداوند کے جی اوٹھنے کے باب مین جسکا متی ۲۷ و ۶۳ مین اور مرقس ۸ و ۳۱ مین اسطرح خبر ہے کہ تین دن کے بعد اور متی ۱۷ و ۲۱ اور لوقا ۹ و ۲۲ مین اسطرح ہے کہ تیسرے روز جی اوٹھا کچہ اختلاف نہین آتا ہے۔ سواے سنون مذکورہ کے اول عبرانی اور بعدہ یہودی اور مشہور سنون سے بہی اپنے حساب لگانے لگے۔

مثلاً اول آبائی اور مشہور لوگون کے زمانہ سے (پیدایش ۷ و ۱۱ و ۸ و ۱۳)

دوم مصر کی روانگی سے اور اون کے قانون کے مقرر کرنے سے خروج ۱۹ و ۱ و ۴۰ و ۱۷ گنتی ۱ و ۱ و ۹ و ۱ و ۳۳ و ۳۸ و ۱ سلاطین ۶ و ۱)

سوم بعد اوسکے ہیکل کی تعمیر سے ۱ سلاطین ۹ و ۱۰ ۲ تواریخ ۸ و ۱) اور یہودا اور اسرائیل کی بادشاہون کے سنہ جلوس سے ۔

چہارم ابتداء اسیری بابل سے (ذکریا ۱ و ۳۳ و ۲۱ و ۴۰ و ۱) بعد رفتہ رفتہ اونہون نے ایک ہزار برس تک اختیار کیا۔

پانچوین سلوسڈی کے سنہ کو (اس سنہ کو مکابیون کی کتابون مین یونانیون کا سنہ کر کے لکہا ہے) اخیر زمانہ مین (۱ مکابیون ۱۳ و ۴۲ و ۱۴ و ۲۷) اونہون نے مکابی شہزادون کے سنون کے حساب سے اپنے حسابون کا شمار کیا۔ اور جب سے

تالمود جمع کی ہے تب سے دنیا کی پیدائش سے حساب لگاتے ہین ؛

پانچوان باب

اوس مالگذاری اور اون محصولات کے بیان مین جنکا ذکر کتب مقدسہ مین آیا ہے

۱۔ مالگذاری اور محصولات

اول ۔ روانگی مصر کے بعد اسرائیلیون مین یہ دستور تھا کہ جب کوئی نیا معاملہ پیش آتا تھا تو اپنی اپنی حیثیت کے موافق کچھ نقدی دیا کرتے تھے ۔ مگر بعد تعمیر ہیکل کے یہ قاعدہ مقرر ہوا کہ جب مردم شماری ہوتی تو ہر واحد از قسم ذکور کو جو بیس برس کی عمر کا یا اوس سے زیادہ عمر کا ہوتا نیم مثقال دینا پڑتے تھے (خروج ۳۰ و ۱۳ و ۱۴) اسیری بابل سے مراجعت کے بعد سالانہ خراج ایک ثلث مثقال کا واسطے مصارف بندگی اور عبادت کے ہیکل کے لیئے مقرر ہوا (نحمیاہ ۱۰ و ۳۲) اور ہمارے منجی کے وقت مین ہر یہودی کو خواہ فلستین مین یا کہین اور رہتا ہر سال دو درہم دینا پڑتے تھے ۔ سوای اسکے ہر شخص عورت و مرد اپنی خوشی سے موافق حیثیت کے بطور نذرانہ کے بھی دیا کرتا تھا ۔ (مرقس ۱۲ و ۴۱ ۔ ۴۴) اور جو رومی سلطنت سے نیم مثقال مقرری سالانہ محصول کے ادا کرنے کیواسطے یروسلم مین آئے تھے تو اونکو اوس سکہ سے جو اور ملکون سے لاتے تھے سکہ مروجہ یروسلم کے بدلوانے کے ضرورت پڑتی تھی سو اس غرض کی سہولیت

کیواسطے ہیکل کے دالانون مین صرّاف چوکیون پر بیٹھے ہوتے تہے اور تھوڑا سا بٹہ لیکر یروشلم کا مروج سکہ بدلتے تہے یہ وہ چوکیان تہین جنپر یہودی بٹہ کے ناجائز بیوپار کیا کرتے تہے یسوع مسیح نے اونکے تختے اولٹ دیئے تہے (متی ۲۱ و ۱۲)

جب یہودیون کی نہایت مرفہ حالی کا زمانہ تہا تو موابی اور اور اقوام گرد ونواح کے یہودی حاکمون کے خراج گذار تہین مگر بعد کو یہودی اور قومون کے خراجگذار ہوگئے۔ مکابی شہزادون کے زمانہ مین کچہ مدت تک یہودیون کو خراج معاف رہا مگر بعد کو جب رومیون نے اونکا ملک فتح کیا تو طرح طرح کے محصول اور بار اونپر پڑ گئے۔ جنکے وہ متحمل نہ تھے اور بڑی دقت سے رہتے تھے اور یہ وجہ تہی کہ یہودیون کو محصول لینے والون سے عداوت خالص ہوگئی تہی۔ رومی سلطنت کے صوبجات مین رومی سپاہی محصول تحصیلتے تہے اور اونکے ماتحتی مین اور لوگ بہی اس کام کیواسطے ہوتے تہے بعض خاص تحصیلدار کہلاتے تہے (جیسا کہ ذکی) اسوجہ سے کہ بڑے بڑے اضلاع کا محصول لینا اونکے متعلق تہا بعضے چہوٹے چہوٹے مقامات کی تحصیل کے واسطے متعین تہے متی اس ادنے قسم کے محصول لینے والون مین تہا۔

دوسرے ٹھیکہ جات اور خرید فروخت عبرانیون اور نیز مدت پہلے کنعانیون مین یہ دستور تہا کہ جو کوئی چیز بڑی قیمت کی فروخت ہوتی تہی اور اوسکی قیمت جو ادا کیجاتی تہی وہ شہر پناہ کے دروازے پر کہ وہ جای عدالت اور گذرگاہ عام لوگون کا تہا بیچی جاتی تہی اور اوسکی قیمت ادا کیجاتی تہی۔

(پیدایش ۲۳ و ۱۶ و ۲۰ روتہہ ۴ و ۱۵ و ۲) رفتہ رفتہ ہاتھ ہلانا بطور علامت لطیب

خاطر خرید فروخت کے قرار پایا۔ یہ دستور ایوب زمانہ مین بھی غیر معلوم نہ تھا (۱۷ و ۳) اور سلیمان نے اسکا اکثر ذکر کیا ہے (دیکھو امثال ۶ و ۱ و ۱۱ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۰ و ۱۶ و ۲۲ و ۲۶ و ۲۷ و ۱۳) ابتدا ہی دستاویز تحریری اور دستخطی اور مہری جو اس غرض کیواسطے ہوتی تھی کہ خرید فروخت برضامندی فریقین ہوئے یرمیاہ ۳۲ و ۱۰ و ۱۲ مین اسکا ذکر ہی۔ اور اون وسائل تحریری کی نسبت یرمیاہ نے باروک کو حکم کیا تھا کہ اونکو مٹی کی کسی برتن مین رکھکے زمین کے اندر گاڑدی تاکہ آیندہ کو شہادت اس امر کی ہووے کہ فروخت ہوئی (۱۴ و ۱۵) اسکا کوئی ذکر کہین صاف صاف نہین آیا ہے کہ پرانے حساب کتاب کے کاٹنے کا کیا دستور تھا۔ بعضے مفسرین کا یہ گمان ہے کہ کلسیون ۲ و ۱۴ مین مقدس پولوس نے کاٹنے کا اشارہ جو کیا ہی اوس سے مراد یہ ہے کہ یا تو سیاہی ڈالکے یا لکیر کھینچکے یا ایک کیل اون کے بیچ مین جو رخ دیتے تھے جس سے معلوم ہو جاتا تھا کہ یہ حساب طے ہو گیا ہی لیکن اصل حال یہ ہے کہ ہمارے پاس کوئی ثبوت کسی طرح کا نہین جس سے ایسا نتیجہ نکالا جاوی۔

چھٹا باب

یہودیون کے معاملات فوجی اور دیگر افواج مذکورہ کتب مقدسہ کا احوال

۱۔ یہودیون کے قوانین جنگی کی نسبت کتب مقدسہ مین جا بجا ذکر آئے ہین اونکی

کیفیت تفصیلی جس کسی کو معلوم کرنا منظور ہو تو اِس مصنف کی دوسری کتاب مین کہ اِس سے بڑی اور صرف اِس بیان مین ہے دیکھ لے اِس مقام پر صرف چند خاص خاص حالات انتخاب کرکے ذیل مین درج کیئے جاتے ہین ابتدائی لڑائیان جنکا ذکر کتب مقدسہ مین ہے بعینہ ایسی ہی قزاقانہ تہین جیسے آجکل بدوی عرب کیا کرتے ہین۔

اسرائیلیون کی لڑائیان دو قسم کی تہین اول تو وہ جو بحکم الٰہی ہوتی تہین دوسرے وہ جو کسی قومی نقصان و انتظام اور بادشاہ کی عزت قائم کرنے کیواسطے کیجاتی تہین۔

مصر سے رہائی پانے کے بعد یہودیون مین یہ دستور ہو گیا کہ بیس برس سے تا پنجاہ سال (بشرطیکہ اوس عمر مین کوئی درخواست علیحدگی کی کرتا تو علیحدہ کر دیا جاتا ورنہ جبتک لائق کار ہوتا فوجی خدمت مین رہتا) ضرورۃً فوجی خدمت اختیار کرنا پڑتی تہی حتی کہ کاہن اور لیوی اوس سے مستثنےٰ نہ تہے۔ (گنتی اول ۳ و ۲۲ و ۲ سموئیل ۲۳ و ۲۰) اسلاطین ۲ و ۵ و ۳) جیسے بعضے ملکون کی فوجون کا دستور ہے ایسے ہی اونمین تہا کہ ذری اطلاع پاتے ہی ساری فوج جمع ہو جاتی تہی اور جب کوئی ضرورت اشد یا موقع ایسا آ کر پڑتا کہ اونکی قومی عزت مین یعنی اوس ساری قوم کے تباہ ہونے کا اندیشہ ہوتا تو ساری فوج طلب کیجاتی تہی ورنہ منتخب کرکے بلائی جاتی تہی اسطریق سے (جسکا کتب مقدسہ مین جابجا ذکر ہے) بہتیرا فوج تہوڑے عرصہ مین ہو گئی۔ بعض اِس قسم کے خدمات سے مستثنےٰ بہی تہے اونکے احوال استثناء ۲۰ و ۵ و ۹ و ۲۴ و ۵) مین آئے ہین اور جو لوگ بطور افسر کے عبرانی فوجون پر متعین تہے وہ ایسے ہی تہے جیسے آجکل افسر فوجون پر ہوتے ہین فوجی افسرون مین بڑا عہدہ کپتان افواج (۲ سلاطین ۴ و ۱۳) ہوتا تہا جسکو بڑے اختیارات حتے کہ بعض اوقات

بادشاہ کے برابر ہوتے تھے جیسا مرتبہ اور عزت اور عہدہ کمانڈر انچیف کا ہمارے یہان ہے ایسے ہی ان افسرون کا سمجھنا چاہیئے جب یہودیون مین سلطنت قائم ہوئی تب ہی سے بادشاہون کی طرف سے اس قسم کے افسر یک ہزاری اور پنج ہزاری علی ہذا القیاس مقرر ہوئے (۲ سموئیل ۱۸ و ۱، ۲ تواریخ ۲۵ و ۵) اس قسم کے عہدہ دار پہلے پہل پیادہ یا اپنے ادنیٰ سپاہیون کی طرح لڑنے کو جاتے تھے مگر داؤد کے وقتون مین لوگون نے یہ گوارا نہ کیا کہ وہ اوس حیثیت سے جنگ کرنے جاوین (۲ سلاطین ۱۲ و ۱۷)

سلیمان کے وقتون سے قبل اسرائیلیون مین گھوڑون کا رواج نہ تھا لیکن اور اقوام مین رتھہ کا استعمال ہوتا تھا لڑائی کے رتھہ کا اونکے یہان دستور تھا اگرچہ ذکر تو کئی جگہہ کتب مقدسہ مین آیا ہے سلیمان کے یہان بیشک بہت سے رتھہ تھے لیکن کسی جگہہ نہین لکھا ھے کہ اوسنے کوئی ایسی جنگ کی جسمین رتھہ لیگیا- کتب مقدسہ سے اس باب مین بھی نہین معلوم ہوتا کہ یہودیون کے کنعان مین آباد ہونے کے بعد کمپو ڈالنے کا کیا قاعدہ تھا البتہ گنتی ۲ سے معلوم ہوتا ہی کہ جب یہودی بیابان مین اقامت گزین ہوئے تھے تو اونھون نے بشکل مربع کمپو جمایا تھا چارون طرف تین گروہ ایک ہی جھنڈہ کے تابع متعین کیئے تھے تاکہ اچھی طرح سے اوس ہیکل کا کہ وسط مین تھے محاصرہ ہو جاوے- ان چار بڑے کمپوؤن اور ہیکل کے بیچ مین اور چھوٹے چھوٹے کمپو کاہنون اور لیویون کے تھے جو خاص اوس ہیکل کی خدمت کیواسطے تھے موسیٰ اور ہارون اور اوسکے بیٹون کا کمپو ہیکل سے جانب شرق کو جہان کہ اوس ہیکل کا مدخل تھا واقع تھا*

اِس مقام پر ایک نقشہ یعنی پلین اوس کمپو کا مصنف کی بڑی کتاب سے ذیل مین نقل کیا جاتا ہی تاکہ دیکھنے والون کو عمدگی اور آراستگی اوس کمپو کی بخوبی معلوم ہوجائے جب اسرائیلیون کا کمپو بیابان مین پڑا تہا تو موسیٰ نے حفاظت کیواسطے کئی کمپو بنائے تہے جنکا ذکر استثنا ۲۳ و ۱۰ و ۱۵ مین موجود ہی پہلے عبرانیون کو فوجی خدمت کی عوض کچہ تنخواہ نہین ملتی تہی۔ سب سے پہلے کریتی اور فلیتی تنخواہ کے سپاہی مقرر ہوئے تہے جب سلطنت قائم ہوگئی تو افسرون اور سپاہیون دونون کو بادشاہ کی طرف سے تنخواہ ملا کرتی تہی اور انعامات بہی کار نمایان کے واسطے دئیے جاتی تہے (دیکھو ۲ سموئیل ۸ و ۱۸ و یوشع ۱۵ و ۱۶ و ۱ سموئیل ۸ و ۲۵ و ۱ تواریخ ۱۱ و ۶) مکابیون کے زمانہ مین خیرخواہ وطن یعنی شمعون نے ہتہیار اور تنخواہ سب اپنے پاس سی سپاہیونکو دی (۱ مکابیون ۱۴ و ۳۲) جبسے یہ قاعدہ ٹہر گیا کہ تمام سپاہیونکو تنخواہ ملا کری (لوقا ۳ و ۱۴ ۱ قرنتیون ۹ و ۷) کتب مقدسہ کی اکثر آیات سے خصوصاً یسعیاہ ۲ و ۴ اور میکاہ ۴ و ۳ سے معلوم ہوتا ہی کہ چند فوجی مدارس بہی تہے جنمین عبرانی تعلیم پاتے تہے یعنی ہشیار افسر اپنے سپاہیون کو وہ قواعد جنگی سکہلاتے تہے جو اگلے وقتون کے غیر قومون مین مروج تہے دشمن پر حملہ آور ہونے اور اوسکا تعاقب کرنے کے واسطے تیز رفتاری بہت عمدہ سمجہی جاتی تہی عبرانیون مین کوئی خاص فوجی عادت تہی اونکا لباس یہ تہا کہ بڑی بڑی ڈہیلی ڈہیلے کرتے پہنا کرتے تہے جو حرکت کرنی مین ضرور مانع ہوتے ہونگے لڑائی کیوقت اون کرتون کے دامنون کو کمر سے باندہ لیا کرتے تہے اور جب لڑائی سے لوٹتے تہے تو کہولڈالتے تہی اور ہتہیار مقابلہ اور محافظت کے ویسی ہی ہوتے تہے جیسے اور قومون مین مروج تہے یعنی لوہی اور پیتل کے مگر پیتل

کے بہت ہوتے تھے۔ پہلی پہل ہر سپاہی کو اپنے لئے آپ ہتھیار مہیا کرنا پڑتے تھے مگر بعد
قیام سلطنت کے بادشاہون نے کارخانہ جنگی واسطے ساخت آلات کے مقرر کیئے جہان
لت
ون تک
راہ
مقابلہ
بڑے
ہ
او
ن ا۱

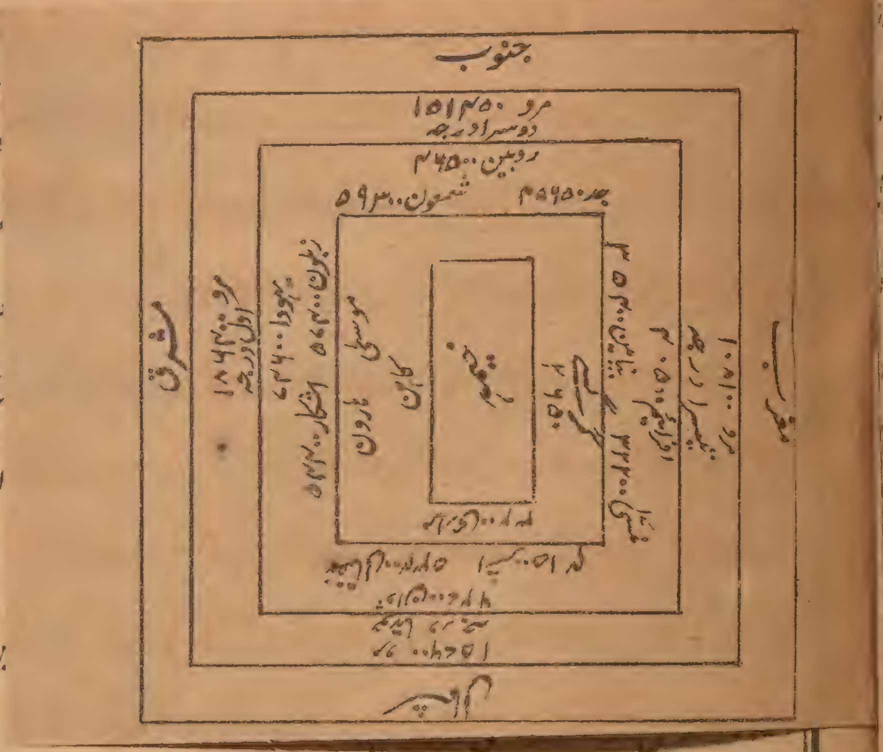
جنوب
مرو ۱۵۱۴۵۰
دوسرا درجہ
روبین ۴۶۵۰۰
شمعون ۵۹۳۰۰
جد ۴۵۶۵۰
مشرق
مرو ۱۸۶۴۰۰
اول درجہ
یہوداہ ۷۴۶۰۰
زبولون ۵۷۴۰۰
اشکار ۵۴۴۰۰
موسیٰ
ہارون
کاہن
مقدس
مغرب
مرو ۱۰۸۱۰۰
تیسرا درجہ
افرائیم ۴۰۵۰۰
بنیامین ۳۵۴۰۰
منسی ۳۲۲۰۰

لیکن کبھی ایسا ہوتا تھا کہ اون لاشون کی جہانتک ہوسکتا تھا بیغیرتی کیجاتی تھی۔ اسموئیل ۱ ۳۱ و ۹۔ ۱۲) اور مظلوم قیدیون کے ساتھ خواہ مرد ہون یا عورت طرح طرح کے ظلم کیئے جاتے تھے (۲ سموئیل ۴۔ ۱۲ و قاضی ۱ و ۷ و یسعیاہ ۳ و ۱۷ و ۲ سلاطین ۸ ۱۲ و زبور ۱۳۷ و ۹) جب فاتح گھر کو لوٹتے تھے تو لوگ بہت خوشی سے اونکا استقبال کرتے تھے خروج ۱۵ و ۱-۲۱ قاضی ۱۱-۳۴ و ۱ سموئیل ۱۸ و ۶-۸ و ۲ و ۲۷-۲۸) سواے مال غنیمت اور فتحیابی کے عزتون کے طرح طرح کے انعامات نامی افسرونکو جو کار نمایان کرتے تھے عطا کیئے جاتے تھے اسکا احوال اسموئیل ۱۷ و ۲۵ و

اس مقام پر ایک نقشہ یعنی پلٹین اوس کیمپو کا مصنف کی بڑی کتاب سے ذیل مین نقل کیا جاتا ہے تاکہ دیکھنے والون کو عمدگی اور آراستگی اوس کیمپو کی بخوبی معلوم ہو جائے

جب

تھے

عوہ

بقرۃ

کی طا

ادنکا

زمانہ

ہم اوہ

کی ا

تعلیم پاتے تھے یعنی ہتیار افسر اپنے سپاہیون کو وہ قواعد جنگی سکھلاتے تھے جو اگلے وقتون کے غیر قومون مین مروج تھے دشمن پر حملہ آور ہونے اور اوسکا تعاقب کرنے کے واسطے تیز رفتاری بہت عمدہ سمجھی جاتی تھی عبرانیون مین کوئی خاص فوجی عادت نہ تھی اونکا لباس یہ تہا کہ بڑی بڑی ڈہیلے ڈہیلے کرتے پہنا کرتے تھے جو حرکت کرنے مین ضرور مانع ہوتے ہونگے لڑائی کیوقت اون کرتون کے دامنون کو کمر سے باندہ لیا کرتے تھے اور جب لڑائی سے لوٹتے تھے تو کہول لیتے تہے اور ہتھیار مقابلہ اور محافظت کے ویسے ہی ہوتے تھے جیسے اور قومون مین مروج تھے یعنی لوہے اور پیتل کے مگر پیتل

کے بہت ہوتے تھے۔ پہلی پہل ہر سپاہی کو اپنے لیئے آپ ہتھیار مہیا کرنا پڑتے تھے مگر بعد قیام سلطنت کے بادشاہون نے کارخانہ جنگی واسطے ساخت آلات کے مقرر کیئے جہان سے سب سپاہیون کو ہتھیار دیئے جاتے تھے (۲ تاریخ ۱۱ و ۱۲ و ۲۶ و ۱۴ و ۱۵) محافظت کے ہتھیار مغفر اور سینہ بند اور ڈہال اور پیٹی اور بوٹ کہلاتے تھے وہ بوٹ گھٹنون تک اسلیئے ہوتے تھے کہ پاؤن اور ٹانگین اون نوکدار لکڑیون کے صدمہ سے جو اثناء راہ مین فوج کے کوچ مین حارج ہونے کے واسطے لگادی جاتی تہین محفوظ رہین اور مقابلہ کے ہتھیار تلوار اور برچھیان اور گڑاسنی اور کمان اور تیر ہوتے تھے اور لڑائی کے سنکہ بڑے بھاری اور اونکی آواز بڑے زور کی ہوتی تہی (گنتی ۲۳ و ۲۴ و خروج ۳۲ و ۱۷ و ۱ سموئیل ۱۷ و ۲۰ و ۵۲ وغیرہ)

جب فتح کا تصفیہ ہو جاتا تہا تو مقتولون کی لاشین دفن کیجاتی تہین۔ (۱ سلاطین ۱۱ و ۱۵ و ۲ سموئیل ۲ و ۳۲ و ۲ متی ۱۲ و ۳۹)

لیکن کبھی ایسا ہوتا تہا کہ اون لاشون کی جہانتک ہو سکتا تہا بیغرتی کیجاتی تہی۔ ۱ سموئیل ۳۱ و ۹-۱۲) اور مظلوم قیدیون کے ساتھ خواہ مرد ہون یا عورت طرح طرح کے ظلم کیئے جاتے تہے (۲ سموئیل ۴-۱۲ و قاضی ۱ و ۷ و یسعیاہ ۳ و ۱۷ و ۲ سلاطین ۸ و ۱۲ و زبور ۱۳۷ و ۹) جب فاتح گہر کو لوٹتے تھے تو لوگ بہت خوشی سے اونکا استقبال کرتے تہے خروج ۱۵ و ۱-۲۱ قاضی ۱۱-۳۴ و ۱ سموئیل ۱۸ و ۶-۸ و ۳۰ و ۲۶-۲۸) سواے مال غنیمت اور فتحیابی کے عزتون کے طرح طرح کے انعامات نامی افسرونکو جو کار نمایان کرتے تھے عطا کیئے جاتے تہے اسکا احوال ۱ سموئیل ۱۷ و ۲۵ و

۲ سموئیل ۵ و ۸ اور ۸ و ۱۱ - اور ۱۱ و ۶ مین موجود ہے ۔

۲ - رسولون اور انجیل نویسون کے زمانہ مین ملک یہودیہ رومیون کی حکومت مین تہا جنکے فوج کی چہاونیان اوس ملک کے مختلف مقامات مین تہین چنانچہ عہد جدید مین رومیون کی فوجی قواعد کی نسبت کچہ احوال ہے خصوصاً مقدس پولوس کے نوشتون مین تو خوب مفصل حال اسکا موجود ہے (دیکہو افسیون ۱۱ - ۱۷) جسمین رومیون کے بڑی بڑے فوجون کی بہاری زرہون کے اجزا کی جدا جدا نام بتاکر نہایت خوبی سے ہدایت کی ہے کہ ایسے ہی سچے عیسائیون کو روحانی ہتہیارون سے کمربستہ اور آمادہ رہنا چاہیئے ہر رومی سپاہی کیواسطے فرمانبرداری اور پابندی قواعد کا لحاظ رکھنا نہایت ضرور ہوتا تہا طرح طرح کی سختی اور محنت کے کام لیئے جاتے تہے انہین حالات کا ذکر ستی ۸ و ۸ و ۱۹ اور دوسری طمطاؤس ۲ و ۳ و ۴ اور مکاشفات ۳ و ۵ مین آیا ہی اور غالباً اوس دستور کی طرف اشارہ ہے کہ جو لوگ وفات پاتے یا خراب چال چلن کے ملزم ہوتے اون کے نام فہرست سپاہیان جنگی سے خارج ہو جاتے تہے اور جو لوگ جنگ مین کار نمایان کرتے تہے اونکی عزت بڑہانے کیواسطے تاج جو اکثر سونے کے ہوتے تہے دیئے جاتے تہے انہین حالات کی طرف مکاشفات ۲ و ۱۰ یعقوب ۱ و ۱۲ اور ۱ پطرس ۵ و ۴ اور دوسرا طمطاؤس ۴ و ۸ مین اشارہ ہے - لیکن سب سے بڑی ناموری فوجی افسر کی صرف اسمین تہی کہ فتحیابی حاصل کرے جسمین قطع نظر ہتیار جہگڑون آلات جنگی اور عمدہ سے عمدہ مال غنیمت کے دشمن سے لے لیتے تہے اور بڑی بڑے سردار یہانتک حکام اور بادشاہ وقت بہی فاتح کی سواری کے آگے آگے روم کی

کی سڑکون مین لوگون کے دکہانے کو پہراتے جاتے تہے اِس تشہیر کے بعد مظلوم قیدی یا تو سخت قید مین ڈالدئیے جاتے یا قتل کئیے یا غلام کے طور پر فروخت کر ڈالے جاتے تہے - اِن حالات کی کیفیت بہت عمدگی سے ۲ قرنتیون ۲ و ۱۴-۱۶ اور کلسیون ۲ و ۱۲ مین مذکور ہے ؞

ساتوان باب

یہودیون اور دیگر اقوام مذکورہ کُتب مقدسہ کے قدیم متبرک مقامات اور تبرکات

قبل اور بعد طوفان کے بہی آبادی کا یہ قاعدہ رہا کہ خدائے قادر مطلق کی عبادت قربانگاہون کے سامنے اور پہاڑون پر اور گوشون اور گلی کوچون مین کیا کرتے تہے (پیدایش ۸ و ۲۰ و ۱۲ و ۸ و ۲۱ و ۳۳ و ۳۳ و ۲۰ اور ۲۲ و ۹) بیابان مین جہان کہ اونکی جای سکونت مستقل نہ تہی - وہان بہی اونکے پاس ایک خیمہ روان تہا جس کو اونہون نے خدا تعالے کے حکم سے بنایا تہا -

جب وعدہ کی زمین مین بالاستقلال آباد ہوئے تو خدا نے فرمایا کہ یروسلم مین ایک ہیکل تعمیر کیجائے جسکی داؤد نے بنا ڈالی اور اوسکے بیٹے سلیمان نے اوسکی تکمیل کی جب ہیکل اول برباد ہوئی تو اوسکی جگہہ دوسری ہیکل تعمیر ہوئی عزرا ۳ و ۸ جسکو مسیح نے خود اوسے اپنی دعا کا گہر مقرر کیا متی ۲۱ و ۱۳ - اِس ہیکل کے سوای اور بہی پرستش کی مقامات تہے جو اونچی جگہہ کہلاتے تہے جنکو یہودی خیمہ اور بیت المقدس کے ہیکل کے زمانہ مین

بہی عہد اسیری تک واسطے عبادت کے استعمال کرتے رہے اور اخیر زمانہ مین خصوصاً بعد اسیری کے مجمع اور اور مقام جنکو پروسیوستی اور ادر بڑی کہتے تھے دعا و بندگی کیواسطے مستعمل ہے جنکی مختلف تعمیرات کا کچہ بیان فصول مابعد سے معلوم ہوگا +

فصل اول خیمہ کے بیان مین

عہد عتیق مین لکہا ہے کہ ہیکل سلیمانی سے پہلے یہودیون کے یہان تین خیمے تھے۔ اول وہ خیمہ جسکو موسیٰ نے اپنے واسطے تعمیر کیا تہا وہ جماعت کا خیمہ کہلاتا تہا۔ (خروج ۳۳ و ۷) یہان لوگ جمع ہوتے اور وہ اون کے مقدمات سُنتا تہا اور جو لوگ خدا کے متلاشی تہے اونکو فراہم کرتا اور شاید یہین پر امور مذہبی اول مقرر ہوئے تہے۔ اور دوسرا خیمہ جسکو موسیٰ نے خاص خدا کے نام پر اور اوسی کے حکم سے جزءً اس غرض کے لیئے کہ آپ بطور شاہ بنی اسرائیل وہان بیٹھ کے حکومت کرے (خروج ۲۵ و ۳۴ و ۳۵) اور جزءً اِس غرض کے لیئے کہ جسکو خدا سے عرض حاجات کرنا ہو وہ وہان ہی کیا کرے۔ (۲۶ و ۲۹) یہ خیمہ روانگی مصر سے سال دوم مین ماہ اول کی پہلی تاریخ نصب کیا گیا تہا۔

تیسرا خیمہ وہ تہا جسکو داؤد نے خاص اپنے شہر مین اوس عہد نامہ کا صندوق رکہنے کے واسطے بنایا جو اوسنے عبید ادوم کے گہر سے پایا تہا۔ ۲ سموئیل ۶ و ۷ و ۱ تواریخ ۱۶ و [illegible] پہلے خیمہ کا حال یہ ہے کہ وہ در اصل بمنزلہ خیمہ روان کے تہا اور اِس حکمت سے بنایا گیا کہ اوسکے سب پرزے پرزے کرکے جمع کر رکہتے تہے اور اسطرح ایک جگہہ سے دوسری جگہہ مین لیجاتے

مین آسانی ہوتی تہی - اِس خیمہ کا سامان لوگون نے اپنی اپنی حیثیت کے موافق دیا تہا خروج باب ۲۵ اور ۳۱ مین اسکی خوب تفصیل ہے - اِس خیمہ کی صورت یہ تہی کہ اول ایک گہر ہمارے آجکل کے خیمون کی طرح بنا تہا مگر بڑا بہت تہا اور دوسرے اوسکے چارون طرف بہت بڑا صحن تہا خروج ۲۵ - ۳۰ باب اور ۳۶ باب مین اوسکے سب کمرون وغیرہ کا مفصل ذکر ہے +

۱- خاص خیمہ بشکل مستطیل تیس ہاتھ طول اور دس ہاتھ عرض اور ارتفاع مین تہا - کُل اڑتالیس تختے یعنی اجزا سے وہ بنا تہا ہر تختہ ڈیڑھ ہاتھ عرض مین اور دس ہاتھ اونچائی مین تہا اور اوسکی چہت ہموار تختون کی تہی - اوسکے اندر بہت بیش قیمت کارچوبی نفیس ململ کا پردہ تہا جسکے سبب سے دو علیحدہ کمرے ہوگئے تہے ایک کو پاک جگہہ اور دوسرے کو قدس الاقداس کہتے تہے - پاک جگہہ مین ایک قربانگاہ سونہری تہی جسمین خوشبو جلاتے تہے اور نذر کی روٹیون کی میز پر بارہ روٹیان رکہی رہتی تہین اور ایک سونے کے چراغدان بہت بڑی جسمین سات بتیان تہین رکہی رہتی تہی سواے کاہنون کے اور کسی کو اوسکے اندر جانے کی اجازت نہ تہی - دوسرے مقام یعنی قدس الاقداس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اوس خیمہ مین نہایت پاک جگہہ وہی سمجھی جاتی تہی اور سواے سردار کاہن کے اور کوئی اندر جانے کا مجاز نہ تہا اوسی مین وہ صندوق رکھا رہتا تہا جسکو خروج ۲۵ و ۲۲ مین عہدنامہ کا صندوق کرکے لکہا ہے اور یوشع ۳ و ۷ مین عہد کا صندوق لکہا ہے عہدنامہ کا صندوق ایک چہوٹا سا صندوق شِشّم کی لکڑی کا بنا ہوا سونا اوسکی اوپر

جڑا ہوا تہا اوسمین شریعت کی دو تختیان کہ یہودیون کے قول سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ ٹوٹی بہی تہین اور ساری بہی تہین اور ایک من کا برتن اور عصائے ہارونی جسمین کلیان نکلتی تہین رکہا تہا۔ (عبرانیون ۹ و ۴) اوس صندوق کا ڈہکن سونے کا تہا اوسکو کفارہ کا سرپوش کہتے تہے اوسکے دونون سرون پر دو کروبی یعنی اونکی تصویرین تہین یہ امر اسوقت مین دریافت کرنا غیر ممکن ہے کہ وہ کس شکل کی تہی دونون کروبی ایک دوسرے کے مقابل اپنے بازو پہیلائے ہوئے کفارہ کے سرپوش کے سارے محیط پر بیٹہے تہے کفارہ کے سرپوش کے وسط پر جا کر دونون ایک دوسرے سے ملتے تہے۔ یہان ہی پر سکینہ یعنی خدا کی حضوری رہا کرتی تہی اور وہ بادل کی شکل مین ہو کر لوگونکو دکہائی دی (احبار ۱۶ و ۲) یہان ہی پر خداوند اپنے لوگون کو مہیب آواز سے طرح طرح کے ہدایات کیا کرتا تہا خروج ۲۵ و ۲۲ گنتی ۹ و ۷۹ اس معنی کر کتب مقدسہ مین اکثر جگہہ آیا ہے کہ خداوند کروبیون کے درمیان رہا کرتا ہی ۲ سلاطین ۱۹ و ۱۵ ازبور ۸۰ و ۱)

۲۔ اوس خیمہ کے آس پاس مستطیل صحن تہا اور اسرائیلیون کے کمپو اور اوس صحن کے بیچ مین حد فاصل ایک پردہ رہتا تہا۔

کاہن اور خدمت گذار اوسکے اندر جا سکتے تہے جو لوگ قربانیان چڑہانے آتے تہے وہ دروازہ پر کہڑے رہتے تہے اوسکے سامنے پیتل کی بڑی قربانگاہ سوختنی قربانی کے واسطے بنی تہی۔ اور اوس صحن کے وسط مین بہت بڑا پیتل کا برتن جسے پیتل کا لگن کہتے ہین رکہا رہتا تہا جسمین کاہن مذہبی کام کرنے سے قبل ہاتھ پاؤن دہوتے تہے چونکہ وہ خیمہ اس طرز کا بنا تہا کہ اوسکے پرزے پرزے علیحدہ کر کے ایک جگہہ اکٹہا

کر کے رکھہ سکتے تھے اسواسطے وہ ہمیشہ اوسوقت تک کہ اسرائیل کنعان مین پھونچ گئے اونکے ساتھہ ساتھہ رہتا تھا۔

جب کنعان مین پھونچے تو اول اوسے گلگال پر اور بعدہ سیلا کے قریب نصب کیا فلسطیون کے قبضہ سے جنھون نے اوسے اپنے ایک بُت کے مندر مین رکھا تھا جسکا ذکر ۱ سموئیل ۴ و ۱۰ اور ۱۱ و ۵ و ۶ مین ہے اوسکے چھڑانے کے بعد گبیا کے رہنے والے ابینداب کی تحویل مین بیس ۲۰ برس تک رہا اوسکے بعد تین مہینے عبید ادوم کے گھر رہا وہان سے داؤد اوسے بڑی احتیاط سے شہر یروسلم کے اوس حصہ مین لے آیا جسے داؤد کا شہر کہتے تھے۔ (۲ سموئیل ۶ و ۱۷ و ۱ تواریخ ۱۵ و ۲۵ و ۱۶ و ۱) وہان وہ اوس عرصہ تک رہا کہ ہیکل سلیمانی مین رکھا گیا مگر بیچ مین وہان سے بہی اوٹھہ گیا تہا تو دیندار بادشاہ یوسیاہ کے حکم سے پہر اوسی ہیکل سلیمانی مین رکھا گیا (۲ تواریخ ۳۵ و ۳) لوگون کا گمان ہے کہ جب نبوکدنذر نے یروسلم کو تباہ کیا تو وہ خیمہ بہی برباد ہوگیا ❊

فصل دوسری

ہیکل کا بیان ❊

یہان پر سونے کے جھاڑ کے جسمین سات چراغدان کتب مقدسہ مین دو ہیکلون کا ذکر ہے اول وہ ہیکل جسکو سلیمان نے بنوایا تہا دوسرے وہ جو بعد اسیری کے تعمیر ہوئے۔

۱۔ پہلے ہیکل وہ ہے جو سلیمان کے نام سے مشہور ہے اوسکا بہت سامانی اُود

کی وفات سے پہلے مہیا ہو گیا تہا مگر وہ عمارت اوسکے بیٹے سلیمان نے بنوائی - یہ ہیکل کوہ موریاہ پر جو سلسلۂ کوہی کے ایک چوٹی کا نام ہے جسے کتب مقدسہ مین جیحون کرکے لکہا ہے واقع ہے (زبور ۱۳۲ و ۱۳ - ۱۴) جسکو ارونا یبوسی سے مول لیا تہا (۲ سموئیل ۲۴ و ۲۳ - ۲۴ و ۱ تواریخ ۲۱ و ۲۵) اس ہیکل کا نقشہ بعینہٖ خیمہ کی مانند تہا فرق صرف اسقدر تہا کہ ہیکل اوس سے وسعت و فسحت مین بہت زیادہ تہی - بڑی سنجیدگی سے سلیمان نے اوس ہیکل کو (خدا کے واسطے) مخصوص کیا تہا - بہت مصنفون نے کوششین کین کہ اوس ہیکل کی کیفیت تفصیلی یعنی کل کمرون اور ساخت اور لاگت اور مسالے وغیرہ کی بابت لکہی اور بہتون نے لکہا بہی ہے مگر ایسے کوئی دو مصنف نہین ہین جو اوس کیفیت کو بالاتفاق بیان کرتے ہون یعنی کوئی کچہ لکہتا ہے اور کوئی کچہ اسواسطے مین نے قصداً اوس بیان کو اسجگہہ چہوڑ دیا ہے - تین سو تین^{۳۳۳} یا چونتیس^{۳۴} برس اوس ہیکل کی رونق اور شان و شوکت بدستور رہی بعدہٗ شیشاک شاہ مصر نے یروشلم کو برباد کر ڈالا اور اوس ہیکل کا سارا خزینہ نکال لیگیا - پہر اخیر مین خالدیون نے بنوکدنظر کے عہد مین ۳۴۱۶ برس پیدایش دنیا مین یعنی ۵۰۴ برس قبل از ولادت مسیح کے اوسے برباد کیا (۲ سلاطین ۲۵ و ۱۳ و ۱۵ و ۲ تواریخ ۳۶ و ۱۷ - ۲۰)

دوسرے بعد اسیری کے زروبابل نے پرانی ہیکل کی کہنڈرون کو پہر درست کیا یعنی ہیکل بنوائی مگر یہہ ہیکل خوبصورتی اور شان و شوکت مین پہلے ہیکل کی پاسنگ کی برابر نہ تہی جیسا کہ اون عمر رسیدہ آدمیون نے جنہون نے پہلی ہیکل کو اپنی آنکہون سے دیکہا تہا رو رو کے بیان کیا ہے (عزرا ۳ و ۱۲)

اوس دوسری ہیکل کو بہی انٹیوکس اپی فنیس کے حکم سے اوسکے لوگون نے ناپاک کیا ۳۸۵۰ دنیا کی پیدایش اور ۱۶۳ برس قبل از ولادت مسیح) اور روزانہ قربانی بند کردی اور سوختنی قربانیون کی قربانگاہ پر جوپٹر المپس کی مورت رکھوائی ۔ تین برس کامل یہی حال اوس ہیکل کا رہا (مکابیون ۱ و ۶۲) آخر کو یوداس مکابیوس نے اونکے قبضہ سے چھوڑا کر پاک و درست کیا اور روزانہ قربانیان اور عبادت پھر جاری کردی (۳۸۴۰ برس پیدایش دنیا اور ۱۶۰ برس قبل از ولادت مسیح) ہمارے منجی نے پیدا ہونے سے چند سال پیشتر ہیکل ثانی کی مرمت اور درستی یعنی دوبارہ تعمیر ہیرودیس اعظم نے کرائی کیونکہ پانسو برس گذرنے سے اوسکی عمارت بوسیدہ ہوگئی تہی ۔ ہیرودیس اعظم نے نو برس کامل اٹھارہ ہزار آدمیون سے اوسکی مدد جاری رکہی اور حتی الامکان اوسکے صرف مین دریغ نہین کیا تاکہ تمام روے زمین کی تمام چیزون سے شان و شوکت خوبصورتی اور رونق مین اگر زیادہ نہین تو کم نہ ہو ۔ اگرچہ ہیرودیس نے عرصہ نو برس مین اپنے ارادہ کے موافق اوسکی تکمیل کردی تہی مگر یہودی اوسکو آراستہ کرتے اور وسعت دیتے رہے ہیکل کے متعلق جو روپیہ جمع تہا اوس سے اونہون نے آس پاس کے مکان بنائے تاکہ اونہین اس کہنے کی گنجایش ہوجاے کہ ہماری ہیکل چہیالیس برس مین بن پائی ہے (یوحنا ۲ و ۲۰) ہیکل ثانی جسے دراصل زروبابل نے بنوایا تہا اور ہیرودیس اعظم نے اوسکی پہر مرمت کی تہی ہیکل سلیمانی سے بہت باتون مین مختلف تہی اگرچہ چند امور مین موافق بہی تہی ہیکل سلیمانی ہیکل ثانی سے بہت رونقدار اور عظیم الشان تہی ہیکل ثانی مین پانچ چیزونکی کمی تہی جو اول کے عظمت کا خاص باعث تہین

یعنی صندوق اور کفارہ کا سرپوش اور سکینہ یعنی قدس الاقداس مین قربت الٰہی اور قربانگاہ پر کی مقدس آگ جو پہلے آسمان کی آگ سے سُلگائی گئی تھی اور یورم اور تھمم اور نبوت کی روح مگر ہیکل ثانی اول سے جاہ وجلال مین برتر تھی کیونکہ اوسے ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف کیا جیسا کہ حجی نبی نے پیش خبری دی تھی (حجی ۲- ۹) یہ دونون ہیکلین بڑی سخت چٹان پر تعمیر ہوئی تھین اور چارون طرف پہاڑ کی چوٹیون سے گھری تھین اور بہت بڑی صرف اور کوشش سے اوسکی بنیاد رکھی گئی تھی اوسکی دیوار خاصکر جنوب کی جانب بہت اونچی تھی نشیب کی جگھون مین تین سو ہاتھ یعنی چار سو پچاس فیٹ بلند تھی اور بعض جگھہ اس سے بھی زیادہ تھی- سفید سخت اور بہت بڑے بڑے پتھرون سے وہ عظیم الشان ستون بنا تھا- وہ خاص مقام جسکو ہیکل کہنا چاہیے فقط تھوڑی جگہہ مین کوہ موریا پر واقع ہے اور اوسمین ایک حجرہ اور ایک مقدس اور قدس الاقداس داخل ہے اوسکے چارون طرف بہت بڑا صحن ہے جو نصف میل مربع جگہہ مین ہوگا- اوسکے جانے کے واسطے نو دروازے ہین منجملہ اون کے ایک کا نام خوبصورت دروازہ ہے اعمال ۳ و ۲ مین دیکھہ لیجیے جو سب دروازون سے اچھا اور قیمتی ہے - قرنتہ کے پیتل کا بنا ہے جو قدیم وقتون مین بہت قیمتی متصور تھا- پہلا باہر کا دروازہ جو غیر قومون کا دالان کہلاتا تھا- کیونکہ اوس سے آگے بڑھنے کی اونہین اجازت نہ تھی اس مقام پہ بازار لگتا تھا جسمین خوشبو کی چیزین اور نمک اور جانور اور دو اشیاء جو یہودیون کو قربانی کے واسطے درکار ہوتی تھین فروخت ہوا کرتی تھین

اور یہان ہی پر صراف بہی بیٹھا کرتے تہے (متی ۲۱ و ۱۲ و ۱۳ و مرقس ۹ ۱۵-۱۷) اس دالان کے آس پاس بہت سے حجرے بنے تہے جنمین سے ایک حجرہ حجرۂ سلیمانی کے نام سے مشہور تہا (یوحنا ۱۰ و ۲۳ و اعمال ۳-۱) جنوب و شرق جانب اس حجرے کے گمان کرتے ہین کہ وہی مقام ہے جہان شیطان نے مسیح کو آزمایا تہا اور کہا تہا کہ آپ کو گرا دے (متی ۴ و ۵)

غیر قومون کے دالان کے اندر اسرائیلیون کے دالان واقع تہے جسکے دو حصے تہے باہر والا دالان عورتون کا تہا اور اندر والا دالان مردون کے لئے مخصوص تہا۔ عورتون کے دالان اور غیر قوم کے دالان کے بیچ مین ایک چہوٹی سی پتہر کی دیوار تہی وہ دیوار بہت عمدہ بنی تہی اور اوسکے اوپر یونانی اور لاطینی مین لکہا تہا کہ کوئی اجنبی آدمی اندر یعنی مقدس جگہہ مین نہین جاسکتا ہے مقدس پولوس نے افسیون ۲ و ۱۳-۱۴ مین اس دیوار کا ذکر کیا ہے *

اس دالان مین خزانہ رہتا تہا جسکا ذکر مرقس ۱۲ و ۴۱ اور یوحنا ۸ و ۲۰ مین موجود ہے۔ عورتون کا دالان غیر قوم کی دالان کی بہ نسبت بلندی پر تہا مردون کے دالان مین جانے کے لیے پندرہ ۱۵ سیڑہیون کی چڑہائی تہی اور مردون کے دالان اوسے اسوجہ سے کہتے تہے کہ اسرائیل مردون کی عبادت کے واسطے بنایا گیا تہا ان دونون دالانون کو مجموعاً اسرائیلیون کا دالان کہتے تہے جسمین اسرائیل اپنے گناہ کی معافی کی واسطے علحدہ علحدہ ہوکر دعائین مانگا کرتے تہے اور ذکریاہ خوشبوئین چڑہایا کرتا تہا (لوقا ۱ و ۱۰) اسرائیلیون کے دالان کے آگے کاہنون کا دالان تہا جسمین سوختے

اونکے اور کوئی نہین جا سکتا تہا اور وہان سے ہیکل تک بارہ ۱۲ سیڑہیون کی چڑہائی تہی۔ خاص ہیکل مین صرف تین مقام یعنی ایک حجرہ دوسرا مقدس تیسرا قدس الاقداس تہے

۱۔ حجرہ مین نفیس ہدئی اور منتون کی چیزین پرہیزگارون کی طرف سے نہایت آراستگی سے آویزان کیجاتی تہین (لوقا ۲۱ و ۵) اس قسم کے چڑہاوے بت پرستون کے مندرون مین بہی ہوا کرتے تہے۔ اس حجرے کے بعد۔

۲۔ مقدس تہا اس مقدس اور قدس الاقداس کے بیچ مین دو پردے پڑے رہتے تہے جنکی نسبت لوگون کی راے ہے کہ جب ہمارا منجی مسیح مصلوب ہوا تہا تو پردہ پہٹ کر دو ہو گئے تہے۔ جس سے مراد یہ تہی کہ اب آیندہ کو یہودیون اور غیر قومون مین امتیاز نہین رہیگا اور سردار کاہنون کے حقوق اون سب آدمیون کو پہونچینگے جو خدا کے فضل کے تخت پر بڑے شافع یسوع مسیح کے وسیلہ رسائی حاصل کرینگے (عبرانیون ۱۰ و ۱۹ و ۲۲) اور یہ مقدس اوس خیمہ کی جگہہ سے بعینہ مطابقت رکہتا تہا اسمین سونے کی ایک شمعدان اور خوشبوون کی قربانگاہ اور نذر کی روٹیون کی میز رکہی تہی۔ روٹیون کی میز اوسے اسواسطے کہتے ہین کہ وہ حسب تعداد فرقون بنی اسرائیل کے بارہ روٹیان رکہی رہتی تہین عبرانی مین مجموعاً اون روٹیون کو چہرون کی روٹیان کہتے ہین اسواسطے کہ ہر روٹی مربع ہوتی تہی اور اوسکے چارون طرف چار رخ ہوتے تہے

۳۔ قدس الاقداس بیس ہاتہہ مربع جگہہ مین تہا اوسکے اندر سواے سردار کاہنون کے اور کوئی نہین جا سکتا تہا اور وہ بہی سال مین صرف ایک مرتبہ کفارہ کے بڑے دن کو جاتے تہے (خروج ۳۰ و ۱۰ و احبار ۱۶ و ۲ و ۱۵ و ۳۴ عبرانیون ۹ و ۷

اس عظیم الشان ہیکل کو جسکی یہودی کمال ہی تعظیم کیا کرتے تھے سنہ ۳۸۳۰ بہ پیدایش دنیا مین یعنی سنہ ۷۰ء عیسوی مین اوسی مہینے اور اوسی تاریخ جس تاریخ ہیکل سلیمانی کو بابل والون نے مسمار کرادیا تھا بالکل گرادیا ❊

فصل تیسری

یہودیون کی اونچی جگہون اور عبادت خانون کا بیان

(۱) اونچی جگہین جنکا عہد عتیق مین جابجا ذکر آیا ہے خدا کی عبادت کیواسطے راستون اور جنگلون مین اور پہاڑون پر بنائی جاتی تہین اول اس قسم کی عبادت کاہن بزرگون نے بنوائی تھین بعدہ بت پرست بھی ایسے ہی بنوانے لگے جنھون نے طرح طرح کی ناپاک کام جادو ٹونے کے عمل عملیات وغیرہ اونمین بیٹھ بیٹھ کرنا شروع کیئے۔ چونکہ کنعانی جنکے درمیان اسرائیل رہتے تھے عادی بت پرستی کے تھے اور اسی قسم کے مکان بنوا کر بت پرستی کیا کرتے تھے اسواسطے یہ حکم ہوا کہ سواے اس مقام کے جو خدا نے مقرر کیا ھو اور کسی اونچی جگہہ مین قربانیان نہ چڑھائی جاوین۔

اسی سبب سے یہودی بادشاہون اور عوام الناس کو بھی کتاب سلاطین اور تواریخ مین بار بار ممانعت ہر کہین قربانیان چڑہانے کی آئی ہے۔ اور حقیقت مین بعض دیندار بادشاہون علے الخصوص یوسیاہ نے (او ہیکلون مین) قربانیان چڑہانا قطعاً ترک کردین۔ چنانچہ بعد زمانہ یوسیاہ کے کتب مقدسہ مین قربانیون کا ذکر کہین نہین آیا ھے ❊

۲ - ہرچند عام عبادت کی اجازت سواے مقرری جگہہ کے اور کہین نہین تھی تاہم کتب مقدسہ مین ایسے بہت مقامات کا ذکر پایا جاتا ہے جو خانگی عبادت کے واسطے بنائے گئے تھے ایسے مقامات کو آرٹیری کہتے تھے ۔

وہ مقام بھی جہان ہمارے خداوند نے تمام رات دعا مانگی تھی پہاڑ پر واقع تہا اور لوقا ۶ و ۱۲ مین بھی اوسکا ترجمہ پہاڑ ہی چاہیئے) اِس سے غالب یہ ہے کہ اونچی جگہہ ایسے ہی مقامات کی نسبت لکہا ہے جو یہودی غیر قومون مین رہتے تہے اونکا قاعدہ تہا کہ ایسے معبد دریا کے یا سمندر کے کنارہ پر یا کسی محفوظ جگہہ مین بناتے تہے چنانچہ مقام فلپی کا وہ آرٹیری یعنی عبادت گاہ جہان کہ خداوند نے لڈیہ نام ایک عورت کا دل کھولا تہا کہ پولوس کی باتون پر جی لگایا دریا کے کنارہ واقع تہا (اعمال ۱۶ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۶) دریا کے کنارہ پہ بنانے کی یہ وجہ بھی تھی کہ یہودیون کی عادت تھی کہ غسل کرکے دعا مانگتے تھے ٭

فصل چہارم

یہودیون کے مجمعون کا ذکر

ایسے مجمعون مین یہودی دعا مانگنے اور کتب مقدسہ کے پڑھنے اور سُننے اور اور ہدایات کیواسطے جمع ہوا کرتے تہے ۔ اگرچہ عہد جدید کی تواریخی کتب مین ایسے عبادتخانون کا اکثر جگہہ ذکر آیا ہے لیکن اِنکی اصلیت اچھی طرح معلوم نہین ہوتی ہے بلکہ اکثر علما کی یہ راے ہے کہ ایسے عبادتخانے حال کے ایجاد ہین ۔ مکابیون کے عہد مین اِن

عبادتخانون کی ایسی کثرت تہی کہ ملک یہودیہ مین جابجا بنے تھے ۔ میانڈر صاحب کہتے ہین کہ جہان کہین کچہ یہودی رہتے وہان عبادتخانہ ضرور بناتے تھے ۔

رومیون کے محاصرہ کے پیشتر صرف یروسلم مین چارسو اسی ۴۸۰ عبادتخانون سے کم نہ تھے ۔ تاریخ انجیل مین لکہا ہی کہ جہان یہودی رہتے تھے وہان وہ یروسلم عبادتخانون کے طرز پر کوئی عبادتخانہ ضرور بناتے تھے ۔

اسکا کچہ حال نہین معلوم کہ کس خاص صورت پر وہ عبادتخانے بنائے جاتے تھے یا جیسا جسکا دل چاہتا تہا بنا لیتا تہا ۔ مگر اون عبادتخانون کے افسر ہوتے تھے جنکا متعلقہ اس امر کی نگرانی تہی کہ لوگ عبادت کرتے آتے ہین یا نہین اول قسم اوس قسم کے افسرون کی عبادتخانے کے سردار تھے (لوقا ۱۳ و ۱۴ و مرقس ۵ و ۲۲) اِن سردارون کی اجازت سے لوگ واعظ مقرر ہوتے تہے اور تمام معاملات متعلقہ عبادتخانون کا انصرام اون کے تعلق تہا دوسرے عبادتخانے کے سردار کے ماتحت ایک اور افسر ہوتا تہا جو ساری جماعت کی طرف سے خدا کے حضور دعا کیا کرتا تہا اوس شخص کو عبرانی مین سیلیاخ زبور یعنی جماعت کا فرشتہ کہتے تھے کیونکہ وہ بطور ایلچی کے سبب لوگون کی طرف سے خدا سے ہمکلام ہوتا تہا اِس معنی کر مکاشفات ۲ و ۳ مین جماعت ایشیائی کے خادم الدین کو فرشتہ کرکے لکہا ہے ◆

تیسرے قسم عبادتخانہ کے افسرون کی خزن ہوتے تھے جنکا مرتبہ سیلیاخ زبور کے مرتبہ سے کمتر سمجہا جاتا تہا معلوم ہوتا ہے کہ ایسی ہی افسر کی نسبت لوقا ۴ و ۲۰

مین لفظ خادم کا استعمال کیا ہی۔ جسکی تحویل مین مذہبی کتابین رہتی تہین اور یہ خدمت بہی اوسی کی متعلق تہی کہ جن لوگون کو ضرورت ہوتی تہی اونکے ہاتہون مین کتاب دیدیتا اور پہر اون سے لیکر مقرری جگہہ پر رکہہ دیتا تہا۔ عبادت خانون مین تین قسم کی عبادت ہوا کرتی تہی۔ دعا مانگنا کتب مقدسہ کا پڑہنا اور اوسکی شرح کرنا اول دعا تہی بعض علما کی رای یہ ہے کہ یہودیون کے یہان مقرری دعائین بنتے تہے جسمین سب طریق دعا کرنے کے منضبط تہے۔ حال کے یہودیون مین اٹھارہ ۱۸ دعائین اگلے وقتون کی مقرر نہین لیکن کوئی اونمین یسوع مسیح کے وقت کی بہی نہین معلوم ہوتی ہے۔

(۲) اسلیئے کہ کتب مقدسہ کے پڑہنے مین آسانی ہو شریعت کو دفعات پر اور انبیا کو حصص پر تقسیم کیا تہا۔

(۳) اخیر خدمت بندگی کی جماعت کی یہ تہی کہ کتب مقدسہ کی تفسیر کرتے اور لوگونکو اوسکا مطلب سمجہاتے یعنی وعظ کرتے تہے۔ پہلا کام یعنی تفسیر کتب مقدسہ کی پڑہتے وقت کرتے جاتے تہے اور شریعت کتاب الانبیا کے پڑہنے کے بعد اوسکا وعظ سناتے تہے۔ لوقا ۴ و ۱۵ - ۲۲ مسیح کیوقت مین جو طریقہ جماعت کی بندگی کا تہا اوسکا بیان ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ مسیح یہودیون کو دونون طریقون مذکورہ پر تعلیم دیتا تہا۔ آیات مذکورہ سے معلوم ہوتا ہی کہ جب یسوع مسیح اپنے شہر ناصرہ مین آیا تو لوگون نے بطور شریک جماعت کے اوسے بدین غرض بلایا کہ اوس روز کا سبق کتاب الانبیا جو تہا اوسے پڑہکر سنا دے۔ چنانچہ اکیاون سبق یعنی یسعیاہ ۶۱ باب کے پہلی آیت سے مسیح نے اوس روز شروع کیا تہا۔ اور کمال تعظیم سے موافق دستور

کے بطور قائم مقام خادم الدین کے خدا کا کلام پڑھنے کھڑا ہوا تھا اور اوس اول کو جسپر کتاب اون وقتون کی دستور کے موافق لپیٹے تھے کھولتا رہا (لوقا ۴ و ۱۷) یہانتک کہ اوس سبق پر پہونچا جو اوس روز کیواسطے مقرر تھا اور اوس سبق کو پڑھکر پھر اوس نے بند کر دیا (آیت ۲۰) اور جس شخص کے متعلق اوس کتاب کی حفاظت رکھنے کی تھی اوسکے حوالہ کر دیا ٭

اور پھر بیٹھکر یہودیون کے طور و طریق کے موافق اون آیات کے جو پڑھ چکا شرح کی۔ اگلے وقتون مین یہ دستور تھا کہ دفتیون پر یا مشی یا کسی نرم چیز پر جو اوسکے مناسب ہوتی کتابین لکھکر ڈنڈے پر لپیٹ دیتے اور جو بہت بڑی لمبی ہوتی تو دو ڈنڈون پر لپیٹ دیتے تھے۔ جو لوگ کسی مشہور جرم کے مرتکب ہوتے یا کسی طرح سے نالائق تصور کیئے جاتے تھے وہ جماعت سے خارج کیئے جاتے یعنی جماعت کی دعا و بندگی اور دیگر مذہبی امور مین جماعت کی شرکت سے علحدہ کر دیئے جاتے تھے اور اون کے ساتھ اسطرح سلوک کیا جاتا تھا جیسے محض غیر قومون کے ساتھ اور یہودی مذہب کے کسی فائدہ سے ایسے خارج شدہ گو مستفید نہین ہو سکتے تھے۔

حاصل یہ ہے کہ بہت سخت ذلّت اوٹھانا پڑتی تھی ٭

آٹھوان باب

بزرگون کا تذکرہ

فصل اول

یہودی جماعت اور اوسکے شرکا کے بیان مین

چونکہ قادر مطلق خدا کا رشتہ اونکے ساتہ یہ تہا کہ اوسنے اونکے ساتھ عہد باندہا تہا اسوجہ سے کُل یہودیون کو کتب مقدسہ مین جابجا پاک لوگ کرکے لکہا ہے اور شمعون نے بہی چونکہ پیدایش سے یہودی تہا (اگرچہ اونکی تصنیفات یونانی مین ہوئی) عہد عتیق کے اس فقرہ کو عیسائیون کی نسبت بدین غرض استعمال کیا ہے کہ اونکو خدا کی محبّت کی عظمت کا اندازہ اس اعتبار سے معلوم ہوجاوے کہ اوسنے اونکی خاطر مسیح بہیجا اول شریک یہودی جماعت کے ابرہیم و اسحاق اور یعقوب کی عین اولاد اور وارث گذرے جنہون نے یہودی مذہب اختیار کیا اور جہان کہین رہے قومی زبان بولتے رہے جنکو فلپیون ۳ و ۵ مین مقدس پولوس نے عبرانیون لکہا ہے تاکہ اون لوگون سے جنکے ماباپ مین صرف ایک یہودی ہوتا تہا خواہ مان ہو یا باپ اور یونانیون مین رہتے اور اونکی زبان بولتے تہے جیسا کہ (طمطاؤس و اعمال ۱۶ و ۱ مین ہے تمیز ہوجاوے مگر جو لوگ یہودیون کے مذہبی دستورون کی پابندی کرتے تہے اونکو بہی یہودی لوگ اپنے زمرہ سے خارج نہین شمار کرتی

سکے اس وجہ سے غیر قوم کے لوگ بہی یہودیون کے مذہب مین داخل ہوجاتے تہے ایسے ہی لوگون کو مسافر اور اجنبی اور وارد حال کرکے کتب مقدسہ مین اکثر لکہا ہی لبیرتینی یعنی آزاد یہودی جنکا ذکر اعمال ۶ و ۹ مین کیا ہے اون یہودیون کی اولاد کو کہتے تہے جو اسیر بنکر بدفعات ملک اطالیہ کو گئے تہے مگر بعد کو آزاد ہوکر وہان سے چلے آئے تہے۔ دیندار اور خداترس آدمی جنکا عہد جدید مین اکثر جگہ ذکر آیا ہے غیر قوم کے لوگ ہوتے تہے جو اگرچہ اس لائق تو نہ تہے کہ یہودیون کی جماعت مین داخل ہوتے مگر بت پرستون کی بہ نسبت خداشناسی مین بہت بہتر اور بعض امور مین یہودی مذہب کے پیرو تہے اس قسم کے آدمیون مین سے قرنیلیوس صوبہ دار تہا۔ (اعمال ۱۰-۱) اس قسم کے تمام لوگ باستثناد اخیر قسم کے لوگون کے یہودی جماعت مین اور عبادت مین شریک ہوتے اور شریعت موسوی اور دیگر کتب الہامی پر چلتے (یا کم سے یہ کہتے تہے کہ ہم اوسپر چلتے ہین) مگر بغیر ختنہ کے کوئی شخص یہودیون کے امور مذہبی مین شریک نہین ہوسکتا تہا۔ اور ختنہ جسروز لڑکا پیدا ہوتا اوسکے آٹہوین روز کیا جاتا اور اوسی روز اوسکا نام بہی رکہا جاتا۔ پیدایش ۱۷ و ۱۲ اور لوقا ۱ و ۵۹ و ۲ و ۲۲۔ جو کوئی غیر قوم کا آدمی یہودیون کے مذہب مین داخل ہونا چاہتا اونکو اول تین رسمون کا ادا کرنا ضرور ہوتا تہا یعنی ختنہ کرنا اور اصطباغ لینا اور قربانی کرنا۔

سوائے ختنہ کے اور سب دستور مین عورت بہی جو داخل مذہب ہونا چاہتی برابر تہی۔ اور سب یہودیونکا یہ خیال تہا کہ جو کوئی ان رسمون کو اچہی طرح کرتا اوسکو بچے کیطرح معصوم جانتے تہے

فصل دوسری

ہیکل کے خادمون اور اور بزرگون کے بیان مین

جب یہودیون کی سلطنت قائم ہوئی تو بجائے بنی اسرائیل کے پہلوٹون کے لیوی کا خاندان خدا کے کام کیواسطے مخصوص ہوا معاملات دنیاوی سے اون کو کچہ سروکار نتھا مگر عہدہ کہانت صرف ہارون کے خاندانمین رہا اور اوس خاندان کے باقی لوگ ہیکل کے ادنی کامونپر مامور تھے یہانتک کہ کُل کاہن لیوی ہوتے تھے لیکن کُل لیوی کاہن نہین ہوتے تھے دراصل لاویون کا گروہ تین خاندان یعنی جرسوم قہات اور مراری پر منقسم تہا۔ (اول تواریخ ۶ و ۱۶ و غیرہ) لیکن بعدہ داؤد نے اونہین چار پر تقسیم کیا (تواریخ ۲۳) اون کا خاص کام کاہنون کی خدمت کرنا اور خیمہ کے کام مین یعنی اوسکے سامان وغیرہ سے مدد کرتے (جبکہ اسرائیل بیابان مین سفر کرتے ہوئے پہرتے تہے تو وہ خیمہ ساتھہ جاتا تہا اور اوسکو جس جگہہ ضرورت ہوتی وہی لوگ کھڑا کرتے تہے) اور ہیکل کی اور خدمتین بہی کیا کرتے تہے۔ بس یہ کہنا چاہیئے کہ وہ لوگ دراصل کاہنون کے خادم اور نوکر تہے اور ہر طرح سے اون کے حکمون کی مطابعت اونہین لازم ہوتی تہی (گنتی ۳ و ۹ و تواریخ ۲۳ و ۲۸) ہیکل کا کھولنا اور بند کرنا اور اوسکی حفاظت اور پاک برتنون کا صاف رکھنا اور متبرک روٹیون کی سپردگی وغیرہ سب اونہین کے متعلق تہی بعض زبور کے گیت گاتے اور بعض باجے بجاتے مگر سب کی جماعتین علیحدہ علیحدہ تہین اور ہر جماعت پر ایک ایک افسر ہوتا تہا۔ لاویون کی ماتحتی مین

کچہ لوگ اس قسم کے بہی ہوتے تہے جنکے متعلق ہیکل کی محنت کے کام تہے۔ ایسے لوگون کو نتینیمس کہتے تہے اسلیئے کہ لاوی لوگ عبادت مین مشغول رہ سکین سرزمین کنعان مین ۴۸ شہر اونکی امداد کیواسطے مقرر تہے ان شہرون مین ۱۳ تو خاص کاہنون کے نام تہے اور اوسکے ساتہہ دسوان حصہ اناج اور پہل اور مویشی کا بہی اونکو ملتا تہا (گنتی ۱۸ و ۲۱-۲۴) لیکن لاوی اپنے عشر مین سے بہی کاہنونکو دسوان حصہ دیتے تہے اور چونکہ اونکے کوئی زمینداری یا محاصل یا اراضی تو تہی نہین اسواسطے ایسی عشر کو نذر الٰہی یعنی پہلا پہل تصور کرتے تہے۔ لاویون کے بعد لیکن مرتبہ مین اونسے بڑے معمولی کاہن ہوتے تہے جو صرف ہارون ہی کی اولاد سے منتخب کیئے جاتے تہے اونکے تعلق قربانگاہ کی خدمت یعنی ذبیحون کا طیار کرنا اور قربانیان چڑہانا تہا۔ وہی سوختنی قربانیون کی قربانگاہ پر ہمیشہ آگ جلتی رکہتے تہے اور سونے کے چراغدان کی بتیان روشن رکہتے تہے مختصر یہ ہے کہ اول خیمہ مین اور بعدہ ہیکل مین ہر کام جو خدا کی بندگی سے متعلق ہوتا وہی کیا کرتے تہے اور چونکہ اونکے کام اس قسم کے تہے کہ شریعت سے بخوبی واقف ہون تاکہ طرح طرح کی شرعی پاکیان کو پہچان سکین وغیرہم اسواسطے شریعت کی باتین بتانے والے کہلاتے تہے۔ (ہوسیاہ ۴ و ۶ ملاکی ۲ و ۷ وغیرہ احبار ۱۳ و ۲ گنتی ۵ و ۱۴ و ۱۵) اور جہگڑے قضیون کے نیاؤ کرنیوالے بہی وہی لوگ کہلائے۔ (استثناء ۵ و ۱۷ و ۸-۱۳) لڑائی کے وقت مین اونکی خدمت یہ تہی کہ عہدنامہ کا صندوق لیجاتے اور ترہی بجاتے اور فوجون کو لڑنے پر مستعد کردیتے اور خدا کے نام سے لوگون کو برکت بہی وہی دیتے تہے

داؤد نے کاہنون کو ۲۴ درجون پر تقسیم کیا تھا (۱ تواریخ ۲۴ و ۷-۸) اور سلیمان نے بھی اوسی تقسیم کو قائم رکھا (۲ تواریخ ۸ و ۱۴) اور جسوقت کہ حزقیہ اور یوسیع مذہبی یہود کی پھر اصلاح کی تھی وہی قائم رہا (۲ تواریخ ۳۱ و ۲ و ۳۵ و ۴ و ۵) اور چونکہ صرف چار درجہ کے لوگ اسیری بابل سے لوٹے تھے (عزرا ۲ و ۳۶ و ۳۹ نحمیا ۷ و ۳۹ و ۴۲ و ۱۲ و ۱۹) اونکو پھر ۲۴ درجون پر منقسم کیا تھا اور ہر درجہ کا جدا لقب تھا۔ منجملہ اونکے ہر درجہ کے لوگ نوبت بنوبت ہر اتوار کو واسطے انصرام امور مذہبی کے یروسلم جایا کرتے تھے یہانتک کہ ایک مدت مین سب درجہ کے لوگ یروسلم کی حاضری سے بہرہ یاب ہو لیتے تھے۔ ہر درجہ پر ایک افسر ہوتا تھا (۱ تواریخ ۲۴ و ۶-۳۱ و ۲ تواریخ ۳۶ و ۱۴) بعض نکتہ چین کی یہ رای ہے کہ سردار کاہن انہین افسرون کو عہد جدید مین جا بجا لکہا ہی۔

ہر درجہ کا سردار یا شہزادہ اپنے درجہ کے لوگون کو قربانی کی روزانہ خدمتون تعیین کیا کرتا اور جب ہفتہ تمام ہوتا تھا تو سب لوگ ملکی کام کیا کرتے اور چونکہ ہر خاندان مین کاہن بکثرت ہوتے تھے اسواسطے قرعہ ڈالکر ہر روز کا کام آپسمین بانٹ لیا کرتے تھے۔

ایسے ہی قرعہ کی روسے خوشبوئیان جلانے کی خدمت یوحنا اصطباغی کے باپ ذکریا کے ذمہ جبکہ وہ خداوند کی ہیکل کو گیا تھا مقرر ہوئے تھے (لوقا ۱ و ۹) کاہنون کے رہنے کے واسطے لاویون کے ۱۳ شہر مذکورۂ بالا مقرر تھے اون تیرہون مین سے ہر ایک مین تین تین ہزار ہاتھ زمین اوسکی سکونت کے لئے چھوڑ دی گئی تھی اور

اونکے مصارف عشر سے اور بہت اور نذرانون سے جنکا تفصیل احبار ۷ و ۶ و ۱۰ و ۳۲ و ۳۴ استثناء ۱۸ و ۳۰ گنتی ۱۸ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۶ و ۱ احبار ۱۹ و ۲۳ و ۲۴ گنتی ۳۱ و ۲۸ - ۴۱ مین ذکر ہی ہوتے تھے ۔ تمام کاہنون پر ایک سردار کاہن ہوتا تھا جو باعتبار عہدہ اور اختیار کے کاہنون سے بالاتر کہلاتا تھا خیمہ کے قدس الاقداس اور ہیکل خاص مین صرف اوسی کو داخل ہونے کی اجازت تھی اعلی اختیار مہتممی امور مذہبی کا اوسی کے سپرد تھا اور تمام تنازعات کا اخیر تصفیہ وہی کرتا تھا ۔

اخیر وقتون مین یہودیون کے سنہڈرم یعنی صدر مجلس کا میر ہوتا تھا اور بعد بادشاہ اور شہزادے کے اوسکا مرتبہ سمجھا جاتا تھا ۔ اسی سبب سی ہر زمانہ مین خصوصاً جبکہ شرعی اور ملکی اختیار اوسکے سپرد تھے اوسکے اختیارات بہت وسیع رہے ۔ عہد عتیق مین بعضی جگہہ لقب الکاہن بطریق عظمت اور خصوصیت کے اوسکی نسبت آیا ہی ۔ خروج ۲۹ و ۳۰ و نحمیاہ ۷ و ۶۵) اور بعض جگہہ افسر اور سردار کاہن کر کے لکھا ہے کیونکہ وے لوگ سب کاہنون پر بالاتر عہدہ رکھتے تھے ۔ شرعی عہدہ پہلے پہل حین حیات ہوتا تھا بشرطیکہ سردار کاہن ایسے جُرم کا مرتکب نہوتا جو اوسکی بدخلی کا موجب ہوتا ۔ معلوم ہوتا ہی کہ اول اول یہ عہدہ دار منتخب ہو کے مقرر کیا جاتا تھا ۔ اسیری بابل سے لوٹنے کے بعد پہلا سردار کاہن یشوعا ابن سدک الیعاذر کے گھرانے سے تھا اوس سے لاویون کے ایک خانگی خاندان کو خلافت پہونچی بعدہ یہ عہدہ مکابی خاندان کے شہزادون کو پہونچا ٭

شریعت کے بموجب یہ عہدہ چاہیئے تھا کہ تا حین حیات ہوتا ۔

لیکن رومیون کے عہد مین خصوصاً ہماری منجی یسوع مسیح کے وقتون مین اور نیز یہودی انتظام کے پچھلے برسون مین جبکہ حق خلافت اور انتخاب کا کوئی خیال نہین کرتا تہا اس حکم کو کوئی نہین مانتا تہا۔ سردار کاہن کا مرتبہ اور بزرگی اور اختیار بالکل جاتا ہی رہا تہا۔ اور اکثر ایسا ہوا کہ یہ عہدہ اعلی حاکم بلکہ ایسے لوگون کے ہاتھ جنکی نہ عمر نہ علم نہ مرتبہ اس کے لائق تہا بکنے لگا یہانتک کہ کبھی ایسے لوگ بہی سردار کاہن ہونے لگے جو اوس خاندان سے بہی نہ تھے جنکے واسطے ایسا عہدہ دینی کا سر خلعت سے حکم نہ تہا۔ کبھی صرف سال ہی بہر کے واسطے یہ عہدہ ہوتا تہا۔

اس امر کے جاننے سے ایک ہی وقت مین کئی سردار کاہن کے (مثلاً کیفاس اور اناس) موجود ہونے کی وجہ معلوم ہوجاویگی یعنی جو شخص چند مدت کیواسطے اس عہدہ پر مقرر ہوتا تہا وہ عمر بہر اس نام سے مشہور رہتا تہا اسطرح پر کئی سردار ایک زمانہ مین جمع ہوگئے تھے۔ بنی اسرائیل مین خاص آدمی سردار کاہن ہوتا تہا جسکا کام یہ تہا کہ خدا کے حضور لوگون کی طرف سے اونکی بندگی پہونچانے اور قربانیان چڑہانے اور اونکے لیئے برکت حاصل کرنے اور شفاعت کرانے کے واسطے جاتا تہا اور یسوع مسیح کا نشان کہلاتا تہا جو ایسا بڑا سردار کاہن ہوا جسنے آپ ہی کو گناہون کے معاف کے لیئے قربان کردیا اور اپنے لوگون کو برکت دیتا ہے اور ہمیشہ اونکی سفارش کے لیئے زندہ اور موجود ہے۔ کاہن کا لفظ ہر سچے ایماندار کے واسطے جو مسیح کے وسیلہ اپنی روح خدا پر قربان کرے (۱ پطرس ۲ و ۵ مکاشفات ۱ و ۶) مراد ہوسکتی ہے لاویون اور کاہنون اور سردار کاہنون سے فروتر جماعتون

کے کہردار بہی ہوتے تہی جنکا بیان ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ لوگ بہی بزرگون مین شمار کیئے جاتے تہے ۔ اسلیئے کہ انکے متعلق اون مقامات کا اہتمام اور افسری تہی جو دعا او تعلیم کے واسطے معین تہے ۔ ناظری (جیساکہ عبرانی لفظ کے معنی ہین) اون لوگون سے مراد ہی جو خاص خاص چیزون کے استعمال کو ترک کرکے آپ کو یہوداہ کی یاد کیواسطے مخصوص کرتے تہے ۔ یہ لوگ بہی عموماً بزمرۂ بزرگان شمار کیئے جاتے تہے بہت مصنفین بنی رکابی کو بزرگون کے مرتبہ مین شمار کرتے ہین کیونکہ یہ لوگ ناظریون کیطرح متقیانہ زندگی بسر کرنے کا دعوی کرتے تہے ۔ لیکن یہ صریحی غلطی ہے کیونکہ یہ لوگ قوم کے یہودی نہین تہے بلکہ کنعانی اور مدیانی تہے جو خیمون مین رہتے تہے اور جہان کہین اونکے مویشیون کو چارہ پانی ملتا وہان ہی ڈیڑے ڈالتے تہی جیسے اگلے وقتون کے بناتہین عرب اور حال کے عرب اور تاتاری لوگ اب تک کیا کرتے ہین ۔

اونکی معاشرت کا یہ طریقہ کچہ مذہب کی وجہ سے نہین تہا بلکہ اونکی قوم مین دستور ہی ایسا ہوگیا تہا وجہ تسمیہ اس فرقہ کی یہ تہی کہ یونداب بن ریکاب ایک نہایت پکّا اور سرگرم موحد بت پرستی کا دشمن تہا جسنے بادشاہ یاہو کی اخیاب کا گہر غارت کرنے اور بت پرستون کے قتل کرنے مین مدد کی تہی

(۲ سلاطین ۱۰ و ۱۵ و ۱۶ و ۲۳) رکابیون کی جماعتین ایکسو اسی ۱۸۰ برس رہین لیکن یروسلم کی تباہی کے بعد بنوکدنذر نے اونکو متفرق کردیا اونکی اولاد مین سے بعضے آجکل بہی ملک عرب مین پائے جاتے ہین ۔

یہودی بزرگون مین اور نبیون کے درمیان بڑا فرق ہوتا تھا - نبی خدا کی طرف سے عجیب طور پر خدا کے نہایت عمدہ اور پاک کامون کے واسطے مقرر ہوتے تھے - وہ آیندہ کی باتین تبلاتے خدا کی مرضی ظاہر کرتے اور خدا کے پیغام بادشاہون اور لوگون کو ایسی آزادی اور نڈری سے پہونچاتے تھے کہ صاف معلوم ہوجاتا تھا کہ بیشک یہ یہوواہ کیطرف سے پیغام لیکر آئے ہین نبوت کچھ کاہنون ہی کو مخصوص نہ تھی بلکہ سب فرقون اور غیر قومون مین بھی بعض انبیا گذرے ہین نبی کی خدمت کچھ اسی پر موقوف نہ تھی کہ واقعات آیندہ کی خبر دے بلکہ اونکے متعلق ایک خدمت یہ بھی تھی کہ لوگون کو ہدایت و تعلیم کیا کرتے تھے اور خدا کی شریعت کا مطلب خوب شرح و بسط کے ساتھ سمجھاتے اور سناتے تھے - اسواسطے لفظ نبوت اور نبی کی جو کتب مقدسہ مین آئے ہین ہم معنی تعلیم اور تشریح اور معلم اور شارح اور مفسر کے ہین - اونکے متعلق دار التعلیم بھی بنام نہاد مدارس انبیا کے تھے جسمین خاصکر خدا کی شریعت کی باتین سکھائی جاتی تھین یہودی اور عیسائی دونون بالاتفاق اسکو تسلیم کرتے ہین کہ عہد عتیق کے نبیون مین سب سے پچھلا نبی ملاکی گذرا ہی اور یہ بھی ایک عجیب بات ہی کہ جب یہودیون مین نبی آتے رہی تب تک اونکے درمیان اختلاف فرقون کا نہین ہوا اگرچہ بت پرستی مین کئی دفعہ مبتلا ہوگئے اور نبیون کے وقتون مین اونکے نہ مختلف ہونے کی وجہ یہ تھی کہ چونکہ نبی اور پیغامبر صرف خدا ہی کی طرف سے مقرر ہوتے تھے اور خدا ہی کی مرضی اور حکم پر چلتے تھے اسواسطے یہودیون کو بجز اسکے اور کچھ چارہ نہ تھا کہ اونکا کہنا مانتے یا خدا سے جو اونکو الہام بہیجتا تھا منکر ہو بیٹھتے - لیکن جب انبیا کا ہونا موقوف ہوگیا تو

ضعیف العقل اور سست ایمان والون نے اپنی اپنی عقلون کے موافق رائین لگانا شروع کردین اِس سے اختلاف پڑگیا *

نوان باب

اون پاک چیزون کے بیان مین جو یہودیون کے یہان قربانی وغیرہ کے کام مین آتی ہین

اسرائیلیون کے جن چڑہاؤن کا اوپر مذکور ہوا وہ چار قسم پر منقسم ہوسکتی ہین۔ از قسم ذبیحہ دوسری غیر ذبیحہ۔ تیسری از قسم شرب۔ چوتہے مختلف اقسام کے نذرانے ذبیحہ سے مراد اوس قسم کی قربانیون سے ہی جو جیتے جانورون کو ذبح کرکے اوسکا خون حسب حکم الٰہی اِس غرض سے چڑہاتے تھے۔ کہ گناہون کا کفارہ ہوجاوی اِس قسم کی قربانی کے واسطے یہ ضرور تہا کہ وہ جانور پاک ہو یعنی کہانے کے کام کا ہو۔

اقسام پرند سے فاختہ کی قربانی نہایت رائج اور عمدہ سمجہی جاتی تہی اور چوپاؤن مین بیل بہیڑ بکریون کے سوا اور کسی قسم کا جانور قربانی کے کام مین نہین آتا تہا دوسری شرط یہ بہی تہی کہ وہ جانور بیداغ ہو (احبار ۲۲ و ۲۲) اور کبہی جوتا نہ گیا ہو جب کوئی عیب نہ ہوتا تو قربانی چڑہانیوالا اوسکو قربانگاہ پر لیجاتا اور اوسکے سر پر ہاتہہ رکھتا جس سے مراد یہ ہوتی کہ قربانی کرنے والا تسلیم کرتا ہی کہ مین اپنی ذات کے واسطے اپنے نام پر قربانی کرتا ہون تاکہ میری اون گناہون کا جو مجھہ سے بوجہ عدم ادای احکام

شریعت الٰہی سرزد ہوئے ہین کفارہ ہو ذبیحہ کا خون ایک برتن مین رکھہ دیا جاتا تہا اور کچہ قربانگاہ پر چہڑک دیا جاتا تہا (احبار ۱ و ۵ و ۷) باقی خون قربانگاہ کے نیچے ڈالدیا جاتا تہا اور گوشت کو قربانگاہ پر رکھنے سے پہلے انگارون پر بہوننے کے لیئے اوسپر نمک لگایا جاتا تہا۔ احبار ۲ و ۱۳ مرقس ۹ و ۴۹) اول قربانیان خیمہ کے دروازہ پر ہوتی تہین ۔ لیکن جب ہیکل بنگئی تو جائز نہ تہا کہ کہین اور قربانی کیجاتی ۔ یہودیون کی قربانیان چار قسم کی ہوتی تہین یعنی ۔

۱۔ سوختنی قربانیان جو صرف خدا کے نام پر جو شخص چاہتا کرتا اس قسم کی قربانی جو شخص کرنا چاہتا وہ خود ہی اوسے خدا کے حضور لاکے اور بطریق مذکورہ بالا ذبح کرتا اور ہر شخص اپنی حیثیت کے موافق قربانی کرتا تہا کوئی بیل اور کوئی بہیڑ اور کوئی بکری اور کوئی فاختہ اور کوئی کبوتر ۔ (احبار ۱ و ۳ و ۱۰ و ۱۴ ۔)

اور جو کوئی نہایت ہی محتاج ہوتا یہانتک کہ کسی طرح کی قربانی مذکورہ اوس سے نہین ہوسکتی تو وہ صرف ترکاری کی قسم سے نذر دیتا جسکا ذکر آویگا یہ سوختنی قربانی صاف مسیح کے قربان ہونے کی علامت تہی یعنی یہ کہ کامل قربانی جو تمام دنیا کے گناہون کا کفارہ ہوگی صرف مسیح ہے ؛

۲ قربانی سلامتی (احبار ۳ و ۱) بہی جس شخص کے دل مین آتا کرتا تہا ۔ اور وہ خدا اور آدمی کے درمیان صلح ہونے کی علامت تہی یہ قربانی بہی دو طرح کی ہوتی تہی ایک تو نزول رحمت اور برکت کے بعد بطور شکر گذاری کے کیجاتی تہی اور دوسری طلب رحمت کے واسطے کیجاتی تہی ۔ اس قربانی مین یا کوئی جانور یا روٹی

یا ایک کونڈا آٹا چڑہائے جاتی تہے اگر جانور ذبح کیا جاتا تو اوسکا کچہہ گوشت علے الخصوص چربی خدا کے نام پر قربانگاہ پر جلائی جاتی تہی اور باقی کو کاہن اور قربانی کرنیوالا کہا لیتے اِس شکرگذاری کی قربانی کی نسبت مقدس پولوس نے عبرانیون ۱۳ و ۵ و ۱ و ۱۶ مین ذکر کیا ھی اِس قربانی مین ذبیحہ نر یا مادہ دونون طرح کا درست تہا صرف اسقدر شرط تہی کہ بے عیب ہو افسیون ۲ و ۱۴ - ۱۹ مین بہی اوسکا رسول موصوف نے بہت اچہی طرح ذکر کیا ھی افسیون ۲ و ۱۴ - ۱۹)

۳- گناہ کی قربانی جو گناہون کی معافی کے لئے کیجاتی تہی خواہ وہ گناہ سہواً ہوا یا جان بوجہکر جب تک کفارہ ندیا جاتا تب تک اوسکا مرتکب سزا سے بری نہین ہو سکتا تہا- گناہ کی قربانی کے ساتہہ سوختنی قربانی اور جبر نقصان کا بہی ہوتا تہا-

(احبار ۵ و ۶ و ۱۹ و ۶ و ۱ - ۷)

۴- تقصیر کی قربانیان اوسوقت مین کیجاتی تہین جبکہ کسی کو شک ہوتا کہ مین نے خدا کی شریعت کو توڑا یا نہین - (احبار ۵ و ۱۷ - ۱۸)

گناہ کی قربانی کی طرح تقصیر کی قربانی بہی ہوتی تہی دونون قسمون مذکورہ کی قربانیون مین قربانی کرنے والا ذبیحہ کے سر پر ہاتہہ رکہتا تہا-

اگر گناہ کی قربانی ہوتی تو کہتا کہ میرے گناہ اسکے سر پر جاوین اور اگر تقصیر کی قربانی ہوتی تو تقصیر اوسپر ہوتی -

پہر اوسوقت سے یہ متصور ہوتا کہ سارے گناہ یا تقصیرین (جیسی کہ صورت ہوتی اس جانور پر اوتر گئی - یہ سب قربانیان کچہہ معین نہ تہین اور دوسرے اونکا

تعلق ایک ایک آدمی سے تہا یعنی شخصی تہین مگر اور قربانیان تہین جو ساری قوم کرتی تہی اور وے معین تہین یعنی روزانہ اور ہفتہ وار اور ماہ بماہ اور سال بسال ہوا کرتی تہین۔

روزانہ قربانی سوختنی ہوتی تہی جسمین دو مینڈہے ہر روز صبح اور شام تیسرے اور نوین گہنٹہ مین ذبح کیئے جاتے تہے۔ (خروج ۲۹ و ۳۸-۴۲ احبار ۶ و ۹ و ۸ گنتی ۲۸ و ۱-۸) یہ قربانیان بہی سوختنی قربانی کی طرح جلائی جاتی تہین مگر تہوڑی تہوڑی آنچ دی جاتی تہی تاکہ آہستہ آہستہ بہت دیر تک جلتی رہے اِس قسم کے ہر ذبیحہ کے ساتھ کچہ روٹی اور نیز انگوری شراب بہی ہوتی تہی۔ یہودیون کے قول کے بموجب صبح کی قربانی رات کے گناہون کے کفارہ کے لیئے کیجاتی تہی اور شام کی قربانی دن بہر کے گناہون کے کفارہ کے واسطے کیجاتی تہی۔

ہفتہ کی قربانی جو سبت کے روز ہوتی تہی روزانہ کی برابر اور اوسکے سات ہوتی تہی۔ (گنتی ۲۸ و ۹ و ۱۰)

ماہانہ قربانی ہر نئے مہینہ کے شروع مین ہوتی تہی جسمین دو بیل اور ایک مینڈہا اور سات بکری ایک برس کے عمر کی اور ایک بکری کا بچہ گناہ کی قربانی کے واسطے اور کچہ روٹیان اور تپاون کے قسم سے ہوتی تہی + (گنتی ۲۸ و ۱۱ و ۱۴)

سالیانہ قربانیان بہی اور قربانیون کی طرح سالانہ ضیافتون کے روز جنکا ذکر باب آیندہ مین آویگا کیجاتی تہین۔ یعنی

(۱) عید کا برہ جو یہودیون کے شرعی سال کے شروع مین عید کے روز ذبح ہوتا تہا

(۲) عید پنتکوسٹ کے روز یعنی پہلے پہلون کا روز۔

(۳) نئے چاند کے روز یعنی ساتوین مہینہ کے پہلے دن جو ملکی سال کا شروع کہلاتا تہا اور دہم کفارہ کے روز۔

دوم غیر ذبیحہ کے نذرانے یعنی نذرانہائے بقولی کہ جسمین صرف ترکاری کی قسم سے چڑہائے جاتی تھے۔ مگر یہ نذرانہ گناہ کے کفارہ کے لیئے اوسوقت جائز متصور ہوتا تہا جبکہ گذراننے والا اوسکا ایسا بے استطاعت اور محتاج ہو کہ دو بچے یا دو فاختہ بہی نہ دے سکتا ہو۔ نذرانہ بقولی کیواسطے خمیری روٹی یا شہد کی کچہ شرط نہ تہی لیکن خالص نمک کہ مراد اوس سے شورہ ہی ہر حال مین ضرور تہا۔

سوم نذرانہ ہائے تپاون کے جو ذبیحی اور غیر ذبیحی دونون قسم کے نذرانون کے ساتھہ دیئے جاتے تہے۔ علیحدہ نہین ہوتے تہے۔ اسمین انگوری شراب ہوتی تہی جو کچہ تو ذبیحہ کے روبرو پر چہڑک دیجاتی تہی اور کچہ کاہن لیکر پی لیتے تہے اور ذبیحی اور غیر ذبیحی مین سے حصہ لیتے تہے۔

چہارم سوا ہی قربانیون مذکورہ بالا کے اور ہدیون کا ذکر بہی کتب مقدسہ مین پایا جاتا ہے اور وہ دو قسم کے ہین ایک تو معمولی ہدیئے ہین دوسرے اختیاری ہدیئے ہین معمولی ہدیون مین نذر کی روٹیان تہین جسکا ذکر آچکا ہے۔

(۱) قاعدہ یہ تہا کہ ہر سبت کے روز تازی گرم روٹیان کاہن سونہری میز پر خداون کے حضور رکھتا تہا اور ہفتہ گذشتہ کی باسی روٹیان اوٹھا لیتا تہا۔

(۲) خوشبوئین جو چند خوشبودار مسالون سے حسب ہدایات مندرجہ خروج ۳۰ و ۳۴

۳۶ طیار کیجاتی تھین یہ خوشبوئین ہر روز دو مرتبہ قائم مقام کاہن سُنہری قربانگاہ پر چڑہاتا تھا۔ اِس سُنہری قربانگاہ پر بجز یوم کفارہ کے کہ اوس روز سردار کاہن ذبیحہ کے قسم سے چڑہاتا تھا اور کبھی ذبیحہ نہین چڑہتا تھا اور اوسوقت مین لوگ مذبح کے باہر آہستہ آہستہ دعائین مانگتے تھے (لوقا ۱و۱۰) اور اسی سنجیدہ خاموشی کا مقدس یوحنانے مکاشفات ۸و۱ مین لکھا ہے—

(۳) اختیاری ہدئیے وعدون یا منتون کے نتائج تھے لیکن اول الذکر ایسے ضروری اور واجبات سے نہین سمجھے جاتے تھے جیسے آخر الذکر جسکی دو قسمین تھین اول مخصوص مَنّت جسمین کوئی چیز جیسے انگوری شراب اور لکڑی اور نمک وغیرہ خدا کے نام پر یا ہیکل کے کام کیواسطے چڑہائے جاتے تھے۔ اِس قسم کے ہدیون مین سے ہدیہ قربان تھا جسکی یسوع مسیح نے برائی کی اور جسکو فریسیون نے اوس حد تک کھینچا یا تھا کہ لڑکے ماباپ کی بے تعظیمی اس طرح کرتے تھے کہ اون خدمات کو جو اونپر اپنے ماباپ کی فرض تھین اپنے ہدیون مین مجرا دیتے تھے یعنی یہ کہتے تھے کہ اگر ہم ماباپ کی خدمت نہ کرین تو کچھ بیجا نہین کیونکہ ہم اوسکی عوض مین خدا کو ہدیہ دیچکے مرقس ۷ و ۹-۱۱ و ۱۳-

اور دوسرے پرہیزگاری کی مَنّت جسمین لوگ وہ چیزین جو ممنوع نہ تھین ترک کر دیتے تھے مثلاً کسی قسم کا گوشت کھانا یا کسی قسم خاص کا کپڑا پہنا یا شراب پینا یا بال کٹوانا ترک کر دیتے تھے۔ وغیرہم

۴۔ مقرری ہدئیے جو پہلے پہل یا عشر ہوتے تھے۔ اول پہلے پہل پھلون اور

جانورون دونون کے خدا کی نذر کیے جاتے تھے یعنی پہلون کے قسم سے پہلی بار جو پہل آتا یا جانورون مین جو پہلوٹا ہوتا اوسے خدا کے نام پر دی ڈالتے تھے خروج ۲۲ و ۲۹ و گنتی ۱۸ و ۱۲ و ۱۳ و استثنا ۲۶ و ۲ نحمیاہ ۱۰ و ۳۵ و ۳۶) اور بہیڑ کی اون مین سے پہلے پہل لاونیکا حق اونکے استعمال مین لانے کے واسطے ہوتا تہا ۔ (استثنا ۱۸ و ۴) اس قسم کے پہلی پہل پنتکوسٹ کی عید سے تجدید کی عید تک دیئے جاتی تہی کیونکہ اوسوقت کے بعد پہر وہ پہلی کی طرح خوشنما اور عمدہ نہین رہتے تھے سوا اسکے یہودیون کو فصل کے جمع کرنے کی بہی جب تک کہ خدا کے نام پر نظر نہ دیے لیتے ممانعت تہی ۔

اناج کے اوس پولے کو جو اناج کے جمع کرنے سے پہلے غیر خمیری روٹی کے بڑے دن کے بعد یہودی خدا کے نام پر دیا کرتے تھے اور یہ بہی حکم تہا کہ نئے اناج کی روٹیان پہلے پہل عید پنتکوست کے دن مذبح پر چڑہا لیتے تھے تب آپ کہاتے تہے اگر ایسا نہ کرتے تو وہ اناج ناپاک اور اوسکا کہانا حرام تہا رومیون ۱۱ و ۱۶ مین مقدس پولوس نے اسکا ذکر کیا ہے ؞

دوسرے سوای اس پہلے پہل کے یہودیون کو اپنے تمام املاک کا دسوان حصہ یعنی عشر بہی دینا پڑتا تہا (گنتی ۱۸ - ۲۱) ہر قسم کے پہلون سے جو زمین سے پیدا ہوتے خصوصاً اناج اور انگوری شراب اور تیل مین سے دسوان حصہ ہر سال باستثناء سبت کے سال کے دینا پڑتا تہا ؞

دسوان باب

یہودیون کے متبرک واقعات اور مویشیون کے بیان مین

وہ بیشمار معجزات جو خدا نے اپنے لوگون کی خاطر سے دکھائے تھے اونکی یاد قائم رکھنے کیواسطے موسیٰ نے خدا کے حکم سے چند عیدین مقرر کی تھین جنکا ماننا یہودیونکو واجبات سے تہا۔ اور یہ عیدین ہفتہ وار اور ماہانہ اور سالانہ اور کئی سال کے بعد بہی ہوا کرتی تہین۔

۱۔ ہر ساتوان روز یہودیون کے آرام کے واسطے مقرر تھا اور اوسکو سبت کہتے تہے۔ اگرچہ یہ نام یعنی سبت کا بعضے آیات اور ضیافتون (یا عیدون کیواسطے بہی آیا ہی مثلاً احبار ۲۵ و ۴ مین اور بعض جگہہ اسکے معنی ہفتہ کے بہی آئے ہین مثلاً متی ۲۸ و ۱ اور لوقا ۲۴ و ۱ اور اعمال ۲۰ و ۷ مین مگر در اصل سبت کا روز دنیا کی پیدا ہونے کی یادگاری کے واسطے مقرر کیا گیا تہا (پیدایش ۲ و ۳) اور جب خدا نے اسرائیلیون کو کنعان کی سرزمین مین آرام دیا تو اوسنے حکم دیا تہا کہ اس دن کو ضرور مانین (خروج ۲۰ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۶ و ۲۳) اسواسطے اس دن کو بڑی احتیاط سے مانتے تھے اور کوئی ادنیٰ کام اوس روز نہین کرتے تھے (خروج ۲۰ و ۱۰ و ۲۳ و ۱۲ وغیرہ) اسواسطے اوس روز من کا جمع کرنا۔

خروج ۱۶ و ۲۲ و ۲۳) یا کہانے پکانے کے لیے آگ جلانا یا بونا یا کاٹنا اوس روز منع تہا
خروج ۳۵ و ۳ گنتی ۱۵ و ۳۲ -

ہیکل کی خدمت مثلاً قربانیون کا طیار کرنا سبت کے دن بہی منع نہ تہا۔ احبار ۶
و ۸ - ۱۳ گنتی ۲۸ و ۳ - ۱ متی ۱۲ و ۵) سبت کے روز ختنہ کرنا بہی جائز تہا (یوحنا ۷ و ۲۳)
سبت کا روز غروب آفتاب سے شروع ہوتا تہا اور اوسی وقت دوسرے روز
ختم ہوتا تہا (متی ۷ و ۱۶ و مرقس ۱ و ۳۲) جو کچہ کام سبت کے لیئے ضرور ہوتا تہا وہ
جمعہ کے روز کر رکہتے تہے اسوجہ سے جمعہ کے دن کو متی ۲۷ و ۶۲ و مرقس ۱۵ و ۴۲
لوقا ۲۳ و ۵۴ اور یوحنا ۱۹ و ۱۴ و ۳۱ و ۴۲ مین نوشتجات موسوی سے ٹہیک نہین
معلوم ہوتا کہ سبت کے روز قدیم اسرائیل کس قسم کی عبادت کیا کرتے تہے مگر عہد جدید
سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اس روز بہی وہی رسوم مذہبی ادا کیجاتی تہین جو اون دنون
مین مروج تہین اگرچہ کوئی حکم بجز اسکے نہ تہا کہ صبح اور شام مین دو برّون کی سوختنی
قربانی چڑہائی جاوے (گنتی ۲۸ و ۹) اور نذر کی روٹیان بدلی جاوین (احبار
۲۴ و ۸) عبادتخانون مین جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہی اوس روز مقدس نوشتے
پڑہے جاتے اور اونکی تشریح کیجاتی تہی اور کوئی بڑا ڈاکٹر یعنی عالم علوم الٰہیہ کچہہ
نصائح جیسے وعظ مین بیان کیئے جاتے ہین لوگون کو سناتا تہا لوقا ۴ و ۱۶ و اعمال
۱۳ و ۱۵) عبادت کے ساتہہ دعا بہی عبادتخانون مین خصوصاً ہیکل مین مانگی جاتی
تہی۔ ا سموئیل ۱ و ۹ و ۱۰ و ۱ سلاطین ۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۳ و زبور ۲۸ و ۲
لوقا ۱۸ و ۱۰)

عبادت کی اوقات معیّن صبح اور شام تہی جسوقت قربانی چڑہائی جاتی تہی یعنی ۳ بجے صبح کے اور ۹ بجے شام کے اعمال ۲ و ۱۵ اور ۳ و ا گو کہ بعض سرگرم یہودیون کا دستور حسب ازبور ۵۵ و ۱۷) اور دانیل ۶ و ۱۰) کے یہ تہا کہ دن مین تین مرتبہ عبادت کیا کرتے تہے پطرس کوٹہے پر دعا مانگنے گیا۔ (اعمال ۱۰ و ۹)

۲۔ چونکہ یہودی کے مہینے قمری ہوتے تہے اسواسطے جب چاند دیکہتے تہے تب سے اونکا مہینہ شروع ہوتا تہا اور ہر مہینہ کے شروع مین ایک دعوت ہوتی تہی جسے نئے مہینہ کی عید کہتے تہے (خروج ۱۲ و ۲ گنتی ۱۰ و ۱۰ و ۲۸ و ۱۱ یسعیاہ ۱ و ۱۳ و ۱۴) یہ عید موسیٰ کے زمانہ سے مدت پہلے سے مقرر تہی مگر موسیٰ نے خدا کے حکم سے یہ مقرر کردیا تہا کہ کس قسم کے رسمیات اوس روز ادا کرنا چاہئین۔۔۔

جب رسمین شروع ہونے کو ہوتی تہین تو اول ترہی بجائی جاتی تہی (گنتی ۱۰ و ۱۰ زبور ۱۳۱ و ۳) اور چند اور قربانیان بہی ادا کیجاتی تہین (گنتی ۲۸ و ۱۱ و ۱۵ قطع نظر یوم السبت کی قربانیون کے تین اور بڑی بڑی عیدین یعنی عید فصح اور عید پنتکوسٹ اور عید خیمہ موسیٰ نے مقرر کی تہین۔

ہر عید ان تینون عیدون مین سات سات روز رہتے تہے جسمین سب یہودی ملکر بڑی خوشیان کرتے اور خدا کی رحمتون کا اور اس امر کا کہ اوسنے سب طرحکی اسیری سے چہڑایا شکرانہ ادا کیا کرتے تہے استثناء ۱۶ و ۱۱ و ۱۵) سب یہودی مردون کو حکم تہا کہ ان بڑی عیدون مین شریک ہون خروج ۳۴ و ۲۳ استثناء ۱۶ و ۱۶ اور اس شرکت کی ترغیب وتحریص دلانے کے واسطے یہ یقین دلایا گیا تہا کہ اونکے

پیچھے کوئی اونکی زمین اور جاگیر مین کسی طرحکی دست اندازی نہین کریگا خروج ۳۴ و ۲۴ یعنی جب تک وہ خدا کی عبادت مین مصروف رہین گے اوتنے روز کوئی اونکے قومون مین اونپر حملہ آور نہین ہوگا یہ ایک پختہ دلیل اس بات کی ہی کہ اونکا مذہب خدا کی طرف سے تہا اور خدا کا یہ ایک خاص معجزہ تہا اور اوسکی قدرت تہی کہ اپنے لوگون کی حفاظت کے واسطے سال مین تین مرتبہ دکھایا کرتا تہا

۳۳ - ان تینون عیدون مین بڑی عید فصح تہی - جو ایک رات پہلے اوس تاریخ سے ہوتی تہی کہ اسرائیلیون نے مصر سے خلاصی پائی تہی یہ عید اس امر کی یادگاری کیواسطے مقرر تہی کہ خدا کی خاص رحمت اسرائیلیون پر اوس ملک سے اوتر آئی تہی اور مصریون کے پہلوٹے سب مر گئے تھے اور اونکے پہلوٹون کو کسی طرح کا نقصان نہین پہونچا تہا - خروج ۱۲ و ۱۲ - ۱۴ و ۲۹ و ۳۰ و ۵۱) اس عید کو بے خمیری روٹی کی عید بہی کہتے تھے (خروج ۲۳ و ۱۵ مرقس ۱۴ و ۱ و اعمال ۱۲ و ۳) کیونکہ سات روز یعنی جبتک عید رہتی تہی خمیری روٹی کہانا درست نہتہا اور اوس عید کے پہلے روز ایک برّہ ذبح ہوتا تہا اوسکو بہی عید فصح کہنے کا محاورہ ہو گیا تہا عزرا ۶ و ۲۰ متی ۲۶ و ۱۷) اس سبب سے مرقس ۱۴ و ۱۲ و ۱۴ مین یہ محاورہ کہ عید فصح کہانا آیا ہے اور افرنتیون ۵ و ۷ مین عید فصح کی قربانی کرنا لکھا ہے -

ایسے ہی مقدس پولوس نے یسوع مسیح کو ہماری عید فصح کہ تعبیر اوس سے ہمارا حقیقی برّہ ہے محاورةً کہا ہے لیکن یہ لفظ زیادہ تر عید کے دوسرے دن یعنی

ماہ نسان کے پندرہوین روز سے مختص ہے۔ اسرائیلیون کی رہائی کے پورے ہر سال کے بعد یہ عید ہوا کرتی تھی۔ بجز خاص صورتون مذکورہ گنتی ۹: ۱-۱۳ کے سواے اون لوگون کے جو ایسے بیمار ہون کہ اونکی بچنے کی امید نہو اور سواے اون لوگون کے جنکا ختنہ نہوا تھا اور سب اسرائیلیون کو اِس عہد کا ماننا واجبات سے تھا۔ جب یہودیون کی عملداری تھی تو یہ بھی دستور تھا کہ لوگون کی خوشی کے واسطے بعض مجرمون کو چھوڑتے تھے اور یہ دستور ایسا مروج ہو گیا تھا کہ پلاطوس بھی اسکی خلاف نہ کر سکا اور برباس کو بناچاری چھوڑنا پڑا (متی ۲۷ و ۱۵ لوقا ۲۳ و ۱۷ اور یوحنا ۱۸ و ۳۹) بعض خاص رسمیات جو اس عہد مین ادا کیجاتی تھین خروج ۱۲ مین بالتفصیل مذکور ہین

متاخرین یہود نے بعض رسمیات برہ کی قربانی کے ساتھ اپنی طرف سے بڑھا لین موسیٰ نے اونہین نہین مقرر کیا تھا یعنی قربانی کے ساتھ انگوری شراب کے چار پیالے پیتے تھے منجملہ اون کے تیسرا پیالہ پیکر بڑا گیت ہلّی لویاہ کا یعنی زبور ۱۱۳- اور ۱۱۸ گاتے تھے اور جب کبھی چوتھے پیالہ کے بعد لوگ زبور ۱۲۰ اور ۱۳۶ گاتے تو پانچوان پیالہ اور پیا جاتا تھا۔ یسوع مسیح نے بھی سکرامنٹ یعنی عشاء ربانی مقرر کی ہے اور اِن رسمون کو کسیقدر ماناہی عید فصح کا برہ یسوع مسیح کا اور اوسکی تکلیفون اور موت کا نشان تھا۔ کوئی ہڈی اوسکی نہین توڑی جاتی تھی یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس سے اصلی برہ یسوع مسیح اور اوسکے نشان یعنی عید فصح کے برہ مین کمال ہی مناسبت ہے (خروج ۱۲ و ۴۶ و یوحنا ۱۹ و ۳۳ و ۳۶)

۴- دوسری بڑی عید عید پنتکوسٹ کہلاتی تہی جو بے خمیری روٹی کی عید سے پچاسوین روز ہوتی تہی - یہ عید اوس فصل کی شکرگذاری مین کیجاتی تہی جو عید فصح کے بعد شروع ہوتی تہی - اسی وجہ سے نئے اناج کی روٹیان پکاکر خداوند کے حضور بطور پہلے پہلون کے پیش کیجاتی تہین اور اوس دن کو پہلے پہلون کا دن کہتے تہے - جسطور سے شکر خدا ادا کیا جاتا تہا اوسکا حال استثنا ۲۶ و ۵ - ۱۰ مین موجود ہے -

۵ عید خیمہ اس امر کی یادگاری کے واسطے ہوتی تہی کہ جب اسرائیل جنگل مین پہرتے تہے تو خیمون مین رہا کرتے تہے - احبار ۲۳ و ۳۴ - ۴۳ - مقدس یوحنا نے بہی (یوحنا ۷ و ۲) مین اس عید کو عید خیمہ کرکے لکہا ہے اس عید کو (خروج ۲۳ و ۱۶ اور ۳۴ و ۲۲ مین) فصل کاٹنے کی عید بہی کہا ہے - قطع نظر اسکے اس عید سے مقصود انگور اور میوہ جات وغیرہ کے پیدا ہونے کا شکر خدا کے حضور بجالانا اور سال آیندہ کیواسطے کثرت پیداوار کے دعا مانگنا بہی تہا - جتنے روز وہ یہ عید رہتی تہی اوتنے دنون یہودی خیمون مین رہا کرتے تہے - گہر دن مین ہنر کی ممانعت تہی (نحمیاہ ۸ و ۱۶) روز کی معمولی قربانیون کے سوا بعض عجیب رسمیات اس موقع پر ہوتی تہین جنکی تفصیل گنتی ۲۹ مین موجود ہے اون عجیب رسمیات مین ایک یہ تہی کہ سلوم کے تالاب سے کچہ پانی مذبح پر لاکے ڈالتے تہے - خود یہودی کہتے ہین کہ یہ پانی روح القدس کا نشان تہا یسوع مسیح نے اسکا ذکر کرکے صاف صاف علی الاعلان فرمایا کہ اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آئے اور پانی پئیے (یوحنا ۷ و ۳۷ - ۳۹)

۶- ان تین بڑی عیدون کے سوا کہ جنکا ذکر مذکور ہوا موسیٰ نے دو اور عیدین

بقر کی تہین جو بڑی سنجیدگی اور خوبی کے ساتھ ہوا کرتی تہین مگر ادن عیدون مین ہر اسرائیل کا شریک ہونا ضروری نہ تہا ۔

۱ ۔ ایک اون مین نرسنگون کی عید تہی جو تسری مہینہ کی یکم اور دوم تاریخ کو کہ عبرانیون کے ملکی سال اوس مہینہ سے شروع ہوتا تہا ہوا کرتی تہی وجہ تسمیہ اس عید کی یہی ہے کہ ہیکلون مین اوس روز نرسنگے معمول سے زیادہ بجائے جاتے تہے (گنتی ۲۹ و ۱ و احبار ۲۳ و ۲۴) اس عید کو یہودی کوئی محنت کا کام نہین کرتے تہے احبار ۲۳ و ۲۵) اور مخصوص قربانیان جنکا ذکر (گنتی ۲۹ و ۱ - ۶) مین آیا ہے خدا کے نام پر کیا کرتے تہے ۔

۲ ۔ دوسرے عید کو عید کفارہ اور یوم کفارہ کہتے تہے اوس روز یہودی بڑا سخت روزہ رکہتے کوئی محنت کا کام نہین کرتے نہ کسی قسم کی کہانے کی چیز کہاتے اور آپ کو غمزدہ بناتے (احبار ۲۳ و ۲۷ - ۳۲) جتنی موسیٰ کی بقر کی ہوئی قربانیان یہودیون مین ہین اون مین سب سے ضروری یہی کفارہ کی قربانی تہی تسری کے مہینہ کے دسوین روز فقط سردار کاہن ہی ساری قوم کے گناہون کی عوض دینا سال بہر مین فقط اسی روز سردار کاہن کو اندر جانے کی اجازت تہی اور وہ بہی بڑی بڑی طیاریون کے ساتہ جنمین اندیشہ موت کا بہی تہا ۔ جتنی دیر رسم کفارہ ادا کیجاتی تہی اوتنی دیر اور سب خیمہ کے باہر کہڑے رہتے تہے ۔ اور یہ کفارہ بڑا نشان اس بات کا تہا کہ یسوع مسیح تمام دنیا کا کفارہ ہوگا ۔ احبار ۱۶ مین اس عید کے رسمیات کی خوب تفصیل ہے ۔

۷ سواے ان طرح طرح کے سالانہ عیدون کے جو خدا کے حکم سے مقرر ہوئی تہین متاخرین یہود نے چند اور عیدین مقرر کی تہین جنمین بعض کا ذکر ذیل مین موجود ہے ۔

۱ پوریم یعنی قرعون کی عید جو آدر مہینہ کی چودہوین اور پندرہوین تاریخ اور دون کا سال ہوتا تو وبادر کے مہینہ کی اونہین تاریخون مین اس امر کی یادگاری کیواسطے کیجاتی تہی کہ خدا نے کمال رحمت و مہربانی سے یہودیون کو ہمن کے پنجۂ ظلم سے چھڑایا جس نے ارتاذرکس سے حکم پاکر تمام یہودیون کے قتل کا حکم تہا (استر ۳ اور ۹ باب حال کے یہودیون مین یہ دستور ہر کہ استر کی ساری کتاب عبادتخانون مین اس عید کے دنون مین ختم کرتے ہین مگر وہ چھپی ہوئی کتاب نہین ہوتی ہے بلکہ ڈنڈی پر اور کتابونسے علحدہ لپٹی ہوتی ہے اس عید مین سب یہودی عورت اور مرد ہر عمر کے جو لائق شریک ہونے کے ہین اونکو حکم ہے کہ اس عید مین شریک ہوکر پڑہنا سنین تاکہ جو باتین اس عید کے متعلق ہین خوب یاد رہین ۔

۲ - تجدید کی عید جسکا ذکر یوحنا ۱۰ : ۲۲ مین ہے جسکو یہودا مکابی اس نے ہیکل ثانی کی یادگاری مین مقرر کیا تہا کہ اوسنے اوس ہیکل کو انٹیوکس اپی فینس کے ہاتھ سے جسنے اوسے ناپاک کیا تہا چھڑا کے پہر اوسے پاک کیا اور خدا تعالیٰ کی عبادت کماحقہ جاری کی الغرض یہ ماہ چسلو کی ۲۵ تاریخ کو شروع ہوتی تہی اور تمام ملک کے لوگ اسکی بڑی خوشی کرتے تہے ۔

۸ - جن عیدون کا اوپر مذکور ہوا اونکے احوال کتب مقدسہ مین بہی موجود

ہین اور اونکا ماننا واجبات سے تہا ۔ اون کے سوا سبت اور تیوہار متاخرین یہود نے مقرر کیئے جنکا ذکر اس مقام پر قصداً چہوڑ دیا ہی صرف اون عیدون کا ذکر اور کرینگے جو کئی سال کے بعد مقرری مدت پر ہوا کرتی تہین منجملہ اونکے ایک سال سبتی تہا جیسے ہفتہ مین ساتوان روز آدمی اور جانورون کے واسطے آرام کے تہا ایسے ہی زمین کی آرام کے واسطے سبت کا سال تہا۔ تمام سال سبتی مین زمین غیر مزروعہ پڑی رہتی تہی اور جو کچہ اوسکا پیداوار ہوتا تہا راہ خدا مین صرف کر دیتے تھے ۔ نوکر چاکر مسافر اور مویشی خوب کہاتے تہے (احبار ۲۵ و ۱ و ۵ خروج ۲۳ و ۱۱)

شخصی غلامی سے اس سال مین لوگ آزاد رہتے تھے (خروج ۲۱ و ۲)

اور کوئی کسی کا مقروض بھی نہین ہوتا تہا (استثناء ۱۵ و ۱- ۲)

یوبل کے سبتی سال مین لوگ زیادہ خوشی کرتے تھے یہ سال ہر ساتوین سبتی سال مین یعنی اونچاسوین برس یا مروج سال کے پچاسوین برس ہوتا تہا (احبار ۲۵ و ۸ و ۱۰)

یوم کفارہ کی شام کو شروع ہوتا تہا اور تمام ملک مین نرسنگا پہونکا جاتا تہا قرضخواہ اپنے قرضے چہوڑ دیتے تھے قیدی اور غلام آزاد ہو جاتے تھے جو غلام سات برس کی خدمت کے شرط پر مستحق آزادی ہوتے اور جنکے کان اسلیئے چہید دیئے جاتے کہ معلوم رہے کہ دوامی غلام ہین وہ بہی سب کے سب یوبل کی سال مین آزاد کر دیئے جاتے کیونکہ اونکو حکم تہا کہ تمام ملک مین اوسکے سارے باشندون

کے درمیان آزادی کی منادی کرین۔ احبار ۲۵ و ۱۰) سوائے اسکے یہ بھی دستور تھا کہ اس سال مین تمام جائدادین مبیعہ اصل مالکون کو پھیر دی جاتی تھین۔ پس یہ ایسا عمدہ بند و بست تھا کہ کوئی شخص بالکل تباہ ہونے نہین پاتا نہ ہمیشہ کے افلاس مین مبتلا ہونے پاتا تھا کیونکہ پچاس برس سے زیادہ مدت تک کسی کی جائداد کسی سے علیحدہ نہین ہوتی تھی۔ اور قیمت جائداد کی سال یوبل کے قرب و بعد کے مطابق گھٹائی بڑھائی جاتی تھی یعنی اگر مدت سال یوبل کے قریب ہوتی تو جائداد کی قیمت کم قرار پاتی کیونکہ یوبل مین وہ جائداد مشتری کو چھوڑنا پڑتی تھی۔

احبار ۲۵ - ۱۵ جن شہرون مین شہر پناہ ہوتی تھی اون کے اندر کے اونکے مکانات بھی چھوڑ دیئے جاتے تھے مگر اوسمین یہ شرط تھی کہ اصل مالک سال بھر کے عرصہ مین کسی وقت بائع سے اپنا قبضہ اوٹھا لینے کی درخواست کرتا ورنہ باوجود سال یوبل کے خریدار کا مکان ہو جاتا۔

سال یوبل اور نیز سال سبتی مین زمین آرام پاتی تھی یعنی اوس مین کچھ جوتا بویا نہین جاتا تھا ۔

دوسرا چوپایہ لیتا تو اوسکی سزا یہ تھی کہ دونون چوپائے مقدس ہوجاتے تھے (احبار ۲۷ و ۹-۱۰)

تیسرے ملکیت اور گھر کا خدا کیواسطے مخصوص کرنا اس قسم کی منّت مین قیمت بھی ہوسکتی تھی اور شئ مخصوصہ چھوٹ بھی سکتی تھی (اخبار ۲۷-۱۴-۲۴)

چوتھے یہ کہ کوئی خود اپنی جان کو خدا کے لئے مخصوص کرے - اس قسم کی منت مین بھی قیمت ٹھہرانے اور چھڑا لینے کا استحقاق تھا (اخبار ۲۷ و ۱ و ۸)

۲ - ریاضت اور پرہیزگاری کی منّت اسکو کہتے تھے کہ کوئی شخص شراب اور کھانا یا کسی اور قسم کی چیز سے پرہیز کرتا تھا اس قسم کی منتون مین نظیر لوگ تھے جسکی صورتین گنتی ۶ مین مذکور ہین - ناصریون کا یہ قاعدہ تھا کہ شراب اور کشید کیا ہوا عرق اور ہر چیز سے جو انگور سے طیار ہوتی پرہیز کرتے اور بال چھوڑتے یعنی نہین منڈواتے اور مردے کو نہین چھوتے اور جو کوئی مردہ اتفاقاً اونکے سامنے مرجاتا تو دوسرے درجہ کے ناصریون کو ازسرنو نصارت شروع کرنا پڑتی - نظیرون کی طرح ایک اور منت تھی جو یہودی اوسوقت کیا کرتے جب کسی بیماری سے شفا یا کسی خطرہ یا مصیبت سے خلاصی پاتے اور قربانیان چڑہانے سے تیس روز پہلے شراب سے پرہیز کرتے اور سر کے بال منڈواتے - اس دستور سے مقدس پولوس کے اوس طریقہ کی جسکا ذکر اعمال ۱۷ و ۱۸ مین ہے خوب توضیح ہوجاتی ہے -

۳ - یہودیون کی طہارت بھی کئی طرح کی ہوتی تھی اور غرض طہارت سے شخص یا چیز خدا کی عبادت کیواسطے مخصوص کرنا ہوتی تھی ۔

یہودیون کی طہارت خاصکر دو قسم کی ہوتی تہین ایک تو یہ کہ سارے جسم کو یعنی غوطہ مارکر دہوتے جو کاہن لوگ اعتکاف کرتے اور اونکو مذہب مین داخل کرنے کی غرض سے کیا کرتے تھے۔ دوسرے ہاتھون یا پاؤن پر پانی بہاتے۔ یہ طہارت روزانہ کرنا پڑتی تہی لیکن فقط ہاتھہ پاؤن ہی نہین دہوتے تھے بلکہ کہانے کے پیالے اور برتن بہی دہویا کرتے تھے۔ (متی ۱۵ و ۲ و مرقس ۷ و ۳ و ۴ و یوحنا ۲ و ۶) انہین دو طہارت کا ذکر یسوع مسیح نے یوحنا ۱۳ باب ۱۰ آیت مین کیا ہی ؞

۴۔ شریعت موسوی مین ناپاک اون لوگون سے مراد ہی جنکا چہونا بلکہ جنسی ملنا ملانا بہی اوسوقت تک جائز نہین تہا کہ وہ خود اپنے آپ کو ناپاک تصور کرین یعنی ہر طرحکی راہ ورسم اپنی برادری سے ترک کرین اور سواے اسکے اونکو ایسی جگہہ آمد ورفت رکہنے کی بہی اجازت نہ تہی جو خدا کی عبادت اور قربانیون کے واسطے مقرر تہی۔

اور جو ایسا کرتے تو اوسکی سخت سزا تہی مدت اور مصیبت ناپاکی کی مختلف تہی بعض صورتین ایسی بہی تہین کہ بعض مقرری رسمیات کے ادا کرنے سے ناپاک آدمی قریب مغرب پاک ہوجاتا تہا۔ بعض صورتین ایسی تہین کہ جنمین جب تک آٹھہ روز برابر ناپاکی کا سبب مطلقاً موقوف نرہتا اوسوقت تک مراسم مقرری ادا کرنا منع تہا کوڑہیونکو گوشہ مین پڑے رہنا اور لوگونسے علٰحدگی اختیار کرنا اور اونسے بہت دور فاصلہ پر رہنا پڑتا تہا۔ اونکا لباس جدا تہا جس سے لوگ پہچان لیتے تہے کہ یہ کوڑہی ہی اگر کوئی صحیح وسالم آدمی اونکے پاس جاتا تو کوڑہی باواز بلند کہتا کہ ناپاک۔ اور ناپاک آدمیونکو حکم تہا کہ وہ پاکونکو نہ چہوئین اور جو ایسا کرتے وہ پاک بہی ناپاک ہوجاتا اور ناپاکونکو حکم تہا کہ شہر پناہ کے باہر لوگونکی آمد ورفت کی جگہہ سے علیحدہ

کورہین (گنتی ۵ و ۱ و ۱۴) شریعت لاویون مین ناپاکیان گیارہ قسم کی لکھی گئی پچھلے یہودیون نے اونپر اور اضافہ کین۔ لیکن سب سے سخت ناپاکی کوڑہ سمجھی جاتی تہی جو آہستہ آہستہ اسطرح شروع ہوتی ہے کہ کسی کو معلوم نہین ہوتا ہی اور آخرش کو لاعلاج ہوجاتی ہے اور پہر اوسے دیکہکر نہایت کراہیت آتی ہے۔ موسیٰ نے اوس عارضہ کی صورتین احبار ۱۳ و ۱۴۔ اور گنتی ۵ و ۱ و ۱۴ اور استثنا ۲۴ و ۸ و ۹ مین بیان کی این۔ کوڑہ یعنی جسم کا بگڑجانا اوس خرابی کی ایک بڑی علامت ہے جو گناہ کے باعث آدم کی اولاد مین پائی جاتی ہین اور جو قربانیان کوڑہی بعد اچھے ہونے کے چڑہاتے تہے وہ علامت اوس برّہ کی ہے جو تمام دنیا کی گناہون کو اوتار لیتا ہے۔

بارہوان باب

یہودیون کی تخریب مذہبی کے بیان مین

۱۔ یہودیون کی بت پرستی۔ (۲) یہودی فرقے جنکا ذکر عہد جدید مین ہے۔

(۳) یہودیون کی کمال تخریب بزمانہ ولادت مسیح۔

۱۔ یہودیون کی بت پرستی کے بیان مین۔

بت پرستی معبودان باطل یعنی بتون کی پرستش کو کہتے ہین پیدایش ۶ و ۵ اور رومیون ۱ و ۲۳ کی تطبیق سے کامل یقین ہوتا ہے کہ طوفان سے قبل بت پرستی پھیل گئی تہی اور ہمارے اس یقین کے مزید تصدیق رسول یہودا کی آیت ۱۴ کے

مضمون سے ہوتی ہے) جو انہی وقت کے ایسے چند آدمیون کے (جو خداوند خدا سے منکر تھے چلن رویہ کا ذکر کر کے اپنے خط کے ۱۱ آیت مین لکھتا ہے کہ افسوس اون پر جنہون نے قائن کی راہ اختیار کی ہے ۔ رسول کے قول مذکورہ سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ جنہون نے خدا کو چھوڑ کے بجائے خالق کے مخلوق کی پرستش شروع کی اونہین اول اولاد قائن تھی۔ اول بت پرستی آسمانی چیزون کی جاری ہوئی یعنی چاند سورج ستارے وغیرہ کی۔ خاص عراق عرب اور کالدیہ مین بعد طوفان کے بت پرستی کی رسم اول جاری ہوئی وہان سے کنعان او مصر اور اور ملکون مین پھیل گئی ہر چند کہ موسیٰ نے خدا کے حکم و ہدایت سے اسرائیلیون کو ایسا مذہب تعلیم کیا تھا کہ اور کسی قوم مین نہین تھا اور باوجودیکہ تمام احکام موسوی مذہب کے ایسے تھے کہ اسرائیلی بت پرستی سے بچے رہتے مگر وہ ایسے ضعیف الاعتقاد اور دل کے مذبذب تھے کہ مصر سے رہائی پانے کے بعد ہی بت پرستی مین گرفتار ہو گئے (خروج ۳۲ و ازبور ۱۰۶ و ۱۹ و ۲۰ اعمال ۷ و ۴۱ - ۴۳) کنعان مین داخل ہوتی ہے اونہون نے بھی اون معبودون کی جنکو کنعانی اور اور گرد و نواح کی قومین پوجتی تھین پرستش کی (قاضی ۲ و ۱۳ و ۸ و ۳۳) اس ناشکری کے عوض اونہین سخت سزا ملی۔

اور مشہور ہے کہ جب اونکا ملک دو سلطنتون مین منقسم ہو گیا تو اوسکے عرصہ قلیل کے بعد گو بیچ مین چند مدت کو سنبھل بھی گئی حاکم اور رعایا سب کے سب بت پرستی مین مبتلا ہو گئے فرقہ یہودا کے لوگ بھی اجنبی معبودون کی پرستش سے محفوظ نہین رہے جیساکہ نبیون کی اکثر ملامتون اور مذمتون سے ثابت ہوتا ہے ۔ مگر آخر کار

اون لوگون کے سخت قاعدہ سے واقف ہوکر جو بابل کی اسیری سے چہوٹ کر آئے تہے بت پرستی چہوڑ دی اور تمام معبودون باطلہ اور اجنبی طریقون پرستش سے سخت متنفر ہوگئے یہ بڑی اصلاح عزرا اور نحمیاہ نے اور اون بڑے دیندارون نے جو اونکے بعد اونکے خلفاء ہوئے بخوبی تمام کی لیکن بوجہ مرور زمانہ کے دینداری کی قوت جاتی رہی گو کہ ظاہر برتاؤ قائم رہا اور عہد جدید سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے منجی کے زمانہ مین یہودیون کے بہت سے فریق ہوگئے جو ازیکدیگر کمال ہی مختلف الراے والعقیدہ تہے اور اونکے درمیان سخت عداوت اور تعصب بڑہ گیا تہا۔

۲- اسمقام پر اون مختلف فرقون اور اونکی جدا جدا تعلیمات کا جنکا عہد جدید مین جابجا ذکر آیا ہے ہم بالتفصیل احوال قلمبند کرتے ہین۔

فرقہ صدوقی کی وجہ تسمیہ ایک شخص مسمے صدوق سے ہے جو انٹگونس سوس کا شاگرد اور یہودیونکی صدر مجلس کا میر مجلس تہا جسکا زمانہ دوسو ساٹھہ برس قبل زمانہ مسیح سے تہا۔ اِس فرقے والے تمام بے لکھے قوانین اور حدیثون کو جنکی فریسی بڑی عظمت کرتے اور نہایت حق جانتے تہے غیر معتبر ٹہراتے تہے اور اونکی راے اور دعوے یہ تہا کہ یہودی مذہب صرف کتب مقدسہ پر موقوف ہے۔ فرشتون کے اور ارواح کے وجود کے وہ منکر تہے اور یہ بہی اونکی راے تہی کہ جسم کے ساتہ روح بہی مرجاتی ہے اسواسطے آیندہ کے عذاب و ثواب کا کچہ اعتقاد نہ تہا اس فرقہ کے لوگون کی تعلیمات لوگون کو ایسی پسند نہ تہی جیسی فریسیون کی تہی اور ایسے لوگ شمار مین بہی تہوڑے تہے *

۲- فریسی بھی صدوقیون سے کچھ بہت مدت بعد کے نہین معلوم ہوتے ہین یہودیون مین یہ فرقہ بہت بڑا اور ممتاز اور مشہور تھا۔ یہ نام ایک عبرانی لفظ فارس سے کہ اوسکی معنی علیحدہ کے ہین نکلا ہے وجہ اِس نام کے رکھنے کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ لوگ آپ کو یہودیون کے باقی فریق سے باعتبار دینداری اور اداے مراسم مذہبی کے علیحدہ اور سخت تر جانتے تھے اونکو اس بات کا فخر تھا کہ بسبب حق پر ہونے ہمارے فرقہ کے ہمارے فرقہ والے سزاوار بہشت کے ہین اور آپ کو راستباز جانکر اورون سے نفرت رکھتے تھے۔ (لوقا ۱۱ و ۵۲ و ۱۸ و ۹ و ۱۱)

اگرچہ وے عہد عتیق کے نوشتجات کو یہودی مذہب کا مآخذ سمجھنے کا اقرار کرتے تھے لیکن سماعی نصائح اور روایات پر جو خارجی دستورات سے متعلق تھین ویسا ہی معتبر جانتے تھے۔ وے روح کے غیر فانی ہونے اور قیامت کے قائل تھے لیکن وے اسکے بھی قائل تھے کہ سب باتین قسمت کے محکوم ہین۔ وے شریعت موسوی کی بڑی احتیاط سے شرح کرتے اور اوسکے معنی و مطالب سمجھاتے لیکن اکثر فیلسوفانہ اور سماعی باتون سے اون مطالب کو مخلوط کرکے اوسکی تاثیر کو دور کر دیتے تھے۔ اونکی مصنوعی تقدس اور بزرگی کا عوام الناس خصوصاً عورات پر بڑا اثر تھا یسوع مسیح نے اونکی مکاری اور لغو و فضول باتون کی بڑی مذمت کی ہے۔

۳- تیسرا بڑا فرقہ یہودیون کا اسینی تھا جو صدوقیون اور فریسیون سے رسمیات اور تعلیمات دونون مین بہت مختلف تھا۔ اونکے آپسمین بھی دو فریق تھے ایک تو ترک کل یعنی دنیادار جو جماعت کے ساتھ یعنی اکٹھے ہو کر رہتے اور بعض اونمین شادی بھی

کرتے تھے وے شہرون مین اور اون لوگون کے گرد و نواح مین رہتے تھے اور کاشتکاری اور اور درست پیشہ کیا کرتے تھے ۔

۲ خیالی اصول جنکو لوگ اطبا بھی اس معنی کر کہتے تھے کہ گویا کہ وے معالج روحانی تھے اور ہمیشہ دعا و بندگی اور لوگون کے گناہون کی شفاعت مین مشغول رہتے تھے اور بڑے بڑے قصبہ جات مین رہنے سے پرہیز کرتے تھے کیونکہ اون کے نزدیک ایسی سکونت عبادت الٰہی مین مخل ہوتی تھی ۔ دونون فریق کے لوگ نہایت پرہیزگاری اور دینداری مین مشہور اور بری قسمون سے سخت متنفر اور سبت کے بڑی پختہ ماننے والے ہوتے تھے ۔ یہ لوگ بقائے روح کے قائل تھے گو کہ جسم کے مبعوث ہونے اور فرشتون کے وجود اور آیندہ کے عذاب و ثواب کے منکر تھے ۔ اونکا یہ بھی عقیدہ تھا کہ ہر شی ازل سے جسطور پر کہ وہ ہے اوسی طور پر ترتیب دی گئی ہے اگرچہ اس فرقہ والون کا عہد جدید مین صاف صاف ذکر نہین آیا مگر ۲ کلسیون ۱۸ و ۲۱ و ۲۳ مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان ہی کی طرف اشارہ ہے اور ایسا تصور کیا جاتا ہے کہ متی ۱۹ و ۱۲ مین جنکی نسبت لکھا ہے کہ خدا کی بادشاہت کے خاطر اونہون نے آپ کو خوجہ بنایا ہے ولا انہین کی طرف اشارہ ہے ۔

۴ ۔ فقیہ جنکا انجیل مین اکثر جگہہ ذکر ہے یہودیون کے فرقون مین سے تھے فقیہونکا کام یہ تھا کہ مقدس کتابون کے ترجمے اور مشکل آیات کی شرح اور رسمی شریعت مین جو دقتین واقع ہوتین اونکا تصفیہ کرتے تھے ۔ یہودیون مین فقیہون کا کہنا سننا بہت چلتا تھا اور فقیہ شریعت کے خانگی معلم کی طور پر سمجھے جاتے تھے ۔

۶۔ ہیرودیسی جو مدبران سلطنت کہلاتے اور اوس ہیرودیس کے طرفدار تھے جسکا غلط نام اعظم تھا۔ ان لوگون کی وجہ تسمیہ یہی تھی کہ وہ ہیرودیس کے طرفدار تھے اور جیسے اوسکے معاملات ملکی اور مصلحت وقت مقتضی ہوتے ویسے ہی مسئلے نکال لیتے یعنی ایسی باتین نکالتے تھے کہ رومی جنکی عملداری تھی اون سے خوش ہوتے تھے۔

۷۔ گلیلی جو یہودگالونٹ کے پیرو تھے اور اوسی کی قربانیان چڑہائین اسوجہ سے یہودیون کے اور سامریون کے درمیان سخت عداوت ٹہری جسکا جابجا عہدجدید مین مذکور ہے سامری (جو ابتک پائے جاتے ہین مگر شمار مین نسبت یہودیون کے بہت تھوڑے ہین) یہودیون کی کل کتب مقدسہ سے بجز موسیٰ کی پانچ کتابون کے قطعاً منکر ہین مگر موسی کی پانچون کتابین اونکے پاس پُرانی عبرانی حروف مین موجود ہین۔ اور خاص خاص باتون مین ہمارے حال کے نسخون سے جو یہودیون کے پاس تھے بالکل مطابق ہین اسی سبب سے سامری کہتے ہین کہ موسیٰ کی ضروری اور عمدہ کتابین ہماری پاس بجنسہ بے تحریف موجود ہین —

۸ سامری جنکا ذکر عہد جدید مین آیا ہے یہودیون کی دس قومون اور غیر قومون کی آمیزش سے پیدا ہوئے تھے۔ یعنی اون مین یہودیون کی دسون قومون اور غیر اور غیر قومون کا میل تھا اون کے اسی میل سے یہودی اونہین اپنے زمرہ مین نہین شمار کرتے تھے اور اسیری بابل سے مراجعت کرنے کے بعد یہودیون نے اونہین ہیکل کی تعمیر ثانی مین مدد دینے کیواسطے شریک کرنا نہین چاہا۔ اس انکار کے اور نیز اور سببون سے سامریون نے اپنے واسطے ایک ہیکل کوہ گرزین پر علیحدہ

بنائی اور شریعت موسوی کی ہدایات کے بموجب ویسی تعلیمات کو مانتے اور اون پر چلتے تھے۔

اونکا عقیدہ تہا کہ محصول حق خدا کا ہے رومیون کو ہرگز محصول نہین دینا چاہیے اونکی مذہبی آزادی اور شریعت الٰہی کے اختیارات صرف ہتھیارون کے زور سے قائم تہے اور باتون مین اونکی تعلیمات بالکل فریسیون کی سی تہین۔ ذیلانی جن کا یہودیون کی کتب تواریخ مین بہت ذکر ہے معلوم ہوتا ہے کہ ہیرود کی تابعین مین سے تہے اور لوگون کا گمان ہے کہ جن راستباز آدمیون کو فریسیون اور ہیرودیسیون نے یسوع کے پاس باتون مین لگانے کے لیئے بھیجا تہا اسی فرقہ مین سے تہے۔

(متی ۲۲ و ۱۵ و ۱۶ ا مرقس ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ ا لوقا ۲۰ و ۲۰)

۸۔ سکاری جنکا ذکر اعمال ۲۱ و ۳۸ مین ڈاکو کرکے آیا ہے جو اپنے کپڑون مین ہتھیار چھپائے رکھتے تھے اور چپکے سے جسکو مارنا ہوتا تہا ہتھیار نکالکر مار ڈالتے تہے

۳۔ یہودی مذہب اور دینداری کی خرابی اون الزامات سے جو یسوع مسیح نے اونپر لگائے ہین جو چارون انجیلون مین موجود ہین بخوبی ظاہر ہے بے شک یسوع مسیح کے وقتون مین وہ مذہب بہت بگڑ گیا تہا مقدس مصنفون کے بیان کی تصدیق کافرون کے بیان سے خصوصاً یہودی مورخ یوسفس سے ہوتی ہے جو لکھتا ہے کہ سردار کاہنون اور ممتاز سردارون کی خرابی اور لغو حرکات نے تمام کاہنون کو خراب کیا اور پہر اون سے عام لوگون مین جو جہالت اور بدمعاشی مین غرق تہے اور غیر قومون سے سخت بغض اور کینہ رکھتے تھے

یہ خرابی پہلی۔ مورخ مذکور لکھتا ہے کہ آخر مین یہودیون کی خرابی اور شامت اعمال اس درجہ کو پہونچی کہ اگر رومی اونکی مخالفت مین دیر کرتے یعنی اونکے ملک پر قبضہ کر لیتے تو شہر یروسلم یا تو زلزلہ سے تباہ ہو جاتا یا طوفان سے غرق یا سدوم وعمورا کی طرح آسمانی آگ سے جلکر خاک سیاہ ہو جاتا کیونکہ اس زمانہ کے لوگ شرارت اور بدمعاشی مین اون سے جنہون نے یہ مصیبتین اوٹھائی تہین بہت بڑہے ہوئے تھے ✦

دوسرا حصہ

یہودیون اور اور قومون کی پرانی باتین جنکا کتب مقدسہ مین کہین کہین ذکر ہوا ہے

باب اول

یہودیون کی سکونت کے بیان مین

معلوم ہوتا ہے کہ جب اولاد آدم کی بڑہنے لگی تو اونہون نے اول اول غارون اور کوہون مین رہنا اختیار کیا۔ مثلاً لوط اور اوسکی لڑکیان سدوم کے غارت ہونیکے بعد غارون مین رہنے لگین اور پرانے اور حال کے سیاح بھی اس امر کی تصدیق کرتے ہین کہ شرقی ملکون مین ایسے غار ابتک پائے جاتے ہین جنمین آدمی جنہین اونہون نے اپنے رہنے کیواسطے استعمال کیا تھا بعد اوسکے خیمون مین رہنے لگے۔

پیدایش ۱۸ و ۴) پہر ہوتے ہوتے یہانتک نوبت پہونچی کہ مکان بننے لگے - جو امیر تھے اونہون نے پتہرون اور اینٹون کے مکان بنائے اور جو غریب تھے اونھون نے لکڑی یا مٹی کے مکان بنائے - جیسا کہ آج تک شرقی ملکون مین رواج ہے وہ مٹی ایسی تہی کہ جب کنعان کے پہاڑون سے پانی آتا تہا تو وہ گرپڑا کرتے تھے یعنی مضبوط نہ تھے کہ گہر احتیاطاً سے رہین ہمارے خداوند نے پہاڑی وعظ کے اخیر مین اس واقع کو بیان کیا تہا - متی ۷ و ۲۶ - ۲۷) ایسٹ انڈیز مین کچی دیوارون مین اکثر نقب زنی کیا کرتے ہین اور بیچارے بیخبر آدمیون کا مال گہر مین نقب کی راہ سے گہسکر لوٹ لیتے ہین -

معلوم ہوتا ہی کہ یسوع مسیح نے اپنے شاگردون کو اسی قسم کی تمثیلات سے سمجہایا ہے یعنی یہ کہ تم اپنے مال ایسے مکانون مین مت رکھو کہ چور اوسے توڑ کر چرا لیجاوین (متی ۶ و ۱۹ و ۲۰) اس قسم کی دیوارون کے سوراخون مین سانپ اکثر چہپ رہتی تہی (عاموس ۵ و ۱۹) اسمقام پر کتاب والے نے شرقی ملک کے ایک مکان کا نقشہ کھینچا ہے مگر ہم لوگون کو کہ شرقی ہین اور ایسے مکانون مین رہتے ہین - اور اوسکا سمجہنا نقشہ ذیل سے بہت آسان ہے -

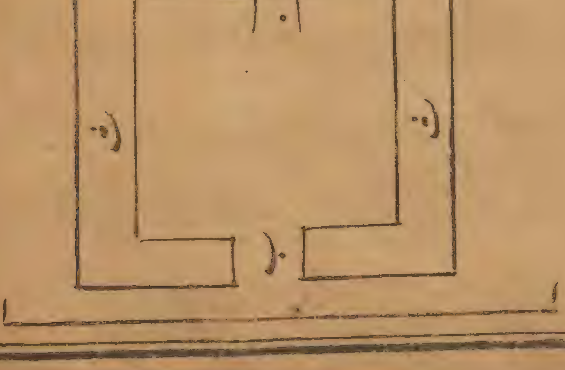

چونکہ طرز عمارت اور رسم و دستور شرقی لوگون کے ابتک بدلے نہین ہین اسواسطے حال کے شرقی مکان کے نقشہ سے بہی اسوقت کے یہودیون کے گہرون کا طرز عمارت بخوبی معلوم ہوجائے گا شرقی ملکون مین راستے اکثر تنگ ہوتے ہین اور وجہ اسکی یہ ہے کہ سورج کی گرمی سے امن رہتی ہے۔ اور بعض جگہہ سڑک کے دونون جانب برابر دکانین بہی ہوتی ہین اگر ہم (الف) سڑک سے مکان مین جاوین تو اول ہمین احاطۂ مکان کے اندر جانے کے لیئے بیرون دروازہ (ب) مین گذرنا ہوگا۔ احاطۂ مکان کے اندر صحن جو ہے اوسمین چٹائیان یا فرش بچہا ہوتا ہے جسپر بہت سے لوگ جب بہی کوئی شادی یا ختنہ یا کسی اور قوم کی تقریب ہوتی ہے تو اکثر بیٹھتے ہین۔ بادشاہی محل کے صحن مین اخسویرس کا پیالہ لوگون کو دیا گیا تہا (استر ۱ و ۵) اور صحن ہی مین بہی جمع ہوکر یسوع مسیح کی باتین سنتے تہے جسکا ذکر لوقا ۵ و ۱۹ مین آیا ہے مگر آیت مذکور مین صحن کو وسط مکان کرکے لکہا ہے اس صحن کے آس پاس بہی اکثر مکانون مین چار طرف مکان یعنی کوٹھے ہوتے ہین صرف (ث) (ث) تصویر پر دیکہو جسکے باہر حجرہ نما عمارت تہی دالان بنے ہوتے ہین جب کوئی (ث) مین جانا چاہے تو اول دالان مین جانا پڑتا ہے جسجگہہ (د) لکہا ہے وہ کوٹھے کا دروازہ ہے۔ کوٹھون کے دروازے اکثر بند رہتے ہین اور خدمتگار دربانون کے طور پر دروازے پر رہتے ہین (یوحنا ۱۸، ۱۶ و ۱۷) و اعمال ۱۲ و ۱۳ چہتین سیدہی یعنی چپٹی ہوتی ہین جیسا کہ ابتک رواج ہے وہ مٹی کی ہوتی ہین مٹی خوب مضبوطی سے کوٹی ہوتی ہے کہ مینہ اندر نہین آنے پاتا ہے لیکن چہتون پر تہوڑی گہاس جم جاتی ہے جسکا ذکر زبور ۱۲۹ و ۶ اور یسعیاہ ۳۷

و۲۷ مین آیا ہے ان چہتون کے آس پاس چوڑی اونچی دیواریں ہوتی ہین اسلیئے کہ لوگ اندر نہ گہس آوین ایسی محافظت کا استثنا ۲۲ و ۸ مین حکم ہے اسی قسم کی چہت تہی جسے لوگون نے اسلیئے توڑا تہا کہ لقوہ کے مارے ہوئے کو صحن سے مکان مین پہنچا دین۔ (مرقس ۲ و ۴ ولوقا ۵ و ۱۹) مکان کے پیچہے عورتون کے ہنر کی جاگہ ہوتی ہے جسکو عربی مین حرم کہتے مین اور عہد عتیق مین محل کہتے ہین اسرائیل کا بادشاہ مناجم اسی حرم یعنی دیوان خاص کے اندر مقتول ہوا تہا ۲ سلاطین ۱۵ و ۲۵ سلیمان کا حرم بہیتر کو اور جدا مکان تہا۔ (۱ سلاطین ۷ و ۸ و ۲ تواریخ ۸ و ۲) شرقی ملکون کے مکانون کا سامان بہی بہت کم اور سیدہا سادہ ہوتا ہے خصوصاً غریب آدمیون کے مکانون مین تو صرف چند ضروری چیزین ہوتی ہین۔ کرسیون کی جگہہ اونکے یہان چمڑے اور چٹائیان ہوتی ہین اور جو کپڑے پہنتے تہے اونہین کو بچہاتے اور اوڑہتے بہی تہے (خروج ۲۲ و ۲۵۔۲۶۔ استثنا ۲۴ و ۱۲) یہ بیان اُس مفلوج کے حال سے بخوبی معلوم ہوتا ہے جسکو خداوند نے فرمایا کہ اوٹھ اپنا کہٹولا لے اور چلا جا (متی ۹ باب ۶ آیت)

امیرون کے گہرون مین نفیس مخمل کے بستر اور کوچین اور سوفی ہوتے تہے جسپر وے بیٹہتے اور لیٹتے اور سوتے تہے (۲ سلاطین ۴ و ۱۰ و ۲ سموئیل ۱۷ و ۲۸) پچہلے زمانہ مین بہت خوبصورت کوچین ہاتہی دانت کے کناری لگی ہوئی ہوتی (عموس ۶ و ۴) اوپر عمدہ اور خوشبو مین بسے ہوئے غلاف اور بچہونے ہوتے تہے (امثال ۷ و ۱۶ و ۱۷) ان سوفون پر یہودی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پچہلے زمانہ یعنی قریب اختتام سلطنت یہودیون کے (کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ کے وقتون مین میز پر لیٹنے کا دستور

تہا وے لیٹ کر کہانے کہایا کرتے (عموس ۶ و ۴ لوقا ۷ و ۳۶ و ۳۸) اور اون بچہونون پر اسطرح لیٹا کرتے تہے کہ سر میز کی طرف ہوتا تہا اور کروٹ لیئے ہوتے تہے۔ اور ہر کسی کے آنے کے لیئے جگہہ ہوتی تہی جو کوچ کے نیچے آتا تہا ٭

دوسرا باب

یہودیون کے لباس کے بیان مین

اگلے وقتون مین بنی آدم کی پوشش بہت سادہ تہی اول تو جانورون کی کہالین پہنا کرتے تہے مگر جسقدر آدمی بڑہتے گئے اور تہذیب پہیلتی گئی اوسیقدر صنعتین بہی بڑہتی گئین لوگون نے سن اور اونکے کپڑے بنائے (احبار ۱۳ و ۴۷ و امثال ۳۱ و ۱۳) بعدہٗ نفیس نینو اور ریشمی کپڑے رنگ برنگ کے امیر آدمی پہننے لگے۔ (۲ سموئیل ۱ و ۲۴ امثال ۳۱ و ۲۲ لوقا ۱۶ و ۱۹) اگلے وقتون مین رنگ برنگ کپڑے لوگون کو بہت اچہے معلوم ہوتے تہے یوسف کی پوشاک بہی ایسی ہی تہی اوسکے ضدی بہائیون نے جب اوسکے بیچنے کا ارادہ کیا تو اوتار لیا تہا (پیدائش ۳۷ و ۲۳) بادشاہون کی بیٹیان نہایت بہاردار کارچوبی کام کیئے ہوئے کپڑے پہنتی تہین (زبور ۴۵ و ۱۳ و ۱۴) یہودی بہت نیچے نیچے چوغے پہنا کرتے تہے کیونکہ ۲ سموئیل ۱۰ و ۴ مین لکہا ہے کہ بادشاہ امون نے داؤد کے ایلچیون کی پوشاک جہٹاک کے بیچ سے پہاڑ ڈالی تہی نہایت سادہ اور پرانی پوشاک جبہ ہے یہ اکثر ململ کا ہوتا تہا جس سے سادہ جسم گہٹنون کے نیچے تک ڈہکا رہتا تہا اور اوسکے اوپر سے کمر پر ایک پٹکہ بندہا ہوتا تہا

جو لوگ نرا جبہ پہنے ہوتے تھے اونکو لوگ کبھی ننگا کہتے تھے جیسا کہ یوحنا ۲۱ و ۷ مین لکھا ہے جبہ کے نیچے ایک اور لباس بہی ہوتا تہا جسے کرتہ کہتے تھے - مگر اسلیئے کہ وہ آدمی کی حرکت کے مانع نہ ہو اوسکے اوپر کمر پٹکیے باندہتے تھے جسکو کتب مقدسہ مین طرح طرح کے استعارات سے طیاری اور روانگی اور کام پر آمادگی ظاہر کرنیکے واسطے ذکر کیا ہے کبھی یہ پٹکے روپیہ پیسہ اور اور چیزین رکھنے کے واسطے لطور جھولے کے بھی کام مین آتے تھے (متی ۱۰ و ۹ مرقس ۶ و ۸) جبہ کے اوپر ایک اور لباس از قسم لبادہ ہوتا تھا جو قریب چوکور کئی فیٹ لمبا چوڑا تمام جسم کے آس پاس لپٹا ہوا یا کندہون پر بندہا ہوتا تہا - پاؤن کو چوٹ سے محفوظ رکھنے کیواسطے ایک قسم کی جوتی پاؤن پر باندہی جاتی تہی اوسکا کھولنا باندہنا کمتر نوکرون کا کام تہا -

ڈاڑہی مرد کا طرہ ازیور سمجھی جاتی تہی اسواسطے اوسکا کھسوٹنا بڑا برا جانتے تھے (۲ سموئیل ۱۰ و ۴) بہت سی بالون کا سر داخل خوبصورتی تہا (۲ سموئیل ۱۴ و ۲۶) اور گنجہ کو حقیر جانتے تھے (سلاطین ۲ و ۲۳) بالون مین کنگھی کرتے وقت تیل ڈالتے خصوصاً تیوہار کے دن اس دستور کی نسبت کتب مقدسہ مین بہت حوالات پائے جاتے ہین ایک قسم کی ٹوپی جو غالباً پگڑی کے مشل ہوتی تہی سر کے بچاؤ کے واسطے اوڑہتے تھے - بہت سے عمدہ عمدہ جوڑے کپڑونکے رکھنا داخل شان امارت تہا اونکے رکھنے کا طریقہ ذکر ایوب ۲۷ و ۱۶ اور متی ۶ و ۱۹ مین آیا ہے زبور ۴۵ و ۸ سے معلوم ہوتا ہے کہ شرقی ملکون مین کپڑے رکھنے کے صندوق وغیرہ کو خوشبوؤن سے بساتے تھے -

عورتون کی پوشاک مردون سے خاصکر اسمین مختلف تہی کہ عورتون کے پہننے کا اور قسم کا ہوتا تہا اور ایک برقہ بہی اوڑہتی تہین۔

انگوٹھی مالا اور جہمکا اور زیورات جو خوبصورت عورات ابتک پہنتی ہین یہودیونکی عورات ضرور ہی پہنتی تہین اور جیسا کہ ہمارے وقتون کے شرقی عورات اپنی آنکھون مین سرما لگاتے ہین ایسے ہی یہودی عورات مین بہی دستور تہا۔ ایسا ہی ایزبل نے کیا تہا جیسا کہ ۲ سلاطین ۹ : ۳۰ مین لکہا ہے کہ اوسنے اپنی آنکھون مین سرمہ لگایا اور اپنا سر سنوارا اور ایوب کے چہوٹے (ایوب ۴۲ : ۱۴) لڑکے کا نام اسی قسم کا تہا جس سے اس دستور کی طرف اشارہ ہے زنانی پوشاک کے لوازمات مین سے شیشہ یعنی آئینہ بہی تہا اگلے وقتون مین وے ڈہلے ہوئے چکنے پیتل کے ہوتے تہے اور عورتون کے ہاتہون مین رہتے تہے ٭

تیسرا باب

یہودیون کی شادی کے دستورات کے بیان مین

شادی کرنا یہودیون کے نزدیک پاک فرائض سے سمجہا جاتا تہا۔ اور مجرد رہنا بڑی حقارت کی بات سمجہتے تہے۔ کثرت ازدواج بہی جاری تہی لیکن کتاب سے اوسکی اجازت نہ تہی۔ لیکن ایک عورت سے زیادہ زیادہ عورات جو ہوتی تہین

تو وہ مرتبہ مین پہلی بی بی سے کمتر ہوتی تہی اور اونکی اولاد باپ کے مال و اسباب کی وارث نہین ہوتی تہی بجز اوس صورت کے کہ پہلی بی بی یا معزز بی بی سے اولاد نہو۔ مثلاً سارہ ابراہیم کی اصل بی بی تہی جس سے اسحاق تہا وہی اصل وارث اوسکے دولت کا ہوا لیکن سارہ کے سواے اوسکی دو عورتین اور بہی تہین یعنی ہاجرہ اور قطورہ انسے بہی اولاد تہی مگر اس اولاد مین اور اسحاق مین بہت فرق تہا کیونکہ پیدایش ۲۵ و ۵ و ۶ مین لکہا ہے کہ اوس نے اونہین کچہ انعام یا بخشش دیکر اپنی زندگی مین علیحدہ کر دیا نکاح کا کوئی خاص طریقہ یہودیون مین موسیٰ نے نہین مقرر کیا تہا صرف ایجاب قبول کافی سمجہا جاتا تہا۔ جسطور سے لڑکے کا پیام دیتے تہے اوسکا کچہ حال سکم کے احوال سے جسنے یعقوب کی بیٹی دیناہ کی شادی کیواسطے پیام دیا تہا ظاہر ہوتا ہے (پیدایش ۳۴ و ۶ و ۱۲) اور اصلیت نکاح اور طریقہ ادائے رسم شادی پیدایش ۲۴ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۷ و ۱۷ مین مذکور ہے۔ اسمین شک نہین کہ نکاح کی مدت پہلے عورت مرد کی منگنی بہی ہوتی تہی۔ اور یہ منگنی یا تو بذریعہ تحریری ہوتی تہی یا لڑکے کی طرف والا دولہن کی طرف والون کو کچہ نقدی گواہون کے سامنے اسلیئے دیتا تہا تا کہ خوب پختگی اس امر کی ہوجاوے کہ یہ لڑکی ہماری ہوگئی۔ بعد منگنی کے (جو عموماً اوسوقت مین ہوتی تہی جب دولہا دولہن جوان ہوتے تہے) کچہ مہینون یا کچہ برسون تک جب تک کم سے کم بارہ برس کی نہوتی وہ لڑکی باپ کے گہر رہتی اور اوسکا نکاح نہین ہوتا تہا۔ یہ بات کہ شادی سے کچہ مدت پہلے منگنی کرنے کی رسم تہی۔ استثنا ۲ و ۳ و ۷ سے صاف ظاہر ہے۔ مثلاً دیکہتے ہین کہ سمسون کی جورو منگی ہونے

کے بعد کچھ مدت تک اپنے والدین کے گھر مین رہی (قاضیون ۱۴ و ۸) اگر شادی اور منگنی کے درمیانی عرصہ مین دولہن کسی دوسرے شخص سے مرتکب فعل بد ہوتی اور اوس وفاداری مین جو اوسکو اپنے دولہہ کے ساتھہ چاہیئے تھی اوسمین فرق آتا تو وہ زانیہ قرار دیجاتی تھی۔ یہودیون مین اور عموماً تمام شرقی ملکون مین شادی کرنا بمنزلہ اسکے ہے کہ مرد گویا عورت کو خریدتا ہے اسیواسطے جیسے شادیون مین عورتین خاوندون کے گھر مین جہیز لاتی ہین اسیطرح مرد بھی عورت کو یا اوسکے مان باپ کو کچھہ زر نقد یا تحفہ جات اس جہیز کی عوض مین نذر کرتا ہے۔ دیکھو اسکی تمثیلات پیدایش ۳۴ و ۱۲ و ۲۹ و ۱۹ و ۱ اسموئیل ۱۸ و ۲۵ مین۔ شادی مین بڑی دہوم دہام اور دعوتین ہوتی تھین۔

تمثیل جسکا ذکر متی ۲۵ مین ہے اون رسمیات کے حال جو ایسے موقعون پر ادا کیجاتی تھین بہت اچھی طرح معلوم ہوتا ہے۔ یہودیون مین طلاق سے بھی ایسے ہی نکاح فسخ ہو جاتا تھا۔ جیسے شوہر و زوجہ مین سے کسی ایک کے مرنے سے۔ ہمارا منجی فرماتا ہے کہ موسیٰ نے ایسی اجازت اپنے لوگون کو سختدلی سے دی تھی ابتدا سے ایسا نہ تھا (متی ۱۹ و ۸) یعنی اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ عادی اس خرابی کے ہو گئے تھے اور اس سے زیادہ بڑی برائیان جیسے کشت و خون اور زناکاری مین اونکی بندش کیواسطے طلاق دینے اور ایک سے زیادہ نکاح کرنے کا جواز کر دیا تھا لیکن اوسنے صاف صاف اس جواز کی حد بھی باندہ دی تھی یعنی سوا ے ایک صورت زنا کے اور کسی صورت مین اوسنے طلاق روا نہیین رکھی تھی (متی ۵ و ۳۱ و ۳۲

اور یہ حد ضروری بہی تہی کیونکہ اوسوقت یہودیون مین یہ رواج عام تہا کہ ذری سی بات مین عورت کو چہوڑ دیتے تہے ◆

باب چہارم

اطفال کی ولادت اور تعلیم وغیرہ کے بیان مین

شرقی ملکون مین لڑکی لڑکون کا پیدا ہونا آج کے دن تک ایسا واقعہ ہے کہ اوس مین چندان تکلیف نہین ہوتی تہی در اصل مائین اپنے بیٹیون کو بچے جننے مین مدد کرتی تہین اور زیادہ مدد کی کچہ ضرورت نہین ہوتی تہی گو بعض اوقات دائیان بہی جناتی تہین - خروج ۱ و ۱۹ پیدائش ۳۵ و ۱۷ و ۳۸ و ۲۸ لڑکے کے پیدا ہونے کی تقریب مین بڑی دہوم دہام کی دعوتین ہوتی تہین اور ہر سال اونکے پیدا ہونے کی خوشی کا اظہار طرح طرح سے کیا جاتا تہا خصوصاً شاہزادونکی پیدائش کی تقریب مین تو بہت ہی خوشیان ہوتی تہین پیدائش ۴۰ و ۲۰ و ایوب ۱ و ۴ متی ۱۴ و ۶) جب لڑکی یا لڑکا پیدا ہوتا تو زچہ کچہ عرصہ تک شرعاً ناپاک سمجہی جاتی تہی - ولادت کے آٹہوین روز لڑکے کا ختنہ ہوتا اور نام رکہا جاتا پہلوٹے لڑکے کے حقوق مخصوص ہوتے تہے اوسکو والدین کی معاش سے بہ نسبت اور اپنے بہائیون کے دوچند حصہ ملتا تہا - وہ سارے گہرانے کا اعلے کاہن اور اپنے سب چہوٹون پر مثل اپنے باپ کی اختیار رکھتا تھا - لڑکے پانچ برس تک عورتون کی حفاظت مین رہتے تہے اوسکے بعد باپ کی سپردگی

مین رہتے باپ اونکو پیشہ اور کار و بار معاش اور شریعت موسوی کی خود تعلیم کرتا یا تعلیم کیواسطے دوسرے کے سپرد کرتا استثنا ۶ و ۲۰ و ۲۵ و ۱۱ و ۱۹) لڑکیان بجز خاص ضروری کام کے باہر کم نکلتی تھین۔ جسکی لڑکی یا لڑکا کچہ نہ ہوتا تو وہ کسی کو متبنے کرلیتا یا کسی محض اجنبی آدمی کو داخل خاندان کرتا اور وہ شخص متبنیٰ یا داخل شدہ وارث وراثت اوس شخص کا متصور ہوتا جس نے اوسکو متبنیٰ یا داخل کیا۔ بڑے رتبہ کے عبرانیون مین رسم متبنیٰ کی مروج نہ تہی کیونکہ موسیٰ نے اپنی شریعت مین اس بابت مین خاموشی اختیار کی ہے۔

مگر یسوع مسیح کے زمانہ مین یہ رسم عام تہی اور مقدس پولوس کے خطوط مین اسکی بہت سی عمدہ تلمیحات پائی جاتی ہے ٭

باب پنجم

غلامون کی حالت اور اونکے متعلق دستورات

مذکورہ عہد جدید

غلامی بہت پرانے وقتون سے ہے۔ طوفان سے پہلے بہی جاری تہی پیدائش ۹ ۲۵) اور جب موسیٰ نے یہودیون کو شریعت دی تو اوسنے دیکھا کہ یہ رسم بہت پرانی ہے اسواسطے بالکل موقوف تو نہ کر سکا مگر پہر بہی بہت کچہ اصطلاحات کر دیئے غلام کئی طرح سے حاصل ہوتے تہے۔

اوّل اسیری سے پیدایش ۱۴ و ۱۴ و استثنا ۲۰ و ۱۴ و ۲۱ و ۱۰ و ۱۱ ۔

دوسرے قرضہ مین یعنی جب لوگ اسقدر محتاج ہوجاتے تھے کہ قرض ادا کرنے کی استطاعت نہین رکھتے تھے تو وہ اپنی ذات کو ادائے قرض کیواسطے قرضخواہ کے ہاتھہ فروخت کرڈالتے تھے (سلاطین ۴ و ۱ و متی ۱۸ و ۲۵)

تیسرے سرقہ سے یعنی اگر چوری کا معاوضہ نہ کرے تو غلام بنالیئے جاتے تھے ۔ (خروج ۲۲ و ۲ و ۳ و نحمیاہ ۵ و ۴ و ۵)

چوتھے پیدایشی غلام یعنی جو اپنے غلامون سے پیدا ہوتے ایسون کو خانہ زاد کہتے تھے (پیدایش ۱۴ و ۱۴ و ۱۵ و ۳ و ۱۷ و ۲۳ و ۲۱ و ۱۰ ایرمیاہ ۲ و ۱۴) زبور ۸۶ و ۱۶ اور ۱۱۶ و ۱۶ ۔

کھانا اور کپڑا غلامون کو اپنے آقاؤن سے ملتا تھا مگر نہایت کمتر قسم کا اور جو وہ اپنی محنت ذاتی سے پیدا کرتے وہ سب ملکیت آقا کی متصور ہوتی تھی ۔ اسی سبب سے استثنا ۱۵ و ۱۸ مین غلامون کو قیمت مین دو چند اوس تعداد کا لکھا ہے جو کرایہ کیئے ہوئے نوکر کے ہوتے تھے ۔ غلام اپنے آقاؤن کی اجازت سے شادی بھی کر لیتے تھے مگر جو اونکی اولاد ہوتی تھی وہ اونکے مالکون کی ملکیت کہلاتی تھی اور اوس اولاد کو اپنے باپون کے آقاؤن کی خدمت اور اطاعت اسطرح واجب تھی جیسے بیٹون پر اپنے ماباپون کی ہوتی ہے (اگرچہ وہ بلفظ ماباپ اونسے مخاطب نہین ہوسکتے تھے)

گلیتون ۴ و ۷ ۔ رومیون ۸ و ۱۵ اور اسی وجہ سے اونکے سردار اونکو ہتھیار

دیتے تھے (پیدایش ۱۴ ا ۱۴ و ۳۲ و ۶ و ۳۳ و ۱) اونپر فرض تھا کہ اپنے آقاؤن کو احکام کی تعمیل کرین اور اونکے متعلق کام اکثر یہ تھا کہ مویشی پالتے تھے یا کاشتکاری کرتے تھے اگرچہ بعض غلامون اور اونکی اولاد کو سخت سے سخت کام کرنا پڑتے تھے لیکن اگر کوئی آقا مہربان ہوتا تو اوسکے غلام آسایش مین رہتے (ایوب ۳۱ و ۱۳) شرقی لوگون مین یہ بھی دستور تھا جب اونکی اولاد ذکور نہوتی تو وے اپنی لڑکیان اپنے غلامون کے ساتھ بیاہ دیتے تھے (جیسا کہ ملک بربری مین ابتک دستور ہے) سشیشان نے بھی ایسا ہی کیا تھا کہ اپنی لڑکی کو ایک مصری غلام جرہا کے ساتھ بیاہ دیا تھا۔ (دیکھو ۱ تواریخ ۲ و ۳۴ و ۳۵) موسیٰ نے غلامون سے اچھی طرح سلوک کرنیکے استحکام کیواسطے چند قاعدے مقرر کیئے تھے جنمین خاصکر تین کا ذکر اس مقام پر کیا جاتا ہے ـــ

(۱) عبرانی غلامون کی نسبت یہ حکم تھا کہ فقط سال یوبل تک غلامی مین رہین بعد اوسکے آزاد کیئے جاوین اور اونکے آقا بعد انقضاء اوس مدت کے کسی طرح اونکی آزادی مین مانع نہوون الا اوس حال مین کہ وہ خود رہنے پر راضی ہوون۔ اور اگر وہ غلام بعد انقضاء اوس مدت کے بھی اپنے آقاؤن کی خدمت کرنے پر راضی ہوتے تو وہ روبرو حکام یا قاضیون کے اقرار کرتے تھے کہ ہم دعویدار حقوق شرعی کے نہین اور اوسوقت اون کے کان سوئی سے چھیدے جاتے تھے اوسوقت آیندہ کو پھر اختیار آزادی دوسرے سال یوبل تک جو بعد ۵۰ برس کے آتی تھی کسیطرح نہین ہوتا تھا (خروج ۲۱ و ۵ و ۶)۔

(۲) اگر کوئی پیدائشی عبرانی کسی ایسے اجنبی یا شخص غیر کے ہاتھ فروخت ہوجاتا جو ملک اسرائیل کے قرب و جوار مین سکونت رکھتا ہو تو اوس غلام کے رشتہ دارون کو اوسکا چھڑانا لازم ہوتا تھا اور جس شخص کو چھڑاتے تھے اوسکو بتفاریق باعتبار سال یوبل کے اپنے چھڑانیوالے رشتہ دارون کو روپیہ ادا کرنا ہوتا تھا بشرطیکہ وہ شخص اسطرح ادا کرنے کی استطاعت بھی رکھتا ہو (احبار ۲۵ و ۴۷ - ۵۵)

(۳) اگر کسی اور قوم کا غلام کسی عبرانی پاس آکر پناہ گزین ہوتا تو اوسکو اوسکی خاطر کرنا اور اوسکو پناہ دینا لازم ہوتا تھا اور کسی طرح اوسے اوسکے آقا کو نہین دیتا تھا (استثناء ۲۳ و ۱۵ و ۱۶) ہرچند کہ موسیٰ کا حکم یہی تھا کہ غلامون سے اچھی طرح سلوک ہونا چاہئے اور اوسنے اونکی آسانی کے لیئے تاکیدی احکام مقرر کیئے تھے باایں ہمہ یرمیاہ ۳۴ و ۸ و ۲۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی اونکے حالات نہایت افسوس کے قابل ہوجاتے تھے خصوصاً آخر زمانہ مین رومیون اور یونانیون کے درمیان غلام عموماً نہایت تباہ حال رہتے تھے۔ چونکہ اکثر اوسی قسم کے لوگ غلام ہوتے تھے جو لڑائی مین اسیر ہوکر آتے تھے اسواسطے اونکی خرید و فروخت بھی ایسی ہوتی تھی جیسے باربرداری کے جانورون کی ہوا کرتی تھی اور ہر طرح سے وہ اپنے آقاؤنکے اختیار مین ہوتے تھے اور اونکو اپنے غلامون کی جانون پر بھی اختیار کلی ہوتا تھا اور وہ اکثر اپنی ملکیت کی شناخت کیواسطے اونکو داغدیا کرتے تھے۔ غلامون کے خریدنے اور فروخت کرنے اور داغدینے کے دستور کی نسبت مقدس پولوس نے کئی جگہہ نہایت خوبی سے ذکر کیا ہے۔ دیکھو خاصکر اول قرنتیون ۶ و ۲۰ و ۷

و ۲۳. اور کلائیون ۶ و ۷ اکو) غلامون کو کانون مین قید کرنے کا ذکر متی ۸ و ۱۲ اور ۲۲ و ۱۳ مین پایا جاتا ہے اور صلیب دینا غلامون کے واسطے مخصوص سزا تہی جس سے مقدس پولوس نے گنہ گار آدمی کے لئے یسوع مسیح کی محبت ظاہر کرنے کا موقع پایا کہ جسنے اوس خوشی کیواسطے جو اوسکے سامنے تہی صلیب کی موت اختیار کی اور شرم اور بدنامی سے جو ایسی موت سے حاصل ہوتی ہے نفرت کی ۔

چھٹا باب

خانگی دستورات اور راہ و رسم کے بیان مین

آپسمین ملاقات کرنے اور ایک دوسرے سے مخاطب ہونے کے طریقے مختلف قومون مین مختلف طور ہین۔ معمولی طریقہ سلام کا یہودیون مین یہ تہا کہ اول یہ کہتے تہے کہ اللہ معک یعنی خدا تیرے ساتہ ہو۔ یا یہ کہتے تہے کہ بارک اللہ لک یعنے خدا تجہے برکت دے لیکن رواج عام اس لفظ کے کہنے کا یہ تہا کہ سلامٌ (یعنی ہر طرح کی سلامتی اور کامیابی) علیکم تجہکو حاصل ہو (روتہ ۲ و ۴ و ۸) قاضی ۱۹ و ۲۰ ا سموئیل ۲۵ و ۶ و ۲ سموئیل ۲۰ و ۹ و زبور ۱۲۹ و ۸ ۔

یہودی سلطنت کے اخیر زمانہ مین ایسی ظاہری باتون کے ادا کرنے مین بہت وقت فضول صرف ہوتا تہا۔ اور نہایت درجہ اونکی پابندی کیجاتی تہی (اسکا ذکر متی ۱۰ و ۱۲ مین اور نیز ۲ سلاطین ۴ و ۲۹ مین موجود ہے) ملاقات کے وقت

ملنے والے کی تعظیم اسطرح کیجاتی تھی کہ اول اوس سے سلام علیکم کہتے اور پہر سینہ پر ہاتھ رکھتے تھے۔ اگر کوئی ملاقاتی اعلے مرتبہ کا ہوتا تو اوسکے سامنے زمین تک جھک جاتے تھے جیسے یعقوب جب وہ اپنے بہائی عیساؤ کے پاس آتا تو سات مرتبہ زمین تک اوسکے سامنے جھکا (پیدائش ۳۳ و ۳) اور کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ ملنے والے کا دامن چوم لیتے تھے اور کبھی اوس زمین کو جسپر وہ چلتا چومتے تھے۔ ذکریاہ ۸ و ۲۳ ولوقا ۷ و ۴۴ و اعمال ۱۰ و ۲۶ و زبور ۷۲ و ۹) قریب رشتہ دارون اور دلی دوستون مین ایک دوسرے کے ہاتھ اور سر اور گردن اور ڈاڑہی اور شانے چومنے کا دستور بھی تھا مگر ڈاڑہی پر سواے ایسے موقع کے اور کبھی کوئی ہاتھ نہین لگاتا۔ پیدائش ۳۳ و ۴ و ۴۵ و ۱۴ و دوسرا سموئیل ۲۰ : ۹ لوقا ۱۵ و ۲۰ اعمال ۲۰ و ۳۷) جب عوام الناس اپنے شاہزادون یا کسی مرتبہ والے آدمیون کے سامنے آتے تو یہ دستور تھا کہ وے سامنے اوسکے جھک جاتے تھے۔ اس دستور کا اور نیز اس امر کا کہ چھوٹے اپنے بڑون کو تحفہ جات دیا کرتے تھے عہد عتیق اور جدید دونون مین جا بجا ذکر آیا ہے (دیکھو خاصکر متی ۲ و ۱۱) جب کوئی کسی کے گھر ملاقات کے واسطے جاتا تو اوسکے دروازہ پر کھڑا ہوکر اوسوقت تک اوسے کھٹکھٹاتا یا آوازہ دیتا رہتا کہ وہ شخص جسے پکارنا مقصود ہوتا جواب دے دیتا ۲ سلاطین ۵ و ۹-۱۲ و اعمال ۱۰ و ۱۷ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۶) جو کوئی ملنے کو کسی کے گھر جاتا تو اوسکی بڑی خاطر اور تعظیم کی جاتی تھی اور جب وہ بیٹھتا تو اوس کے ہاتھ پاؤن دہوئے جاتے (پیدائش ۱۸ و ۴ و ۱۹ و ۲)

بعد اوسکے سر پر تیل ڈالا جاتا داؤد نے اسکا ذکر زبور ۲۳-۵ مین اور سلیمان نے امثال ۲۷ و ۹ مین کیا ہے ہمارے منجی کے زمانہ مین بھی یہ دستور جاری تھا (لوقا ۷ و ۴۴ و ۴۵) یہودیون مین یہ بھی دستور تھا کہ فجر ہوتے ہی اوٹھکر کچھ ناشتا کرتے تھے پھر صبح کے گیارہ بجے کے بعد کھاتے پھر شام کو پانچ بجے کھاتے تھے۔ کھانے کی چیزین اکثر روٹی دودھ چاول ترکاری شہد اور کبھی ٹڈیان ہوتی تھین لیکن تیوہارون مین یا جب کبھی قربانی چڑھاتے تو اونکی خوراک اور قسم کی ہوتی تھی یعنی ایسے وقت مین گوشت کا بہت استعمال کرتے تھے (گنتی ۱۱ و ۴) لیکن بعض جانور ایسے تھے کہ اونکے یہان اونکا گوشت کھانا درست نہ تھا غیر مذہب کے ساتھ کھانا درست تھا جو کھانا یعقوب نے تیار کیا تھا اور جسپر عیساؤ کا ایسا دل چلا تھا کہ اوسنے اپنے حق پیدائش یعنی پہلوٹھے پن کا یعقوب کے ہاتھ بیچ ڈالا تھا اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیغمبرون اور بزرگون مین کیسا سادہ کھانے کا معمول تھا اسحاق جب بڈھا ہوا تو اوسنے بیٹے کو حکم دیا کہ میرے لیئے لذیذ کھانا پکا اپنے بموجب اوسکے حکم کے طیار کیا پیدائش ۲۷، ۳ و ۴-۷ تک۔ جبکہ ابراہیم نے تین فرشتون کی دعوت کی تھی تو اوسنے ایک بچھڑا اور پھلکے پکوائے تھے۔ اور اوسمین گھی اور دودھ ڈلوایا تھا (پیدائش ۱۸ و ۶ و ۷)

صحیح حال اون کے کھانے کا اون اشیاے خوردنی سے جو داؤد کو مختلف موقعون پر ابی گیل نے (۱ سموئیل ۲۵ و ۱۸) اور ضبالی ۲ سموئیل ۱۶ و ۱) اور بارزلائی نے (۲ سموئیل ۱۷ و ۲۸ و ۲۹) پیش کی تھین۔

معلوم ہوسکتا ہی۔ اونکے پینے کی چیز عموماً پانی تھا جو کنوؤن اور تالابون سے نکالا جاتا

تھا (یوحنا ۴ و ۶ و ۷) اوسمین کسی کو کسی طرح کی ممانعت نہین تھی (یوحنا ۲ و ۹ و متی ۲۵ و ۳۵) ملک کنعان مین آباد ہونے کے بعد یہودیون مین یہ بھی دستور ہوگیا تھا کہ اقسام اقسام کی انگوری شراب جو مشکون مین بھر کر رکھی جاتی تھی پیا کرتے تھے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سرخ شراب کو نہایت پسند کرتے تھے (امثال ۲۳ و ۳۱ مکاشفات ۱۴ و ۲۰ و ۱۹ و ۳ و ۱۸) مہمانیون مین عورتین مردون کے ساتھ نہین شریک ہوتی تھین یہ بات اوس ملک کی جیسا کہ آج کل بھی مشرقی ملکون مین مروج ہے نامناسب تھی مثلاً لکھا ہے کہ وشتی ملکہ نے عورتون کی دعوت شاہی محل مین جو اخسویرس کا تھا کی تھی (استر ۱ و ۹) اور بادشاہ نے اپنے امیرون کی علیحدہ کی تھی - عبرانی اگلے وقتون مین جیسا کہ آجکل دستور ہے میز پر رکھ کے کھاتے تھے - بعدہ اونھون نے فارسیون اور حسدیون کا طریقہ اختیار کیا یعنی چارپائیون پر لیٹ کے کھانے لگے کچھ پتہ کھانے کی چارپائیون کا (عاموس ۶ و ۴ و ۷) اور حزقیل (۲۳ و ۴۱) اور طوبیت (۲ و ۴) مین ملتا ہے لیکن یہ رواج عام نہ تھا - اخسویرس کی دعوت مین (استر ۱ و ۹) جماعت بسترون پر لیٹی تھی اور اوسپر بھی بیٹھی تھی جو استر نی بادشاہ او ہمان کو دی تھی استر (۷ و ۸) اسی طرح ہمارا منجی بھی میز پر لیٹا تھا جبکہ مریم مگدلا نے اوسکے پاؤن پر خوشبو ملی تھی (متی ۲۶ و ۷) اور جبکہ یوحنا نے اخیر کھانے کیوقت اپنا سر اوسکے سینہ پر رکھدیا تھا (یوحنا ۱۳ و ۲۵)

جب آدمی سفر کو جاتے تھے تو ہر طرح کی ضروری چیزین اپنے ساتھ لیجاتے تھے عورتین اور امیر مرد اکثر گدہون یا اونٹون پر سوار ہو کر جاتے تھے اور اونہین

پڑاؤن کا سب سامان ضروری بار کیا جاتا تھا۔ یہودی اکثر اکٹھے ہو کر یعنی قافلہ کے قافلہ سفر کرتے تھے جیسا کہ شرقی ملکون مین آجکل بھی دستور ہے خصوصاً اوس وقت مین تو ضرور اکٹھے ہو کر سفر کرتے جب یروسلم کو جانا ہوتا تھا وہ جماعت جسمین یوسف اور مریم نے جبکہ وہ عید فصح سے لوٹے تھے اور یسوع کی عمر اوس زمانہ مین بارہ برس کی تھی مسیح کی موجودگی کا گمان کیا تھا۔ (لوقا ۲ و ۴۲-۴۴)

وہ اسی قسم کا قافلہ تھا جسکا ابھی اوپر مذکور ہوا شرقی ملکون مین اگلے وقتون اور نیز آجکل بھی سراؤن کا دستور نہ تھا جسمین مسافر آرام پاتا اسواسطے مہمان نوازی ہر شخص پر ضروریات سے تھی مقدس نوشتون مین بہت سے حالات آباؤن اور بزرگون کے مہمان نوازی کے لکھے ہین (پیدائش ۱۸ و ۲۳ و ۳۳ وغیرہ ۱۹ باب ۱-۳) مقدس پولس اور مقدس پطرس نے اس نیک کام یعنی مہمان نوازی کی اکثر جگہہ تاکید کی ہے

ساتوان باب

فصل اول

زراعت کے بیان مین

خدا کی دانائی مقتضی اسکی ہوئی کہ اون لوگون کو جو معابد لعبر کہلاتے تھے دریاے یردن کے غربی جانب کی زمین عنایت کرے جو کہ ایسا قطعہ تھا کہ بہ نسبت اغراض

چرائی کے کاشتکاری کے نہایت مناسب تہا کیونکہ بہ نسبت خانہ بدوشون اور سیاحون کے زراعت پیشہ لوگ عمدہ طور سے تربیت پذیر ہوتے ہین۔ فرقہ ہائے روبن اور گاد اور نصف گروہ منسی نے البتہ پیشہ چرائی کو پسند کیا سو اونکو اونہین کی درخواست پر دریاے یردن کے پورب کا قطعہ زمین جو پہلے سے اغراض چرائی کے مناسب تہا عطا کیا گیا لیکن بہت سے گروہ اوس قوم کے دریا سے عبور کرکے پہاڑیون اور وادیون اور فلسطین کے میدانون مین جا پہونچے جہانکہ اونہون نے آباد ہوکر سکونت مستقل اختیار کی اور زراعت کے پیشہ مین مصروف ہوئے اور اونکی اکثر تاریخی حالات متعلق بحکومت الٰہی ہین اور منجملہ اون کے دو گروہ تہے اونہون نے اپنے حسب مراد مویشیون کے لئے زمین پائی لیکن قومی تاریخ کے صفحہ سے اونکا نام خارج ہوگیا۔ یعنی یہودیونکی قومی تواریخ مین اونکے حالات اسطرح نہین پائے جاتے ہین جسطرح اور قومون کے ہین اسکی وجہ یہی ہے کہ وہ اپنے اس پیشہ چرائی کے اختیار کرنے سے قوم سے خارج ہی ہوگئے تہے

مرضی الٰہی کے موافق جسکا قبل ازین مذکور ہوا موسیٰ کے قوانین خاصکر زراعت پیشہ لوگون کے مناسب تہے۔ موسیٰ کے جو شرعی احکام سبت کے سال اور سال یوبل سے متعلق ہین وہ اسجگہہ پر خاص لحاظ کے لائق ہین سبت کے سال کا ذکر (خروج ۲۳ و ۱۰ و ۱۱ و احبار ۲۵ و ۲-۷ و استثناء ۱۵ و ۱-۱۱) ہر ساتوین برس زمین غیر مزروعہ چہوڑ دی جاتی تہی تاکہ خداوند کا سبت قائم ہو اور جو کچہ کہیتون کا اور انگور اور زیتون کے باغون کا پیداوار ہوتا تہا وہ محتاجین کو بطور مال وقف

کے تقسیم کر دیا جاتا تھا۔ خروج ۲۳ و ۱۱ کے مضامین کو احبار ۲۵ و ۵۔ ۷ کے مضامین سے تطبیق دینے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مالکان اراضی کو اس امر کی ممانعت نہ تھی کہ اپنی اراضی کی پیداوار مین محتاجین اور غلامون اور نوکرون اور مسافرون کے ساتھہ شریک ہون ممانعت صرف اس امر کی تھی اور سالون کی پیداوار کی طرح سبت کے سال کی پیداوار کو اپنی ملکیت تصور کر کے محض اپنے ہی صرف مین لاوین بلکہ "ساتوین برس اوسے چھوڑ دین کہ پڑی رہے تاکہ تیری قوم کے مسکین اوسے کھاوین وغیرہ" (خروج ۲۳ ۱۱) "ایک آدمی ایک وقت مین اوسمین سے صرف اسیقدر اپنے گھر کو لاوے جتنا وقف کی چیزون مین سے ایک وقت مین خرچ کیواسطے لینا روا ہے" اول سبت کے سال سے مذہبی معنی مقصود تھے جیسا کہ اس عبارت سے ظاہر ہے کہ "وہ زمین خداوند کے لئے بطور سبت کے پڑی رہے" (احبار ۲۵ و ۲) سبت کے مقرر کرنے سے خدا کی مرضی تمام آدمیون کے اوقات کی حکومت سے تھی ایسا ہی سبت کے سال کے مقرر کرنے سے اون آدمیون کی تمام اراضیات اور اونکی حاصلات اور پیداوار کا اپنے قبضہ و اختیار مین لینا تھا۔ اسواسطے لوگون کو اوسکا یہ حکم تھا کہ چھہ برس وے خداوند کی زمین کو جوتین بووین اور اوسکی پیداوار کو اپنے تصرف خاص مین لاوین لیکن ساتوین برس کی پیداوار کو اوسکے محتاج لوگون اور غریب الوطنون کے لیے چھوڑ دین۔ اسطرح دولتمندون کے دلون مین فیاضی بڑہ گئی تھی اور اونکے محتاج ہمسایون کے واسطے مدد کی صورت نکل آئی تھی۔ عبریون کو سبت کے سال مین اپنے قرضدارون سے قرض کا دعویٰ کرنے کی ممانعت تھی (استثناء ۱۵ و ۱۔ ۱۱)

مگر یہ امر ابھی تک مشکوک ہے کہ اس سال مین جو قرضہ آگے پڑتا تہا وہ ہمیشہ کیواسطے چھوڑ دیا جاتا تہا یا صرف اوسی سال کی مہلت دیجاتی تہی۔ اس باب مین لوگون کی مختلف رائین ہین بعض کی رائے یہ ہے کہ ہمیشہ کیواسطے چھوڑ دیا جاتا تہا اور بعض کہتے ہین کہ نہین صرف اوسی سال مین مہلت ملجاتی تہی۔ اس بندوبست سے مالکان اراضی کو کوئی خاص مشکل نہین واقع ہوتی تہی ایسی زرخیز زمین مین جیسی فلسطین کی تہی اور ایسے عمدہ ملک مین کہ زراعت نہایت مناسب تہا ایک سال زمین کے غیر مزروعہ چھوڑ دینے سے اناج کی کمی نہین ہوتی تہی بلکہ سال گذشتہ کی تخمکاری سے اسقدر پیداوار ہوتا تہا کہ لوگون کی حاجات کیواسطے بخوبی مکتفی ہوتا تہا۔ اور انگور اور زیتون اور انجیر کے لئے زمین جوتنے بونے کی کچھ ضرورت ہوتی ہی نہین تہی اونکے درخت ویسہی پہل لاتے تہے۔ مزیدبران یہہ بات بہی یاد رکہنے کے لائق ہے کہ اوس زمانہ کے لوگ ترقیات حیثیت اراضی کے اصول سے ناواقف تہے اسواسطے اونکے حق مین سبت کے ایک سال اراضیات کو غرض زراعت کے لئے اصلاح پر لانے کیواسطے پڑا رکھنا بہت ہی مفید تہا۔ لیکن یہ بڑا فائدہ محض اتفاقی تہا ارادی نہ تہا۔

سال یوبل کے بیان مین

(احبار ۲۵ و ۸ - ۱۶ و ۲۳ و ۲۶ و ۱۶ - ۲۵ وگنتی ۳۶ ۴)

سبت کے سال گذرنے کے بعد یوبل کا سال ساتوین مہینے کے دسوین دن

یوم کفارہ کے بڑے دن کو اسطرح شروع ہوتا تھا کہ تمام ملک مین ترہی پھونکی جاتی تھی اول زمین کے غیر مزروعہ چھوڑ دینے کے باب مین جو قاعدہ سبت کے سال مین ملحوظ ہوتا تھا وہی اس سال مین بھی تھا یہ خداوند کا سال کہلاتا تھا اور اس سال کی تمام پیداوار محتاجون کیواسطے بطور مال وقف کے چھوڑ دی جاتی تھی - (احبار ۲۵ و ۱۱ و ۱۲)

دوسرے جو شخص بوجہ افلاس کے اپنے باپ دادے کا کچھ ورثہ فروخت کر ڈالتا وہ اس سال مین چھوٹ کر پھر اوسی کیطرف عود کرتا اسطرح سے کسی عبرانی کی موروثی جانداد بطور مستقل اوس سے جدا نہین ہونے پاتی تھی - سال یوبل کے پہلے بھی ہر شخص کو اختیار تھا کہ اپنے بھائی کا ورثہ اگر رہن ہوتا تو یا تو چھڑا لیتا یا وہ خود اگر اوسمین استطاعت ہوتی چھوڑا لیتا ورنہ سال یوبل مین آپ ہی چھوٹ کر اصل مالک پر عود کرتا ایک نہایت مناسب بندوبست اس امر کے واسطے یہ تھا کہ سال یوبل سے پہلے جتنی برسین رہتی تھین اونہین کے موافق قیمت ہر جائداد کی مقرر کی جاتی تھی لیکن بعض قسم کی ملکیتین ایسی بھی تھین جو قاعدہ مذکورہ سے مستثنے تھین یعنی خریدار کے پاس ہمیشہ رہ سکتی تھین (احبار ۲۵- ۲۹- ۳۴)

تیسرے جتنے عبرانی غلامی مین ہوتے وہ سال یوبل مین آزاد ہو جاتے تھے لیکن بعض کام ایسے بھی تھے کہ جنمین یہ قاعدہ موجب مشکلات کا ہوتا تھا جنکا ذکر اور جگہہ آویگا- احبار ۱۹ اب ۱۵-

شرقی ملک کے بعض اضلاع مین کھیتون اور باغات کو پانی دینا ضروریات سے ہوتا ہے - مصر مین دریائے نیل کے وادی سالانہ طغیانی سے سیراب ہو جاتی

ہے پہر وہان سے چہوٹی چہوٹی نہرین بناکر دور تک پانی کو پھیلا دیتے ہین قدیم اسوریا اور بابل مین دریائے فرات اور دجلہ سے اِس قسم کی نہرین کہیتون وغیرہ کے پانی دینے کو کاٹی جاتی تہین جنکے نشانات آجتک پائے جاتے ہین۔ باستثنا بعض اقطاع زمین کے مثلاً وہ قطع جو یریحو کے آس پاس واقع ہے۔ اور باقی سارا ملک فلسطین آبپاشی پر ایسا موقوف نہین ہے جیسے اُس پاس کے بعض قطعات اراضی ہین موسی اوسی ملک موعود کے متعلق قرار دیکر یہ فرماتا ہے کہ وہ پہاڑیون اور وادیون کی زمین ہے اور آسمان کے مینہ سے سیراب ہوتی ہے (استثناء ۱۱ب ۱۱ آیت) مگر چونکہ کل مینہ چہہ مہینے کے عرصہ مین وسط اکتوبر کے بعد سے برستا ہی اسواسطے آبپاشی کی مصنوعی وسائل کی ضروریات پڑتی ہے طامسن صاحب یافا کے گنجان باغات وغیرہ کے بابمین اسطرح لکہتے ہین کہ اونکی سرسبزی اِس امر پر موقوف ہے کہ اونمین ہمیشہ پانی پہونچتا رہے اور پانی پہونچانے کی سبیل یہ ہے کہ کنوون پر چرخ لگے ہوتے ہین جنکو گدہے گہوماتے ہین۔ چرخ عین کنوئے کے مُنہ پر ہوتا ہی اوسپر دو بہت مضبوط جہال کی لپٹی ہوئی رسّی پڑی ہوتی ہے۔ اون رسّون کے دونون سرون پر دو چہوٹے گہڑے یا لکڑی کے کٹہرے بندہے ہوتے ہین۔ جب ایک طرف کی رسّی کنوے سے نکلتی ہے تو دوسرے طرف کی اوسکے اندر کو جاتی ہے جو نکلتی ہے وہ پانی سے بہری ہوتی ہے اور خالی اندر کو جاتی ہے۔

غرض جب پانی کا گہڑا کنوئے سے نکلکر اوسکے مُنہ کی برابر آجاتا ہی تو اوسکا

پانی کسی ایک جگہہ مین جو کنوئین کے پاس ہوتی ہے ڈال دیا جاتا ہے وہان سے وہ پانی کھیت یا باغ کے تمام مواضعات مین پہونچ جاتا ہے اور چونکہ اوتھلے کنوئین ہوتے ہین سوائے بجز چرخ چلانے کے اور کوئی صورت پانی نکالنے کی نہین ہوتی ہے چرخ کو اون لوگون کی زبان مین نورا کہتے ہین اوسے بیل یا گدھے چلاتے ہین۔ بعض چرخ کا قطر ۱۰ یا ۹۰ فیٹ کا ہوتا ہے۔

دوسرا آلہ پانی نکالنے کا شَدُوف کہلاتا ہے جو کہ دراصل ملک امریکہ کے پرانی ساخت کے پانی نکالنے کی کل ہے (اسکو ہماری زبان مین ڈول کہنا چاہیئے) بعضے شدوف یعنی ڈول بھینسے کی کھال کے بنتے ہین اور اونمین اس مضبوطی سے رسیان بندہی ہوتی ہین کہ جب اوسے کنوئین مین ڈالتے ہین تو کنوئین مین پہونچتے ہی اوسکا منہ کھلجاتا ہے اور فوراً پانی بھر جاتا ہے۔ اور جب اوپر کو کھینچتے ہین تو اوسکا منہ بند ہوجاتا ہے اسطرح اوسکا پانی گرنے نہین پاتا ہے غرض اوس ڈول کو نکالکر اوسکا پانی کاشتکار اپنی مرضی سے جن کیاریون مین چاہتا ہو اور جہان اوسکی ضرورت ہوتی ہے ڈالدیتا ہے۔ اسی امر کی طرف ایک عقلمند آدمی نے باین عبارت اشارہ کیا کہ بادشاہ کا دل خداوند کا ہاتھ ہے (یعنی وہ مصنوعی ترکیبات جنسے پانی پہونچایا جاتا ہے) وہ اس پانی کے نالونکی مانند جدہر چاہتا ہے اوسے پھیر دیتا ہے ہموار زمین پر پانی کی جمع کرنے کی یہ ترکیب ہے کہ مٹی سے چارونطرف ایک مینڈا پانی کے روکنے کے واسطے بناتے ہین اوسکے نیچے کچھ موریان پانی کے باہر نکالے اور اندر جمع کرنے کے لیئے بنی ہوتی ہین جب کسی باغ یا کھیت کو پانی دینا منظور ہوتا تو پانی کے باہر جانے کے لیئے موریان کھولدی

جاتی ہین بعض یہ سمجھتے ہین کہ موسیٰ نے اسی دستور کے خیال سے یہ کہا ہے کہ وہ زمین جسمین تو اوسکا وارث ہونے جاتا ہے مصر کی سی نہ جہان سے تم نکل آئے جہان تو اپنا بیج بوتا تھا اور اسے اپنے پانؤن سے ترکاری کے باغ کی طرح پانی سے سینچتا تھا

(استثناء ۱۱ باب ۱۰ آیت

بعض یہ خیال کرتے ہین کہ عبارت مذکور الصدر سے موسیٰ کی غرض اوسی دستور کی طرف اشارہ کرنے سے ہے کہ پانوون کے سہارے سے چرخ چلائے جاتے تھے جیسا کہ نیوبر صاحب نے قاہرہ دار السلطنت ملک مصر مین ملاحظہ کیا تھا۔ اور جسکا ذکر ٹامسن صاحب نے اسطرح کیا ہے کہ مین نے چھوٹی چھوٹی پانی کی چرخیان اکثر کے میدان مین اور اور جگہون پر دیکھین جنسے زراعت کو پانی دیا جاتا تھا۔

راستباز آدمی کے ایسے درخت سے جسکو چشمون سے پانی دیا جاتا ہو (زبور ۱ و ۳ یرمیاہ ۱۷ و ۸) اور وہ بارہون مہینے تر و تازہ رہتا ہو تشبیہ دینا شرقی ملک کے رہنے والے آدمی کے دلپر ایسا اثر کرتا ہے کہ ہمارے دلپر بارہ مہینے کی کثرت بارش کی تشبیہ شاید وہ اثر نہ کرے۔

فلسطین اور سوریا کے کوہی اضلاع جہانکی زمین مین نشیب نہین اور جہان کہ طریقۂ کاشتکاری ابھی تک وہی ہے جو پرانے وقتون مین تھا یعنی اون اضلاع مین یہ دستور ہے کہ چھوٹی چھوٹی پتھر کی دیوارین ایک کے اوپر ایک کوہی زمین پر بنا دیتے ہین جب مینہ برستا ہے تو پہاڑون کی مٹی مینہ کے پانی سے دہل کر اون جگہون مین جو دیوارون سے محیط ہوتی ہے رُک رہتی اور جمع ہو رہتی ہے اوسپر کسان بیج ڈالدیتے ہین

اضلاع لنبان مین بھی کہ وہان کی زمین کوہی ہے اسیطرح کاشتکاری کا معمول ہے اور ملک فلسطین مین بھی بہتیری جگہہ ایساہی دستور ہے ۔ اوس ملک کے بہتیرے کوہی اقطاع مین پُرانی شَہر کے مینڈون کے نشان ابتک باقی ہین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہان بھی یہ طریقہ ایک زمانہ مین بہت کثرت سے جاری تھا۔ کوہ لنبان کی چوٹی پر کھڑے ہوکے جو کوئی پچھم کے ڈہلاؤ کی طرف دیکھے تو اوسکے مینڈہ سیڑہیون کی طرح ایک پر ایک نظر آتے ہین جنمین ہری ہری فصلین اور انگورون کے سبز درخت اور توت کے درختون کے کالے کالے پتّے عجب لطف دکھاتے ہین ۔

اسیطرح لنبان مین بہت سے گاؤن نیچے سے اوپر تک آباد ہوتے چلے گئے ہین اور پہاڑ کی چوٹیون تک برابر تھوڑی کاشتکاری ہوتی ہے ۔

آلات زراعت کے آجکل بھی ایسے ہی سادہ ہین جیسے اگلے وقتون مین تھے مصر کی پُرانی عمارات مین اگلے وقتون کے آلات زراعت کی طرح طرح کی تصویرین ملتی ہین اور کوئی وجہ ایسا گمان کرنے کی نہین ہے کہ فلسطین کے لوگ جو مصر سے نکلکر آئے تھے استعمال آلات زراعت مین مصریون سے کچھہ بہت مختلف ہین۔ اگلے وقتون مین مصر کے ہل بہت ہلکے ہوتے تھے کبھی دونون ہاتھون سے کسان ہل اوٹھاتا تھا اور کبھی صرف ایک یعنی بائین ہاتھہ سے ہل اور دائین ہاتھہ مین پینہ ہوتا تھا - اِس قسم کے ہل سے صرف اوپر کی نرم مٹی جو دریائے نیل کی طغیانی سے زمین کے اوپر جمع ہو رہتی تھی جت سکتی تھی ۔ عبرانیون کے ہل بھی فی الواقع ایسے ہی ہلکے ہوتے تھے جیسے آج کل وہان مروج ہین ۔ جس قسم کے ہلون کا

طامسن صاحبنے ذکر کیا ہے اونمین صرف ایک دستہ لگا ہوتا ہے اور ایک کے نیچے ایک بطور قطار کے ہل چلائے جاتے ہین طامسن صاحب کہتے ہین کہ بارہ بارہ ہل ایک ساتھہ کام کرتے ہین اول سلاطین ۱۹ باب ۱۹ آیت مین لکہا ہے کہ ایلیاہ نے شفات کے بیٹے الیشع کو دیکہا کہ وہ بارہ جوڑی بیلون سے ہل چلاتا تہا اور بارہوین ہل پر آپ تہا۔ یعنی بارہ ہل ایک کے پیچہے ایک جڑے ہوئے تہے اور ہر ہل مین ایک جوڑی بیل کی لگی ہوئی تہی فیلو صاحب کی کتاب دربارہ ایشیاے کوچک مین ایک ہل کی تصویر بنی ہے اور ایک آدمی ایک ہاتہہ سے اوسے پکڑے ہے۔ اوسکے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی نئے درخت کے ایسے ٹہنہ سے بنا ہے کہ جسکی دو شاخین مقابل کی طرفون کو جاتی ہین۔ ملک سوریا کے کسان اوس وقت قلبہ رانی کرتے ہین جب زمین برسات کی بارش سے خوب تر اور نرم ہو جاتی ہے موسم برشکال سے پہلے وہان کی زمین اس لائق نہین کہ اوسمین ہل کا پہالہ گڑ سکے اسواسطے چار و ناچار کسان سردی کے موسم مین جب برسات ہوتی ہے یعنی اخیر اکتوبر سے ماہ جنوری تک قلبہ رانی کر سکتے ہین۔ کتب مقدسہ مین اس واقعہ کی طرف اشارات پائے جاتے ہین مثلاً سلیمان نے امثال ۲۰ و ۴ مین فرمایا ہے کہ “سست آدمی جاڑے کی باعث ہل نہین چلاتا سو وہ کاٹنے کے وقت بہیک مانگے گا اور اوس پاس کچہہ نہوگا” طامسن صاحب فلسطین کے کسانونکا ذکر کر کے لکہتے ہین کہ ہمارے یہان کے کسان فی الواقع نہایت سخت موسم مین ہل چلاتے ہین مینے اکثر اونہین سردی مین ٹہرتے اور ہوا اور مینہ مین ایسا صابر پایا کہ جو لوگ سست نہین ہین وہ اونکی ہمتونکو

دیہا کی ہمت ہار جاتی ہین - لیکن وہ وقت قلبہ رانی کے لیئے ایسا مناسب اور بیش بہا ہوتا ہے کہ جو کوئی فصل کاٹنے کا متوقع ہوتا ہے اوسکو اوسوقت ضرور جوتنا بونا پڑتا ہی اگرچہ موسم سردی اور تندہوا کے باعث نہایت سخت اور دشوار معلوم ہوتا ہے - مصر کی قدیم عمارات مین ایک قسم کے کدالے کی کندہ تصویرین پائی جاتی ہین اون کدالیون مین ایک چھوٹا سا دستہ اور لانبا بیٹ لگا ہے اوسکی شکل بعینہ اوسی کدالے کی سی ہے جو عبرانی زمین کھودنے کے لیئے استعمال کرتے ہین -

یہودیون کی کتب مقدسہ مین ہینگا کا ذکر نہین ہے جس لفظ کا ترجمہ ایوب ۳۹ باب ۱۰ آیت ہینگا کیا ہے اسکے اصلی معنی ڈھیلے توڑنے کے ہین چنانچہ بعض جگہون ایسا ہی ترجمہ کیا بھی گیا ہے لیکن توڑنا ڈھیلون کا قلبہ رانی یا کسی خاص قسم کے ہینگے سے ممکن ہو اور جب ڈھیلونکا بخوبی توڑنا منظور ہوتا تو لکڑی کا ٹیلا اسکے اوپر چلاتے اور اگر زمین نرم ہوتی یا کام خفیف سا ہوتا تو لکڑیون کا گٹھہ وغیرہ پھیرتے تھے جیسا کہ فی زمانہ رواج ہے - بیلون سے قلبہ رانی ہوتی تھی - اس سے جوئے کا محاورہ پیدا ہوا جس سے مراد ایک جوڑی بیل کی اور نیز اوسقدر جوت زمین کی جو ایک دن مین ایک ہل سے جُت سکے ہلواہی کے پاس جیسے اگلے وقتون مین دستور تھا آجکل بھی پینہ ہوتا ہے یہ ایک چھڑی قریب آٹھہ فیٹ لانبی ہوتی ہے اوسکے ایک سرے لوہے کی آر لگی ہوتی ہے اور دوسرے سرے پر لوہے کا ایک آلہ ایسا ہوتا ہے جس سے اناج کو پولیون سے چھانٹتے ہین - اس سے صاف ظاہر ہے کہ ضرورت کیوقت یہ آلہ وہی کام دیتا ہے جو برچھی لڑائی کے وقت کام دیتی ہے - جس حکم امتناعی کی رو سے

ایک بیل اور ایک گدہے کو جوڑکر ہل چلانا منع ہے اوس سے صاف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کبہی گدہے بہی قلبہ رانی کے کام مین آتے تہے۔ اگلے وقتون مین گھوڑون سے قلبہ رانی نہین ہوتی تہی ٭

فصل دوسری

بڑے اور چھوٹے اناج کا بیان

۷۔ بڑا اناج اوسے کہتے ہین جسکی روٹیان پکانے کا رواج کثرت سے ہے جیسے گندم جو جنار باجرہ مکا وغیرہ۔ چھوٹا اناج توبیہ مٹر مسور وغیرہ کو کہتے ہین بونے کا وقت جیسا کہ اوپر مذکور ہوا فلسطین مین موسم برسات مین ہوتا ہے حسب صحیح ترجمے یسعیاہ ۲۸ و ۲۵ کے کہ وہ یہ ہے" اور گیہون کو پانت پانت مین نہین بوتا" یون سمجھنا چاہیے کہ بیج ہمیشہ بے ترتیبی سے نہین بکھیرا جاتا تہا بلکہ کبہی کبہی پانت پانت مین بویا جاتا تہا۔ لیکن متی ۱۳ و ۳ مین ایک کسان کی تمثیل جو ہے اوسمین بے ترتیبی کے بونے سے مُراد ہے کیونکہ کچہہ راہ مین گرتا ہے راہ سے غرض وہ راستہ ہے جو غیر محفوظ کہیت مین پڑجاتا ہے) اور کچہ پتہریلی زمین پر اور کچہ کانٹون مین۔ بیج بوکر اوپر سے اوسکے چہپانے کو ٹہیلہ پہیرا جاتا ہے۔ مصر کی نرم زمین مین بکرون اور سورون سے بیج کی پامالی کیجاتی تہی۔ اور قدیم عمارات سے کندہ مورتون سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگلے وقتون مین اسکا رواج بہت تہا۔

جو کی فصل گیہون کی فصل سے دو تین ہفتہ پہلے طیار ہو جاتی ہے ۔

ملک فلسطین مین فصلون کے طیار ہونے کے موسم بہی مختلف آبادیون مین مختلف ہین ۔ گیہون کی فصل یریحو مین ساتوین سے چودہوین مئی تک شمار کی جاتی ہے یروسلم مین اوس سے چار ہفتہ بعد طیار ہوتی ہے اگرچہ دونون مقامون مذکورہ مین زیادہ سے زیادہ کوئی بیش میل کا فصل ہوگا ۔

بحر روم کے کنارے کے میدانون کی فصلین دونون وقتون مذکورہ کے وسط مین طیار ہوتی ہین ۔ جس چیز سے اناج کاٹتے ہین اوسکو ہنسیہ کہتے ہین صرف یہی ایک آلہ اناج کاٹنے کا ہے مگر اب یہ دستور ہی کہ جڑ سے درختون کو اوکھیڑ لیتے ہین اسلیئے کہ اوسکا بھوسہ جانورون کے کہانے کے کام مین آتا ہے ۔ اناج کاٹکے اوسکے گٹھے باندہ کر دانین جلانے کی جگہہ جمع کرتے ہین عاموس ۲ باب ۱۲ آیت سے صاف ظاہر ہے کہ اگلے وقتون مین گاڑیون پر پولے لادکر لاتے تھے "دیکہو مین تم کو اسطرح تلے دباؤنگا جسطرح گاڑی دباتی ہے جسکے اوپر بہت سی پولیان بار سے لادی گئین ۔ مگر گاڑی صرف وہان ہی چل سکتی تہی جہان کی زمین ہموار تہی آج کل یہ دستور ہے کہ اونٹون یا گدہون پر بڑے بڑے گٹھے رکھکر دائین جلانے کی جگہہ لیجاتے ہین ۔ ایک صاحب کا بیان اس باب مین اسطرح پر ہے کہ اب اناج کی پولیان جیسا ہمارے یہان دستور ہے نہین باندہی جاتی ہین بلکہ بڑے بڑے گٹھے جمع کر کے رسیون کی پہاندیون مین باندہ کر تہوڑے تہوڑے فاصلہ زمین پر پڑے رہتے ہین ۔ اونٹ کو اوس مقام پر لاکے بٹھلاتے ہین اور اوسکی کاٹھی پر

اون بڑے بڑے گٹھون کو رکھکر خوب کس دیتے ہین اور شتربان کی آواز کے ساتھہ ہی یہ حلیم جانور اوٹھکر آہستہ آہستہ گاؤن کی طرف دائین چلانے کی جگہہ کو جاتا ہے۔ بہت سے اونٹ گرد و نواح کے کھیتون سے قطار در قطار اپنی اپنی پشت پر آب سے بڑے بوجھہ رکھے ہوئے کلہیان کے قریب تک آہستہ آہستہ آتے اور ایک انبار کہ اوسکو بمنزلہ پہاڑ کے کہنا چاہیئے تھوڑے عرصہ مین الگ جاتا ہو۔

کلہیان اگلے وقتون کی طرح کھلے میدان مین ہوتا ہے۔ چونکہ برسات کا موسم ہو چکتا ہے اسواسطے باہر اناج ڈالنے مین کچھہ دقت نہین ہوتی ہے اس مقصد کے واسطے ہموار زمین گول گروہ کی طرح پچاس یا اسی بلکہ کبھی کبھی سو فیٹ قطر مین پسند کر لی جاتی تہی۔ اول زمین خوب صاف کرتے اور کوٹکر پختہ کر لیتے ہین پہر اوسپر اناج ڈالدیا جاتا ہے۔ اور پہر جانورون کے پیرون سے اوسے کہندلواتے ہین۔ رابنسن صاحب کہتے ہین کہ مینے مریکو مین دیکہا کہ بیل گائین اور چہوٹے چہوٹے جانور کم سے کم پانچ اکٹھے ہوکر اوس اناج کے روبرو چلائے جاتے ہین دائین چلانے کے وقت مونہہ ایک چیز سے کہ کہریا سمجہنا چاہیئے الگ کرتے ہین کتب مقدسہ مین اسکا کچھہ ذکر پایا جاتا ہے یعنی "دائین کیوقت تو بیل کا منہ مت باندہ" یہ نصیحت عمدہ نہایت موافق ہے اس امر کے سبب کہ محنتی اپنا حق المحنت پانے کا مستحق ہے۔ رابنسن صاحب لکہتے ہین کہ مینے دیکہا کہ ہمارے دوست عیسائی اس نصیحت جیسا چاہیئے عمل نہین کرتے ہین یعنی بہتیرے اپنے جانورون کے دائین چلانی کیوقت منہ دیتے ہین لیکن مجھے یاد نہین کہ مینے کسی محمدی کو اپنے جانور کا

منہ باندہتے دیکہا ہو۔ فلسطین کے شمال مین علاوہ طریقہ مذکورہ کے ایک طریقہ اناج صاف کرنیکا اور بہی ہے رابنسن صاحب کا بیان ہے کہ دو تختے ایکدوسرے سے جڑے ہوتے ہین اونکے سامنے کی طرف اوپر کو جہکی ہوتی ہے جیساکہ انگلستان مین پتہر کا گہن ہوتا ہے مگر لکڑی کا بہاری کم ہوتا ہے اون تختون کے نیچے سوراخ ہوتے ہین اون مین خوب نوکدار سخت پتہر لگے ہوتے ہین۔ جب بیل اناج کے انبار پر چکر لگاتے وہ کل گہسٹتی ہے کبہی کوئی لڑکا کبہی کوئی جوان آدمی اوسپر بیٹھہ جاتا ہے۔ مصریون کے دائین چلانے کی کل جسے لورج کہتے ہین کئی ڈنڈے یا تختے لکڑی کے ہوتے ہین اون مین بہت سی لوہے کی کیلین لگی ہوتی ہین بیل اوسکو دائین پر کہینچتے ہین اور کہینچنے والے کیواسطے اوسپر ایک چوکی سی بنی ہوتی ہے اوسپر وہ بیٹہتا ہے جس سے اوس کل پر خوب بوجہہ پڑتا ہے۔ ایشیاے کوچک مین یہ دستور ہے کہ صرف ایک چہوٹا سا لٹہہ ہوتا ہے اوسکی ایک طرف جانور لگتے ہین وہ اوسکو اناج پر گرڑتے ہین چہوٹے اناج کو صرف لاٹہیون ہی سے پیٹ کر نکال لیتے ہین (یسعیاہ ۲۸ و ۲۷ - آیت) جو طریقے دائین چلانے کے مذکور ہوئے اون سے نہ صرف اناج کٹ جاتا ہے بلکہ بہوسہ بہی ایسا مہین ہو جاتا ہے کہ جانورون کے کہانے کے استعمال مین آتا ہے یہ مشرقی طریقے دائین چلانے کے عجیب مثال اس امر کی ہے کہ خدا اپنے لوگون کے ستانیوالون سے ایسی ہی عداوت کرے گا۔ " تو قہر کے ساتہہ زمین پر کوچ کر گیا تونے نہایت غصّے ہوکے قومون کو روند ڈالا ہے" حبقوق ۳ و ۱۲) کیونکہ رب الافواج اسرائیل کا خدا یون کہتا ہے کہ بابل کے بیٹے کہلیان کی مانند تہے جب روندنے کا وقت آیا" (یرمیاہ ۵۱ و ۳۳)

اسے صیحون کے بیٹے اوٹھ اور دائین چلا کیونکہ مین تیرے سینگ لوہا اور تیرے کھرون کو پیتل بناؤنگا اور تو بہتیری قومون کو ٹکڑے ٹکڑے کریگی (میکاہ ۴ و ۱۳) اور صیحون کی نسبت یہ وعدہ ہے کہ دیکھ مین تجھے (یہ نہین کہ تیرے لیئے بلکہ تجھ ہی کو)" داؤنے کی ایک نئی گاڑی کہ جسکے بہت سے تیز دودہارے دانت ہون بناؤنگا تو پہاڑون کو ڈہاؤنگا اور اونہین چورچور کرے گا اور ٹیلون کو بھوسہ کی مانند بناویگا" یسعیاہ ۴۱ و ۱۵) فاتح سپاہی ظلم کی تشبیہ بھی اسی داؤنے سے دیجاتی ہے جب اناج کو داوچکتے ہین تو پھٹکتے ہین خوب اچھی طرح داؤین چلانے کے بعد بیچ میدان مین اوسکی گری لگا دیتے ہین یہ گری اکثر آدمیون کے قد سے بھی اونچی ہوتی ہے جب تک ہوا نہین چلتی گری لگی رہتی کیونکہ گندم کو بھوسہ سے جدا کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ اوسکو اونچے سے ڈالتے ہین ہوا بھوسہ کو الگ کر دیتی ہے اور اناج کی ڈھیری الگ ہوجاتی ہے غرض اول اناج کو بھوسہ سے اسطرح جدا کرتے پھر جو کچھ رہجاتا ہے تو اوسکو سوپ سے پھٹک ڈالتے ہین سوپ مین پھٹکنے سے جو کچھ بھوسہ رہجاتا ہے اوسکو بھی ہوا اوڑا کے علیحدہ کر دیتی ہے ۔ مصریون کی قدیم عمارات کندہ تصویرون سے معلوم ہوتا ہے کہ اونکے یہان اون وقتون مین لکڑی کی کھونٹی سے اناج صاف کرنے کا دستور تھا ۔ جیساکہ داؤنے کتب مقدسہ مین خدا کی کھلنے والی عدالتون کا نشان قرار دیا ہے اسیطرح جھٹرنا اور چھاننا صاف و پاک کرنے کا نشان ہے ۔

جب مسیح آویگا اسکا سوپ اوسکے ہاتھ مین ہے اور وہ اپنے کھلیان کو خوب صاف کریگا اور گیہون اپنی کھیتی مین جمع کرے گا اور بھوسہ کو ایسی آگ مین جو کبھی نہین بجھیگی

جلاویگا (متی ۳ب ۱۲ آیت) دیکھو مین حکم کرونگا اور اسرائیل کے گھرانے کو سارے قومون کے درمیان جسطرح سے چھلنی مین چھانتے ہین چھانونگا اور ایک دانہ زمین پر گرنے نپاویگا۔

میرے گروہ مین کے سارے گنہگار جو کہتے ہین کہ آفت نہ تو پیچھے سے ہم تک آویگی اور نہ آگے سے ہمپر پڑیگی سو تلوار سے مارے جاوینگے۔ (عاموس ۹ب ۹ و ۱۰) ہوا کا بھوسہ کو اوڑا لیجانا یا اوسکا آگ مین جلا دینا ناپاکون کے آخر سزا کی ایک وحشتناک تشبیہ ہے۔ وے ایسے ہین جیسے بھوسی جو ہوا کی آگ ہو اور جیسے بھوسہ جسے آندھی اوڑا لے جاتی ہے (ایوب ۲۱ و ۱۸ و زبور اول ۴ و ۳۵ و ۵) اناج داؤنے اور صاف کرنے کے بعد آیندہ کے استعمال کیواسطے کھیتون اور انبارخانون مین جمع کر لیا جاتا ہے عہد عتیق مین انبارخانون کا ذکر آیا ہے لیکن ایسی غیر محدود الفاظ مین کہ اون سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ کس صورت کے اور کہان بنتے تھے زمانۂ حال مین انبارخانے زمین کے اندر ہوتے ہین۔ غالباً اگلے وقتون مین بھی یہی دستور تھا طامسن صاحب ان اناج کے کنڈون کی نسبت اسطرح لکھتے ہین کہ وے بالکل خشک اور مضبوط اور سرد رہتے ہین اونکا منہ مٹی سے خوب لیپ دیا جاتا ہے جس سے چوہے وغیرہ جانور بلکہ چیونٹی تک کہ یہ بھی اناج کی دشمنی ہے نہین گھسنے پاتی ہے۔ معمول یہ ہے کہ انبارخانے جنکو ہمارے ملک مین عموماً کھتے کہتے ہین خشک جگہہ کھودے جاتے ہین جیسا کہ اس ملک مین ڈھلوان ٹیلون پر ترائی کی زمین مین کھتے اچھے نہین کھدتے لیکن ان ملکون یعنی فلسطین وغیرہ مین خشک آب و ہوا اور پہاڑی زمین ہونے کے باعث بہت مدت تک کھتے بہت

رہتے اور برسون اناج اونمین بند رہتا اور بگڑنے نہین پاتا۔ مصر کی قدیم عمارات کے کندہ تصویرون مین کہتون کے محراب دار دروازہ بنے ہین۔ ہمکو اس بات کا بھولنا نہین چاہیئے کہ شریعت موسوی مین محتاجین کو خیرات کرنے کا بہی بہت عمدہ بند و بست ہے کاشتکارون کو اپنے کہیتون کے پولون کے کاٹنے کی اور پڑی گرے اناج اور بالیون کے اوٹھانے اور جو پولیان بھول چوک سے رہگئی ہون اون کے اوٹھانے کی قطعی ممانعت تہی۔ یہ محتاجون اور مسافرون کو یتیمون اور بیواؤن کو اسرائیل اپنے مصر مین رہنے کے ایام مین تکلیفون کو یاد کرکے چہوڑ دیتے تہے۔ یہی قاعد انگورون اور زیتون کے باغون کی نسبت بہی ملحوظ رکھا جاتا تہا۔ یعنی پڑے گرے اور درختون پر کچہ انگور اور زیتون چہوڑ دیئے جاتے تہے کہ راہ گیر مسافر یا کوئی غریب آدمی جسکا دل چاہے کہائے لیکن کسی مسافر راہ گیر کو جمع کرنیکی اجازت نہ تہی صرف یہی اجازت تہی کہ جسقدر دل چاہے وہان ہی کہالیوے۔ اسیطرح اناج کے کھیتونکی نسبت بہی مسافرون کو حکم تہا کہ ہاتھ سے توڑکر دل چاہے تو کوئی بالی کہالیون لیکن ہنسیہ نہ لگاوے چنانچہ اسی بناء پر فریسیون نے ہمارے خداوند یسوع مسیح کے شاگردون چوری کا الزام نہین لگایا تہا بلکہ سبت کے نہ ماننے کا الزام لگایا تہا۔

اوپر کے بیان سے اور نیز شریعت موسوی کے بہت اور مقامات سے اصل خوشخبری جسکی اصل محبت ہے خوب جگمگاتی صفائی سے ظاہر ہوتی ہے بلکہ شریعت موسوی کے سخت احکام مین بہی الفت کی بو قائم ہے کیونکہ سخت احکام سے غرض صرف اسقدر تہی کہ اوس کے عہدنامہ کے لوگ کافرون کی رسم و دستور مین

بھٹکنے سے کہ اون کے چارون طرف رہتے تھے محفوظ رہین ✤ ۔

فصل تیسری

انگور کے باغات کے بیان مین

جس کثرت سے فلسطین مین اناج ہوتا ہے ویسہی انگور بہی بکثرت ہوتے ہین جیسے عمدہ انگور وہان ہوتے ہین اوسکی تصدیق حال کے سیاح بہی کرتے ہین اور بیبل کے پڑھنے والے اسکو خوب جانتے ہین کہ عبرانیون کی کتب مقدسہ مین انگورون کے باغات کی نسبت کیا کچھہ لکھا ہے اور وہان کے لوگ کیسا عمدہ پیداوار اسکو سمجھتے ہین اوحبرون کے گرد و نواح مین بکثرت پیدا ہوتا ہے اور یہان کا انگور فلسطین کے انگور کی بہ نسبت بہت بڑا اور اچھا ہوتا ہے۔ اسی فلسطین کی جنوبی حصہ مین اسکول کی وادی واقع ہے جہان سے جاسوس انگورون کا خوشہ ایک لاٹھی پر رکھہ کے لائے تھے حال کے سیاح بہی اس کی تصدیق کرتے ہین کہ اونہون نے ایسے بڑے بڑی خوشہ انگورون کے دیکہے کہ ایک ایک خوشہ پانچ پانچ چھہ چھہ سیر وزن مین اور اوسکے انگور اتنے بڑے جیسے بڑا بیر ہوتا ہے۔ انگور کی ٹٹیان آٹھہ آٹھہ دس دس فیٹ کے فاصلہ پر لگائی جاتی ہین۔ نیچے سے اوسکی شاخین اوپر کو بڑہکر ٹٹیون پر پہیل جاتی ہین اور کبہی ایسا ہوتا ہے کہ وہ قطارین آٹھہ دس فیٹ کے فصل سے بنائی جاتی ہین اوسکے اوپر بانسونکا یا کسی اور چیز کا ٹہاٹر ڈال دیا جاتا ہی جسکے اوپر دونو طرف سے انگور کے بیل پڑ پہیلکر محراب کیصورت بناتے ہین موسم خزان مین اوسکے پتے چہانٹے جاتے ہین۔ انگور کے باغونکی باغبانونکے کام کا تھوڑا سا

احوال یسعیاہ نبی باب پنجم آیات ۱و۲ مین کہا ہے "اب مین اپنی محبوب کے لیئے اپنے محبوب کا ایک گیت اوسکی تاکستان کی بابت گاؤنگا میرے محبوب کا تاکستان بلند اور جیّد پہاڑ کی چوٹی پر لگا اور اوسنے اوسے کہودا اور اوسکے پتھر نکال کے پھینک دیئے اور اچھی سی اچھی تاکین اوسمین لگائین اور اوسکے بیچون بیچ برج بنایا اور کولہو بھی اوسمین تراشا" آج کل باغبانون کا اصل کام صرف اسیقدر ہے جو مذکور ہوا- دیوار یا احاطہ صرف حفاظت کیواسطے بنایا جاتا ہے-

رابنسن صاحب نے تاکستان کے احاطے اور تاکستان اور زیتون کے بیچ مین جو راہ ہوتی ہے اوسکی نسبت ذکر کیا ہے وہ بعینہ ہی انگورستان کا ایک کوچہ ہوتا ہے ایک دیوار ادہر اور ایک ادہر ہوتی ہے ایسے ہی کوچہ مین سرکش نبی سے خدا کا فرشتہ ملا تھا اور گدہے نے بلعام کا پاؤن دیوار سے دبایا تھا (گنتی ۲۲ و ۲۴-۲۶) ہر انگورستان مین ایک چہوٹا سا پتھرونکا گھر ہوتا ہے جسمین باغبان رہتا ہے اور تمنے سُنا ہوگا کہ انگور کے دنون مین بہ دن کے باشندے ان گھرون مین رہتے تھے اور شہر ویران سنسان ہوجاتا تھا-

اب کولہو کا احوال لکھا جاتا ہے کثرت انگورون کی ستمبر اور اکتوبر مین ہوتی ہے اگرچہ ہمنے سُنا ہے کہ جولائی اور اگست مین بھی کچھ انگور جمع کیئے جاتے ہین آجکل اور اگلے وقتون مین بھی جس موسم مین انگورون کی کثرت ہوتی ہے وہ موسم بڑی خوشی اور کیفیت کا ہوتا ہے- لوگ اپنے شہر اور گھر چہوڑ چہوڑ کر باغون مین ڈیرون مین یا اون گھرون مین جو باغبان اپنے رہنے کے واسطے بنا لیتے ہین جا کر رہتے

ہین انگور ٹوکریون مین جمع کرکے مقرری جگہہ پر لاتے ہین - طامسن صاحب لکھتے ہین کہ جو انگوری باغ محمدیون کے ہین اونکے انگور یا تو وہ فوراً کہا لیتے یا بیچ ڈالتے ہین یا اوسکو سکھا لیتے ہین یا اوسکا عرق نکالکر آگ مین جوش دیتے ہین کیونکہ تم جانتے ہو کہ مسلمان شراب نہین بناتے ہین - یہ انگوری شہد یورپ کے ملکون مین جیسے اب استعمال مین آتا ہے ایسی اگلے وقتون مین بہی استعمال مین آتا تہا - اوسکو شراب ہرگز نہین کہتے ہین بلکہ اوسکو شراب سے بالکل مختلف چیز سمجہنا چاہئیے - انگوری شراب یعنی انگورونکا عرق پروردہ تجارت کی عام چیز تہی اور اگلے وقتون کے عبرانی اسکا استعمال کرتے تہے جیسا کہ کتب مقدسہ کی بیشمار آیات سی ظاہر ہوتا ہی - دو برتن بنائے جاتے تہے (جسکا ہماری انگریزی نسخہ مین کولہو ترجمہ کیا ہے) ایک اوپر کا برتن انگورون کے رکہنے اور دبانے کے واسطے ہوتا تہا اور دوسرا نیچے کا برتن جسمین عرق جاکر جمع ہو رہتا تہا - یہ برتن پتہر کے ہوتے تہے اور اونکے اوپر پلاسٹر کر دیا جاتا تہا - یا کسی سخت پتہر کو تراش کر اوسکے برتن بناتے تہے -

رابنسن صاحب پرانے کولہو اور اوسکے برتن کی نسبت جو اونہون نے مقام صیلہ مین دیکہا تہا اسطرح لکھتے ہین کہ مینے ایک سلسلہ چٹانون کا دیکہا اوپر کی سمت جانب جنوب ایک اوتہلا برتن کندہ ہے جو آٹھ فیٹ مربع اور پندرہ انچہ گہرا ہے اوسکے نیچے کیطرف تہوڑی تہوڑی شمال کی طرف جہکی ہوتی ہے اور شمال کی طرف کی موٹائی ایک فٹ ہوتی ہے اور دو فیٹ کے فاصلہ پر اوس سے نیچے کو اور چہوٹا پتہر کا برتن چار فٹ مربع اور تین فیٹ گہرا کہدا ہوتا ہے - اوپر کے اوتہلے برتن

مین انگور کچلے جاتے ہین اور اونکا عرق نچڑ کر ایک سوراخ کی راہ سے چہوٹے نیچے کے برتن مین جمع ہو رہتا ہے۔ اوپر کے برتن کی وسعت آٹھہ فیٹ مربع جو بیان ہوئی ہے وہ جہن صاحب کے بیان کے مطابق ہے ورنہ آجکل فارسی کولھو جو کہلاتے ہین اونکی گہرائی صرف چارہی فیٹ ہوتی ہے۔ مصر کی قدیم عمارات کی کندہ تصویرون سے پایا جاتا ہے کہ کبھی عرق جمع کرنے کے لیئے دو برتن ایک کولھو مین لگے ہوتے ہین۔ اون عمارات سے یہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ آدمی اپنے پیرون سے اونہین کچلتے تھے اور اونکی مضبوط رسی لٹکتی ہوتی تہی جنکو پکڑ کے خوب زور سے انگورون پر پاؤن مارتے تھے اور اس محنت کے کام کے ساتھہ طرح طرح کے گیت گاتے اور خوشیان کرتے جاتے تھے۔ انگورون کا کولھو مین دبانا بڑی قتل کا ظاہری نشان ہے اور اوسکا سرخ عرق مقتول کے سرخ خون سے تشبیہ دیا جاتا ہے۔

مثلاً یسعیاہ ۶۳ و ۱ مین لکھا ہے کہ نبی نے پوچھا کہ "یہ کون ہے جو ادوم سے اور خوب سرخ پوشاک پہنے بصرہ سے آتا ہے کسلیئے تیری پوشاک سرخ ہے اور تیرا لباس اوس شخص کی مانند جو انگور کے کولھو مین روندتا ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ مین نے فقط کولھو کو روندا اور لوگون مین سے کوئی میرے ساتھہ نہین تھا کیونکہ اپنے غصّہ سے مین اوسے روندونگا اور قہر سے اونہین کچلونگا اور اونکا خون میری پوشاک پر چھڑکا ہوگا اور مین اپنے لباس کو داغدار کرونگا۔ (دیکھو نوحہ ۱ و ۱۵ و مکاشفات ۱۴ و ۱۹ و ۲۰ اور ۱۹۔ ۱۵)

مست کو (کیونکہ لاطینی لوگ نئے عرق کو مست ہی کہتے ہین) جوش دیکر انگوری شہد

بناتے تھے (یہ ذکر ہو چکا ہے کہ مصریون مین انگوری شہد بنانے کا دستور بہت ہے) یا اوسکا خمیر کرکے چمڑے کی مشکون مین بہر رکھتے تھے حسب بیان جہن صاحب کے انگوری شراب کو مشکون مین بہر کے کچہ دنون زمین مین گاڑ دیتے ہین۔ کیونکہ نئی شراب کیواسطے نئے چمڑے کی مشکین بہی درکار ہوتی تہین اور اسوقت تک اوسکے خمیر اوٹھانے کی ترکیب تمام نہین ہو چکتی تہی اگر پرانی مشکون مین نئی شراب بہر دی جاتی تو مشکین پہٹ جاتی تہین اسواسطے نئی مشکون مین بہرتے تھے کہ اونکی مضبوطی اتنی ہوتی تہی کہ شراب کے زور کو بخوبی روک سکتی تہی۔

شراب اور مے یعنی انگوری شراب مین کتب مقدسہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صریح فرق ہے جن آیات مین شراب اور مئی کا ذکر ہے وہان صاف فرق کر دیا ہے (احبار ۱۰ و ۹ گنتی ۶ و ۳ قاضی ۱۳ و ۴ وغیرہ)

کتاب التوریت گنتی ۲۸ و ۷ مین یعنی صرف ایک جگہہ مے کو شراب کہا ہے غالباً اوس سے عمدہ قسم کی پرانی تیز شراب مراد ہے۔

جیروم صاحب مدت تک فلسطین مین رہے اور اونہون نے شراب کی جو تعریف لکہی ہے وہ اوسکے زمانہ کے اور نیز اگلے وقتون کی شراب کی نسبت بہی غالباً صحیح ہوگی صاحب لکہتے ہین کہ عبری زبان مین سکر ہر قسم کے نشہ دار عرق کو کہتے ہین خواہ اناج سے بنا یا سیبون کے عرق سے یا جبکہ میٹھا عرق شہد کے جوش دینے سے طیار کیا جائے یا چھوارون سے عرق نکالا جاوے یا میوہ جات کو پانی مین بہگا کر جوش دینے سے رنگدار عرق جسکو آب زلال کہتے ہین طیار کیا جاوے۔ کتب مقدسہ

کے بعض آیات مین اوس شراب کا بہی ذکر ہے جسمین مسالے بدین غرض ملائے جاتے تہے کہ اوسمین تیزی اور خوشبو زیادہ ہوجاوے (زبور ۷۵، ۹ و امثال ۲۳ و ۳۰) ہمارے پاس کوئی کافی ثبوت اِسکا نہین ہے کہ لفظ سبخ یعنی تیز شراب ان عرقون کے واسطے بہی بولا جاتا تہا اگرچہ کچہ بعید نہین کہ ایسا ہو بلکہ یسعیاہ ۵ و ۲۲ کا عام ترجمہ ایسا ہی کیا جاتا ہے مگر بعضے یہ سمجہتے ہین کہ اوس سے مراد پانی مین تیز شراب ملانے سے ہے کیونکہ اوسکے استعمال مین لانیکی یہ ایک ضروری امر تہا (امثال ۹ و ۲ کو مکاشفات ۱۴ و ۱۰ اسے تطبیق کرکے دیکھو کہ پانی مین شراب ملانے سے کیا مراد تہی۔)

دربارۂ اون مختلف الفاظ کے جو عبرانی لوگ انگور کے عرق اور اور مشروبات جو اوس سے طیار ہوتے تھے اونکے واسطے استعمال مین لاتے تہے بیان مندرجہ ذیل کو سمجھنا چاہیئے۔

(۱) فلسطین کی تین بڑی چیزون یعنی اناج انگوری شراب اور روغن کے لیئے عبرانی زبان مین تین لفظ جو خاصکر اون چیزون کیواسطے بولے جاتے ہین جو اپنے موسمون کے سالانہ پیداوار زراعتی کہلاتے ہین۔

دیگن یعنی اناج جسمین اناج کے تمام وہ اقسام جنکی روٹی پکتی ہے اور جو بطور پیداوار زراعت کے کھلیان سے آتا ہے داخل ہین۔ ہر قسم خاص جیسے گندم جو وغیرہ ہین سب کو دیگن یعنے اناج کہتے ہین جن پیڑون سے گیہون وغیرہ اناج پیدا ہوتا ہے اونکو بہی ڈیگن بولتے ہین۔

یِتشہر۔ تیل۔ یعنی تازہ روغن جو کولہو سے آتا ہے زیت۔ زیتون کے درخت اور اوسکے پھلون کو بھی کہتے ہین اور شمس صرف اوس روغن زیتون کو کہتے ہین جو استعمال مین آتا ہے۔

تِروش۔ مست۔ نئی انگوری شراب کو کہتے ہین اور جب یائین کہتے ہین تو اوس سے صرف یہ مراد ہوتی ہے کہ وہ ایک کام کی چیز ہے یونانی مین اوسے آمی تاس اور لاطینی مین وینم کہتے ہین۔

(۲) اِس بیان سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ تینون چیزین مذکورہ لڑکون اور گلون اور مویشیون کے ساتھ ذکر جو کیجاتی ہین اسکا سبب یہی ہے کہ یہ چیزین بھی خدا کی دین ہین اسکی عجیب ایک مثال استثناء ۷ باب ۱۲ و ۱۳ آیات ہین یعنی "سو اگر تم اون حکمون کو سنوگے اور یاد رکھوگے اور اون پر عمل کروگے تو خداوند تیرا خدا اوس عہد اور رحمت کو جسکی بابت اوس نے تیرے باپ دادون سے قسم کی ہے تیرے لئے یاد رکھےگا اور تجھے پیار کرےگا اور تجھے برکت بخشےگا اور تجھے زیادہ کریگا وہ تیرے رحم کے پھل اور تیری زمین کی پھل مین تیرے غلے اور تیری مئے اور تیرے تیل اور تیرے گایون کی بڑھتی اور تیرے بھیڑون کے گلو مین اوس زمین پر جسکی بابت اوسنے تیری باپ دادون سے قسم کرکے کہا کہ تجھہ کو دونگا برکت بخشےگا" پس اناج اور مئے یہوواہ کے دین کہلاتی ہین چنانچہ استثناء ۳۳ و ۲۸ مین لکھا ہے کہ "اسرائیل تنہا دلجمعی کے ساتھ سکونت کرےگا یعقوب کا چشمہ غلہ اور مئی کی سرزمین پر جاری ہوگا بلکہ اوس مین آسمان سے اوس گریگی"۔

(۴۳) ترِوش۔ مست سے یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ وہ غیر خمیر اوٹھی ہوئی انگوری شراب کو کہتے ہین تاکہ خمیر اوٹھے مئی سے تمیز ہوجاوے بلکہ نئی مئی جو تازہ انگورون سے نکلتی ہے اوسکو مست اور ترِوش کہتے ہین ایسا دعویٰ نہین کرسکتے ہین کہ اوسکا خمیر نہین اوٹھایا جاتا ہے۔

اسمین شک نہین کہ بغیر گرمی دئیے بہی اوسکا عرق پیا جاتا تھا اور جب بغیر گرمی دئیے پیا جاتا تو اوسکو جوش دے لیتے اور اسوقت مین اسکو مست نہین بلکہ انگوری شہد کہتے ہین۔ اسمین بہی شک نہین کہ اوسکو گرمی دیکر بہی بناتے تہے جیساکہ ہمارے یہان نئے سیب کی شراب بنتی ہے اور وہ فرحت بخش ہوتی ہے جو مست کہ دل کو کہو دیتی تہی وہ ضرور کسیقدر گرمی دی ہوئی ہوتی تہی کیونکہ نبی کے اِس قول سے کہ "حرامکاری اور مئی اور نئی مے دل کو کہو دیتی ہے" صاف ظاہر ہے کہ اوسکو خراب آدمی استعمال مین لاتے تہے یہی کیفیت اوس شراب کی بہی ہے جسکو اسیس کہتے ہین اور جسکا ترجمہ ہمارے نسخہ مین شیرین شراب ہوا ہے اعمال ۲ و ۱۳ مین میٹھی شراب کا ذکر ہے نئی مے کا ذکر نہین ہے کیونکہ عید پنتکوست جون کے مہینے مین نئی مَی کی موسم سے دو مہینے پہلے ہوا کرتی تہی۔ اگلے لوگ اوسکو طرح طرح سے بناتے تہے۔ ایک طریقہ یہ تہا کہ برتنون مین بہر کر اونکی گرمی روکنے کے واسطے اونکو کاگ سے بند کر دیتے تہے یہان تک کہ سب ہوا نکل جاتی تہی دوسرا طریقہ اوسکے بنانے کا حسب بیان جہن صاحب کے یہ تہا کہ سوکہے انگورون کو پرانی مئی مین بہگاتے اور جب وہ خوب بہیگ جاتی تو اوسکا دوبارہ عرق نکالتے تہے۔

معلوم ہوتا ہی کہ اس مقام پر ایسی قسم کی مَے سے کہ بہت نشہ دار ہوتی تھی مراد ہی انگورون کے عرق مین بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہی تاثیر ہوتی تھی - مَے کا سرکہ جسکو نرا سرکہ بھی کہتے ہین (جیسا کہ روت ۲ و ۱۴ مین آیا ہے) پانی مین ڈالکر ایسے ہی اگلے وقتون مین پیا جاتا تھا جیسا آجکل پیا جاتا ہے اور بہت تازگی دلکو بخشتا تھا ◆

چوتھی فصل

زیتون کے درختون کے بیان مین

زیتون کے درخت بحر روم کے کنارے کنارے ہر جگہہ پیدا ہوتے ہین خصوصاً ملک فلسطین مین اسکی نہایت کثرت ہے کوہی میدان اور ٹیلے جنکی مٹی مین کچھ پتھر بھی کھاری مٹی کی بھی ہو جیسا کہ ملک فلسطین کی زمین کا حال ہے اس درخت کے بہت مناسب ہین - طامسن صاحب کہتے ہین کہ "یہ درخت بہت خوشی سے اپنی جڑون کو پتھریلی زمین کی تنگافون مین جہان راہ پاتا ہے آہستہ آہستہ پہونچا دیتا ہے اور وہان ہی سے سارا ذخیرہ یعنی روغن زیتون پیدا ہوتا ہے - اس واقعہ کی نسبت موسیٰ کی گیت مین ایک تلمیح باین عبارت آتی ہے کہ "اوس نے اوسی چٹان مین سے شہد اور سخت پتھر مین سے تیل چوسایا" (استثنا ۳۲ و ۱۳) زیتون کا درخت میانہ قد کے درختون مین ہے تنا اوسکا گانٹھ دار اور شاخین پیچ در پیچ ہوتی ہین - کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کہ ایک جڑ سے دو تین شاخین نکلکر باہم گر ایسی پیوست ہو جاتی ہین کہ ایک ہی درخت

اور ایک ہی تنا کہلاتا ہے یہ درخت بہت آہستہ آہستہ بڑہتا ہے اور بجز خاص موافق حالات کے سات برس سے پہلے اوسمین پہل نہین آتا ہے اور جب تک دس پندرہ برس کا پرانا درخت نہوجاوے اچّھی طرح پہل نہین لگتا ہے لیکن بعد دس پندرہ برس کے بہت جلد بڑہنے اور پھیلنے لگتا ہی اور کئی سو برس تک قائم رہتا ہے پرانے درخت کے آس پاس اکثر چھوٹی چھوٹی شاخین اوسکی جڑون سے پھوٹی ہوئی نظر آتی ہین اکثر اِس درخت کا قلم بہی لگایا جاتا ہے اور قلم اِسطرح لگایا جاتا ہے کہ یا تو اوسکی کوئی شاخ یا کوئی گانٹھہ جسمین کلا پھوٹا ہوتا ہے کاٹ کر زمین مین گاڑ دیتے ہین تو جم جاتا ہے اوسکے پتّے چکنے اور جوڑہ جوڑہ ہوتے ہین پتے کا اوپر کا رنگ وہمیشہ ہرا اور نیچے کا رنگ پیلا مائل بہ سفیدی ہوتا ہے۔ راہنسن صاحب کہتے ہین کہ اوسکے پتون کا ہمیشہ رنگ اس لائق نہین کہ اوسکو سبز کہا جاے لیکن اوس درخت کو اگر بہ ہیئت مجموعی خیال کیا جاوے تو واقع مین اوس ملک کے رہنے والے آدمی کی نگاہ مین عجب بہار معلوم ہوتی ہوگی۔ یوسیع ۱۴ باب ۶ آیت مین فرمایا ہے کہ اوسکی ڈالیان پھیلین گی اور زیتون کے درخت کی مانند وہ خوشنما اور لبنان کی مانند خوشبودار ہوگا،، اور یرمیاہ نبی نے باب ۱۱ و آیت ۱۶ مین کہا ہے کہ ،،خداوند نے تیرا نام ایک ہرے زیتون کا درخت جسکا پھل خوشنما ہے کہلایا،، زیتون کے درخت کی مضبوطی اوس دیندار راستباز آدمی کی اچّھی تشبیہ ہے جو خدا تعالے کی حفاظت مین بڑہتا ہے اور عادات و اطوار شایستہ رکھتا ہے داؤد کہتا ہے کہ مین خدا کے گھر مین زیتون کے ہرے درخت کی مانند ہون۔ جس سے یہ نہین سمجھنا چاہئیے کہ خدا کے گھر

ہین کوئی زیتون کا درخت ہے بلکہ داود اپنی نسبت خود کہتا ہے کہ مین خدا کے گھر مین ایسا تر و تازہ ہون جیسا زیتون کا درخت زمین پر ہوتا ہے۔ زیتون کے درخت سے چھوٹے چھوٹے سفید پھول ہی بہت کثرت سے جھڑتے ہین جنسے اوسکے نیچے کی ساری زمین چھپ جاتی ہے اور اوسوقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پھولونکا فرش بچھا ہے۔ سیکڑون مین ایک پھول بھی پھل نہین لاتا ہے لاکھون کروڑون پھول اوس سے جھڑتے ہین اور ایسے معلوم ہوتے ہین جیسے روئی کے ذرا ذرا سے اجزا بمثل برف کے گرے پڑے ہین اور وہ کسی مصرف کے نہین ہوتے ہین ایسا ہی حال اون لوگونکا ہوگا جو بیہودہ باتون پر اعتقاد رکھتے ہین ایوب نبی نے ۱۵ و ۳۳ مین لکھا ہے کہ اوسکے پھول اوس سے ایسے گرینگے جیسے زیتون کے۔ پھول آنے کے بعد اوسمین چکنا بیضاوی شکل کا بیر کی مانند پھل آتا ہے جب پکتا ہے تو اوسکا رنگ ارغوانی ہوتا ہے اوسکے اندر سخت گٹھلی ہوتی ہے اوسکی گٹھلی مین روغن کا مادہ ہوتا ہے زیتون کے درخت کی لکڑی بہت خوشرنگ مائل بزردی ہوتی ہے الماری بنانے کے کام مین بہت آتی ہے ہیکل سلیمانی کے کروبی اور دروازہ اور چوکھٹ بہتیر اور باہر کی ہیکل اسی لکڑی سے بنی تھی۔ ہومر شاعر نے بیان کیا ہے کہ لڑائی کی گدا اسی اسی لکڑی کی بنی تھی۔ زیتون کا اچار یورپ کے لوگون مین بہت مرغوب چیز ہے لیکن رواج یہ ہے کہ اوسکے پھلون سے کوٹ کر یا پیسکر یا کولھو مین پیل کر تیل نکالتے ہین اس زمانہ مین اور اگلے وقتون مین بھی ملک فلسطین مین روغن زیتون بہت قیمتی چیز تھی یہ امر کہ عبرانیون کے نزدیک اسکا روغن بڑی دولت تھی اس واقع

سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلیمان نے ہیرام کو اوسکے لوگون کی خدمت کے عوض مین ہر سال گیہون کے بیس ہزار پیمانون کے ساتھ جو کے بیس ہزار پیمانے اور بیس ہزار اسمی کی کپی اور بیس ہزار روغن زیتون کی کپی بہی دیا کرتے تھے - ایک کپہ ساڑہے سات گیلن کا ہوتا تہا - اور پہر بہت کچہ گہر کے خرچ مین آتا تہا - جہان زیتون کے درخت ہین وہان مکہن کی جگہہ زیتون کا تیل استعمال مین آتا ہے اور پکانے کے کام مین بہی بہت کثرت سے آتا ہے - چراغون مین اسی تیل کا خرچ ہے اور صابون بہی اسی کا بنتا ہے - سر اور بدن پر تیل ملنے کا دستور عبرانیون کے اور اون کی گرد و نواح کے قومون مین اول جاری ہوا تہا -

کتب مقدسہ مین اس دستور کا اکثر ذکر آیا ہے اور ترک استعمال اوسکا علامت غم کی تصور کیجاتی تہی - یہ بہی ایک دستور تہا کہ مردہ کے بدن پر اوسکا روغن ملتے تھے جیسا کہ اچلیس نے اپنے دوست پٹروکلس کی نعش کے دہونے اور تیل ملنے کو حکم دیا تہا اور بعد اوسکے پٹروکلس کے دشمن ہکٹر کی نعش پر بہی قبل اوسکی لاش کے پرایم کو حوالہ کیئے جانیکے تیل ملنے کا حکم دیا تہا تیل ڈالنا مذہبی رسم بہی تہی جب کسی کو مسح کرتے یا کسی بڑے کام پر مقرر کرتے مثلاً بادشاہ بناتے تو اوسپر تیل ڈالتے تھے اسکا مفصل حال کسی اور جگہہ آویگا -

حسب بیان عبرانی مصنفون کے کٹا ہوا روغن اوسکو کہتے تھے جو زیتون کو کسی جگہہ رکہہ کے کوٹنے سے نکالا جاتا تہا - کولہو سے نہین نکالتے تھے - اس روغن کو بہت صاف اور عمدہ سمجہہ کر ہیکل کے کام مین لاتے تھے - خروج، ۲۷ و ۲۰ و ۲۹ و ۴۰

و ۲ اخبار ۲ و ۱۰ و گنتی ۲۸ و ۵ و ۱ سلاطین ۵ باب ۱۱ آیت مگر اکثر ایسے بہی تیل نکلتے تہے اول پہلون کو چکی مین کچل لیتے تہے پہر اوسکو داب کر روغن نکالتے تہے۔ طامسن صاحب کے بیان کے موافق پورب کے لوگون مین آجکل دو طرح کے کولہو روغن زیتون نکالنے کیواسطے مروج ہین ایک تو وہ کولہو جسمین ہاتھہ کا کام پڑتا ہے اور وہ گول پتہر کا برتن ہوتا ہے اوسمین پہل رکہے ہوتے ہین ایک بڑا پتہر کا چکر سا ہوتا ہے اوسکو اون پہلون مین پہرانے سے وہ سب گندہا آٹا سا ہوجاتا ہے اوس سے روغن نکل آتا ہے۔

دوسرے قسم کا کولہو وہ ہے جو پانی کی قوت سے چلتا ہے۔ اسمین ایک سیدہا بیلن سا ہوتا ہے اوسمین خمدار کمانیان لوہے کی نیچے کو لگی ہوتی ہین پتہر کی ایک جوف مین وہ بیلن گہومتا ہے اور اوپر سے اوسمین زیتون ڈالتے جاتے ہین تو اوس سے تیل نکل آتا ہے۔ اوس جوف کا اندرونی حصّہ گرم رہتا ہے تاکہ جو کچہ مواد پسکر اندر رہنے نکلتا ہے گرمی کے سبب روغن بآسانی اوسمین سے نکلنے لگتا ہے جب وہ پہل پس کر آٹا ہوجاتے ہین تو اونکو چہوٹی چہوٹی ٹوکریون مین رکہتے ہین اور اون ٹوکریونکو تلے اوپر چُن کر ایک کل سے یا اوپر سے دباتے ہین پہلی داب کے بعد وہ مادّہ تانبے کی کڑاہی مین ڈالکر اوسپر پانی چہڑکتے ہین اور پہر اوسکو گرم کرکے پہر دباتے ہین پرانی تیل کی چکیون مین صرف ایک پتّہر کا برتن اور ایک پہیّہ پتّہر کا ہوتا تہا۔ اور کولہو بہی اون وقتون کے ایسے ہی ہوتے تہے جیسا اوپر مذکور ہوا لیکن اونمین صرف لور سے کام لیا جاتا تہا۔ ایسے کولہو آجکل بہی مسافرون نے دیکہے ہین وہ زیتون کو پاؤن سے کچلنے کے کام مین بہی آتے ہین لیکن یہ ترکیب اب متروک الاستعمال ہے میکانی

کی باب ششم آیت پانزدہم مین اسکا ذکر ہے "زیتون کو کولہو مین پیر لگا کر تیل نہین بہرنگا" (میکاہ ۶ و ۱۵) تیل کو گہڑون مین یا اور برتنون مین بہر رکھتے ہین اونمین وہ صاف ہو رہتا ہے۔ گالی پولی کی بندرگاہ جہان بکثرت روغن زیتون ملتا ہے اسی سبب سے مشہور ہے کہ ایسے کوہی جزیرہ پر آباد ہے جہان چہ بچے تیل کے خوب کہدتے ہین اونمین تیل خوب اور جلد صاف ہو جاتا ہے اور گو برسون اون ہی مین پڑا رہے تو بگڑنے نہین پاتا ہے +

فصل پانچوین

میوہ کے درختون کے بیان مین

فلسطین مین خصوصاً دریاے یردن کی ترائیون مین اور بحر روم کے کنارہ کنارہ خرما کے درختون کے ایک زمانہ مین بڑی کثرت تہی یریحو کو خرما کا شہر کہتے تہے وسپاسین کے مشہور سکہ پر ایک نقش ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ یہودیہ گویا کہ ایک غمگین عورت ہے جو خرما کے درخت کے نیچے بیٹھی ہے اور رومی سپاہی کی حراست مین ہے اور اوس سکہ پر یہ لکھا ہے کہ یہ یہودیہ کیپٹا (یعنی اسیر یہودیہ) لیکن دریاے یردن کے وادیون مین اب خرما کے درختون کی کثرت نہین ہے البتہ بحر روم کے کنارہ کے ملک فلسطین مین اور اوس سے آگے بڑہکر اوتر کو سوریا مین کثرت ہے خرما کا درخت بہت خوبصورت اور شاندار ہوتا ہے اوسکا ٹہنہ لانبا گول سیدہا ہوتا ہے جسکی

بلندی چالیس فیٹ بلکہ ستر فیٹ تک ہوتی ہے۔ اوسکے اوپر کی لکڑی دیکھنے مین گانٹھہ دار ہوتی ہے اوسکی چوٹی پر پتّون کا خوبصورت جمگھٹ جو سدا سبز رہتے ہین ہوتا ہے جسکی نوکین نہایت خوبصورت اور خوشنما ایسا معلوم ہوتا جیسے پُرانی وضعون کی پردار کلغی اور سُنہرے پھلون کے بڑے بڑے خوشے نیچے لٹکے ہوئے۔ یہ درخت بہت آہستہ بڑھتا ہی لیکن کئی پشتون تک رہتا ہے۔

سوائے اِسکے کہ خرما کے درختون مین اچھے پھل یعنی چھوارے پیدا ہوتے ہین اور کامون مین بھی آتا ہے مثلاً اوسکے بیکار پھل اور گٹھلیان پیسکر اونٹون کو کھلائی جاتی ہین۔ اوسکے پتّون سے پلنگ اور ٹوکریان اور تھیلے اور چٹائیان اور کونچہ اور پنکھے بنتے ہین اوسکے تھنہ کی لکڑی سے مرغی مرغون وغیرہ گھریلو جانورون کے رہنے کیواسطے پنجڑے اور باغون کی روک کیواسطے باڑین بنائی جاتی ہین اور اور جگہہ کی لکڑی جلانے کے کام مین آتی ہے اوسکے پتون کی جڑون پر ریشے جو ہوتے ہین اونکی رسّیان اور اوسے گودہ کر عرق جو نکالتے ہین وہ بہت عمدہ نشہ دار عرق ہوتا ہے۔

کتب مقدسہ مین خرما کے درختون کا بہت جگہہ ذکر نہین ہے مگر جو کچہ ہے وہ عمدہ بیان ہے۔ یرمیاہ نبی غیر قومون کے بتون کو درخت خرما کے کمال سیدھے پن سے تشبیہ دیکر یہ کہتا ہے کہ "وے کھجور کی طرح سیدھے ہین پر بولتے نہین البتہ ضرور ہے کہ اونہین اوٹھا لیجاوین کیونکہ وے چل نہین سکتے ہین" یرمیاہ ۱۰ باب۔ ۵-آیت) زبور کے مصنّف داؤد نے لبنان کے صنوبر کے ساتھہ مین راستباز

آدمی کی کامیابی کی اوسے گویا ایک علامت قرار دی ہے صادق کھجور کے مانند لہلہائیگا وہ لبنان کی دیوارون کی طرح بڑہے گا" (زبور ۹۲ و ۱۲) غزل الغزلات، باب ۷، و ۸ آیت مین دولہن کو تاڑ سے تشبیہ دی ہے جسکے پھل چوٹی پر چڑہنے سے حاصل ہوتے ہین "مینے کہا کہ اس تاڑ پر چڑہونگا اور اوسکی شاخون کو تھام رکھونگا" اوسکی شاخین بڑے بڑے پتون کی ڈنڈیان ہوتی ہین جنکے نیچے خرمون کے گچھے لگے ہوتے ہین ۔

تاڑ کی شاخین یعنی اوسکے پتّے مع ڈنڈیون کے مکابیون کے وقتون سے فتح وظفر کے نشان سمجھے جاتے تھے ۔ (۱ مکابیون ۱۳ و ۵۱) اسوجہ سے جب ہمارا خداوند فتح و فیروزی سے یروسلم مین داخل ہوا تھا تو لوگ کھجور کی ڈالیان لے لیکر اوس سے ملنے گئے تھے (دیکھو یوحنا ۱۲ و ۱۳) اور وہ نجات یافتہ جنکو یوحنا نے عالم رویا مین سفید پوشاک پہنے تخت کے سامنے کھڑے دیکھا تھا اونکے ہاتھون مین کھجور کی ڈالیان تھین (مکاشفات ۷، ۹)

اگلے وقتون مین اور آجکل بہی انجیر کے درخت ملک فلسطین مین بہت کثرت سے ہوتے ہین اوسکے چوڑے سبز پتون کا سایہ خوب ہوتا ہے اور انجیر بہت مزہ دار پھل ہوتا ہے خصوصاً جبکہ انگور کے ساتھہ کہایا جاوے چنانچہ اسی وجہ سے انگور اور انجیر کی درخت کی چھاؤن مین بیٹھنے کا محاورہ اپنے باپ کی جاگیر پر قبضہ کرنے اور برخورداری پانے کے واسطے ہو گیا ہے یہ بہت بار آور درخت ہے گرم آب و ہوا مین سال مین تین مرتبہ پھل لاتا ہے انجیر کی اول بہار اخیر جون مین اور دوسری بہار موسم خزان مین اور تیسری بہار جاڑ دن مین ہوتی تہی ۔ گولر بہی انجیر کی ایک قسم ہے جو فلسطین کے حصۂ زیرین

مین جو گرم ہے اور ملک مصر مین بہت کثرت سے پیدا ہوتا ہے یہ بہت اونچا درخت ہوتا ہے جسکی شاخین بہت چوڑی اور پھیلی ہوئی اور جڑ بہت گہری اور مضبوط ہوتی ہے۔ اسی سبب سے ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اسکی ایک تمثیل جسکا ذکر لوقا ۱۷ و ۶ مین اسطرح دی ہے کہ اگر تم مین خردل کے دانہ کی برابر بھی ایمان ہو تو جب تم اس گولر کے درخت کو کہو کہ جڑ سے اوکھڑ کے دریا مین لگ جا تو تمہاری مانیگا" سال مین کئی مرتبہ اوسمین گولر لگتا ہے اور گولر تنا سے لیکر شاخون تک اوپر تپون پر آتا ہے اسکا پھل کچھ ایسا اچھا نہین ہوتا ہے غربا بہت کہاتے ہین۔

اسکی لکڑی نرم اور لبنان کی دیوار کے مقابلہ بہت کمتر ہوتی ہے (یسعیاہ ۹ و ۱۰) لیکن یہ پائدار بہت ہے کیونکہ ہزارون برس کے صندوق مردون کی لاشون کے ابتک صحیح و سالم نکلتے ہین جو اس لکڑی سے طیار ہوئے تھے اگلے لوگون سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے پھل کے پکانے کے واسطے یہ ضرور ہے کہ جب اوسکے پکنے کے دن قریب آوین تو سوئی سے یا لوہے کی اور نوکدار چیز سے اونھین گودہ دینا چاہیئے یہ دستور آجکل بھی جاری ہے۔

انار کا درخت جسکو فی الحقیقت درخت کہنا نہین چاہیئے کیونکہ ایک قسم کی مضبوط جھاڑی ہے جسکے گھنی پتے ہوتے ہین اور بلبل اوسپر اکثر بیٹھ کے چہچہے کرتا ہے اوسکی خوبصورت قرمزی رنگ کے پھول اور بڑے بڑے چکنے پھل دیکھنے والے کی نگاہ کو بہت تازگی بخشتے ہین۔ اسیواسطے سردار کاہن کی پوشاک اور ہیکل سلیمانی کے ستونون کے واسطے انار کے مصنوعی پھل بمنزلہ زیور کے قرار دئیے گئے ہین اور دونھین

کے رخسارے نصف انار سے تشبیہ دئیے جاتے ہین (غزل الغزلات ۴ و ۳ و ۶ باب ۷ آیت) اوسکا پھل نارنگی کے برابر اور اندر سے دو حصون مین منقسم ہوتا ہے اوپر کے حصہ مین پانچ سے نو تک خانے ہوتے ہین اور نیچے کے حصہ مین تین خانے ہوتے ہین۔ اوسکے بیجون کے اوپر عرقدار مادہ ہوتا ہے جسکا مزہ ترشی لیئے مگر نہایت خوشگوار اور تازگی بخش ہوتا ہی۔ غزل الغزلات ۸ و ۲ مین یہ ذکر ہے کہ اوسکے عرق سے ایک طرح کا شربت بنتا ہے جسے ہمارے ملک مین شربت انار کہتے ہین مضبوط کسیلے چھلکے مین کساؤ بہت سا ہوتا ہے اور وہ مراکو کے بنانے کے کام مین آتا ہے۔ طامسن صاحب لکھتے ہین کہ جس چیز کو اوسکا کڑوا عرق لگ جاتا ہے تو پھر اوسکا نیلا داغ کبھی نہین چھوٹتا ہے۔

تپّوا کا درخت جسکا ترجمہ ہماری عہد عتیق کے نسخہ مین سیپ کا درخت ہوا ہے بادام کا درخت سوریا اور فلسطین مین پیدا ہوتا ہے یعقوب نے اور ہدیہ کے ساتھ بادام بطور تحفہ مصر کے حاکم کو بھیجے تھے (پیدایش ۴۲ باب ۱۱ آیت) اور اسرائیل شاہزادون اور امرا کے عصا بادام کی لکڑی کی تھی۔

گنتی ۱۷ باب) بادام بہت مشہور پھل ہے اوسکی تفصیل کی کچھ ضرورت نہین ہے ہیکل کے سنہرے شمعدان کے شاخون پر تین پیالے بادامی صورت ساتھ اپنے سوسنون اور سیبون کے تھے۔ (خروج ۲۵ و ۳۳)

فصل چھٹی

صیغۂ زراعت کے مختلف شعبون کے بیان مین

باغات اور پھلوار شرقی لوگون کو عجیب کیفیت بخشتی ہے۔ عبری لفظ جسکا ترجمہ باغ کیا گیا ہی اوسمین پھلوار اور سبطرح کے عمدہ درخت جو چشمون سے سیراب ہوتے ہین اسمین داخل ہین امیرون اور بادشاہون کے باغون مین جیسا سلیمان کا باغ تھا ہر طرح کے پھول اور پھل کے پیڑ جس سے آنکھون کو تازگی اور جو ہونکو فرحت ہوتی موجود تھے سلیمان کے کئی باغات جہان جہان اچھی زمین تھی موجود تھے۔ بحر مردہ پر اسجدی کے قریب اور ایتم مین تالابون کے کنارہ یروشلم کی جنوب مین اور لبنان کی حد پر سب طرح کے پھلون اور پھولون اور مصالحہ کے درختون کے باغات تھے۔ (واعظ ۲ و ۴-۶ و غزل الغزلات ا و ۱۴ و ۱۳-۱۶ و ۶ و ۲ و ۱۱)

اِن شاہی باغات کے قریب ذرا نشیب مین ایک چھوٹا سا احاطہ ہوتا تھا جسمین تھوڑے سے پیڑ اور شاید قبرستان بھی ہوتا تھا کیونکہ یہودیون مین ایسا دستور تھا کہ باغون مین بناتے تھے۔ ۲ سلاطین ۲۱ باب ۱۸ آیت یوحنا ۱۹ باب ۴۱ آیت

بلسان کا درخت جسکا ذکر عہد عتیق مین آیا ہے دراصل جلعاد پہاڑ پر اور فلسطین خاص مین پیدا ہوتا تھا۔ اگرچہ یقین نہین کہ پیدایش ۴۳ و ۱۱ اور مین جو اوسکا بیان آیا ہی اوسکے بعد سے پھر بھی کبھی جلعاد پر بلسان کی لکڑی ملی ہو۔ پس اگر

بلسان کے لفظ سے صرف ایک مقرری درخت سمجھا جاوے تو جلبعاد کے بلسان کو اگلے لوگون کی اصلی بلسان کے درخت سے تشبیہ دینا غیر ممکن ہوگا یہ درخت دراصل عرب کا پیداوار ہے اور صرف گرم ہی ملکون مین جیسے یریحو اور ایبدی ہے ہوتا ہے جہان کہ پیچھے کر عرب سے لایا گیا ہے پیدا ہونے کے قابل ہے - ہمین یقین نہین کہ جلبعاد کے پہاڑ پر ایسے درخت پیدا ہوئے ہون - بلسان کہ تعبیر اوس سے اوس درخت کا خوشبودار تیل ہے اسطرح نکالا جاتا تھا کہ درخت کی چھال کو نوکدار پتھر سے گودہتے تھے تو وہ قطرہ قطرہ ہو کر ٹپکتا تھا - اگلے لوگ اسکو بہت قیمتی چیز جانتے تھے لیکن یہ وہ بلسان نہ تھا جو جلیعاد کے پہاڑ سے آتا تھا - جلیعاد کا بلسان چھال کیطرح اوس درخت کا پھل ہوتا ہے اوسمین سے تیل نکلتا ہے اور دودہ کے کام مین بہت آتا ہے یہ درخت ابتک اوس ملک مین پائے جاتے ہین - عرب کے لوگ اوس درخت کو زقوم کہتے ہین اسکو جنگل زیتون سمجھنا ہرگز نہین چاہیئے یہ چھوٹا سا خار دار درخت ہوتا ہی جسمین سبز رنگ کا پھل آتا ہی اوس پھل کے اندر گودا اور گٹھلی باریک جھلی مین لپٹی ہوئی نکلتی ہے - اہل عرب اوس سے زیتون کی طرح تیل نکالتے ہین -

ہمنے اوپر انگور کے شہد کا ذکر کیا ہی لیکن اصل شہد بھی جسکا ذکر کتب مقدسہ مین اکثر جگہہ آیا ہی ملک فلسطین مین بہت کثرت سے ہوتا ہے - اوس زمانہ مین اور اب بھی شہد کی مکھیان جنگلون مین اور درختون کی کھوکل جگھون اور چٹانون کی سوراخون مین بلکہ جانورون کی سوکھی لاشون مین بھی گھر بناتی ہین عبرانی کاشتکار مکھیونکی بڑی حفاظت کرتے ہین اور خرقیل ۲۱ و ۱۷ مین یہ ایک بڑی تجارت کی شئی قرار دیگئی ہے

آٹھوان باب

فصل اول

یونانیون اور رومیون کے کھیلون اور تماشون کے بیان مین

سرکاری کھیل عبرانیون کے مقرر کئے ہوئے نہین تھے تین بڑے تیوہار جنکا شریعت موسوی مین حکم ہے دیندار عالی مزاج لوگون کے تفریح طبع کیواسطے کافی تھے البتہ انٹیوکس ایپی فی نس کے عہد مین جبین سردار کاہن نے جسنے اپنے عہدہ کو بادشاہ سے خریدا تھا یونانی کھیلون کی مشق کیواسطے ایک کھیل گھر یروسلم کے قریب بنوایا تھا اور بعدہ ہیرودیس نے تماشے کے گھر یروسلم اور قیصریہ اور جرٹیس مین بنوائے تھے لیکن ایسے کھیل تماشے یہودیون کے قدیم رسمیات کے خلاف تھے اسواسطے وہ لوگ بجز اون سادہ کھیلون کے جواون کے درمیان مروّج تھے اون سے نفرت کرتے تھے۔

یونانیون اور رومیون کے مشہور کھیل اگرچہ عبرانیون کے رسمیات کے خلاف تھے لیکن بوجہ اسکے کہ عہد جدید مین اکثر جگہہ اونکی طرف اشارات پائے جاتی ہین

اسواسطے اونکا مختصر حال اس مقام پر لکھنا مناسب ہے۔ ملک یونان مین چار مقامات پر یونانی کھیل ہوا کرتے تھے یعنی المپیا مین جو شہر پیسہ واقع ملک ایلیز سے کچھ بہت دور نہ تھا دوسرا تماشا گاہ ڈیلفی کے قریب فوسیس مین تھا تیسرا نیمیا واقع صوبہ آرگولس مین تھا۔

چوتھے آبنائے کرنتھہ پر تھا۔ وہ کھیل یہ ہے کہ رتھہ اور پیادے دوڑائے جاتے تھے لوگون کو کوداتے۔ برچھیان اور لوہے کے چکر سے نشانے مارتے کشتیان ہوتی چمڑے کے دستانے جنمین سیسہ اور لوہا لگا ہوتا ہے ہاتھون پر چڑھا کر گھونسون سے کھیلتے تھے۔ جو لڑکا چاہتا تھا اوسکو اول سے نام لکھا دیتا تھا اور مدتون پہلے قواعد لڑائی کے سیکھنا پڑتے تھے اور کھانے مین بڑی بڑی احتیاطین کیجاتی تھین۔ ہر کھیل کے لیئے جداگانہ قاعدے مقرر تھے اور ہر ایک کی نہایت درجہ تاکید اور پابندی کرنا پڑتی تھی۔ حکام کی طرف سے ہر کھیل کے واسطے انعام مقرر تھے۔ مگر وہ انعام کچھ قیمتی نہین ہوتے تھے بلکہ محض ناچیز تھے المپیا کے کھیلون مین جو جیتتا تھا اوسکو جنگلی زیتون کے پتون کا بنا ہوا ایک ہار دیا جاتا تھا اور آبنائے کرنتھہ کے کھیلون مین جیتنے والے کو صنوبر کے پتون کا ہار پہنایا جاتا تھا۔ لیکن جیتنے والے کی بڑی ناموری ہوتی تھی اور یونان کے نوجوان آدمی اس ناموری پر مرتے تھے عہد جدید مین ان کھیلون کا بہت جگہہ ذکر ہے اور اونکو عیسائیون کی روحانی لڑائی کا نشانات قرار دیا ہے۔ جہان کہین رسول نے ایسا کچھ فرمایا ہے کہ "ایمان کی اچھی لڑائی لڑ ہمیشہ کی زندگی کو پکڑ رکھہ جسکے لیئے تو بلایا گیا" (۱ طمطاوس ۶-۱۲) وہان

اوسنے انھین کھیلون کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اِس عبارت سے اون لڑائیون کی طرف اشارہ نہین ہے جو میدان جنگ مین ہوتی ہین بلکہ وہ لڑائیان جو تماشاگاہون مین ہوتی ہین۔ کیونکہ یونانی لفظ آگن جسکا ترجمہ لڑائی ہوا ہے اوسکے اصلی معنی اوسی لڑائی کے ہین جو تماشاگاہون مین ہوا کرتی ہین ۔ پھر ایک جگہہ عیسوی زندگی کو اسطرح بیان کیا ہے کہ وہ ایماندار کے سامنے بمنزلہ ایک دوڑ کے ہے اور جیسے یونانی کھیل جماعت کثیر کے سامنے ہوتے تھے پس جبکہ گواہون کے اِتنے بڑے ابر نے آگھیرا ہے تو برداشت کے ساتھہ اوس دوڑ مین جو سامنے آپڑی ہے ہم دوڑین عبرانیون کا ۱۲ باب ۱ آیت اور رسول آپ کو ایک ایسے دوڑنیوالے سے تشبیہ دیتا ہے جو اون سب چیزون کو جو اوسکے پیچھے چھوٹین بھول کے اونکے لیئے جو آگے ہین بڑھا ہوا سیدھا نشان کی طرف چلا جاتا ہون فلپیون کا ۳ باب ۱۳ و ۱۴ آیتین اور دوڑنے مین اوسکا جسم آگے کو گویا جھکا ہے اور آنکھین نشانہ پر لگی ہین۔ پھر وہ کھیل کے سخت قاعدون کی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی اور پھر اگر کوئی کُشتی کرے تو تاج نہین پاتا مگر جب قاعدے کے موافق کشتی کرے،، (۲ طمطاؤس ۲ و ۵) پھر رسول موصوف اوس تاج کا جو کھیلون کا حاکم عطا کرتا ہے اسطرح ذکر کرتا ہے کہ،، باقی راستبازی کا تاج میرے لیئے دھرا ہے جسے خداوند جو کہ راست حاکم ہے اوسدن مجھے دیگا،، (۲ طمطاؤس ۴ باب ۸ آیت) افسیون کے خط ۶ ب مین ایماندارون کی لڑائی کو جو بے ایمانون کے ساتھہ کرنا پڑتی ہے یونانیون کے کھیلون سے جو دست بدست لڑتے تھے اور پھر فوراً ہتھیار لیکر لڑنے کو سیدھے ہو جاتے تھے تشبیہ دی ہے۔

یونانی اور رومی نمایش اور کھیلون کے بڑے شوقین تھے مگر وہ کھیل عبرانیون کی طبیعتون کے بالکل نامناسب تھے۔ رومیون کے یہان کھیل گھر بنائے کھیل گھر بشکل بیضاوی ہوتا تھا۔ اور اوسکے وسط مین ایک میدان بنام نہاد آرینہ کے ہوتا تھا اور دیوارون کے آس پاس قطار در قطار کرسیان رکھی جاتی تھین جنپر بیٹھکر لوگ تماشے دیکھتے تھے۔ اور یہ مکان عام کھیلون کیواسطے تھا خاصکر شمشیر زن ایک دوسرے سے اور جنگلی جانورون سے لڑتے تھے اور بہت سے اسطور پر ہلاک ہوجاتے تھے۔ ایک قسم کے لوگ تھے جو باجرت جنگلی جانورون سے لڑتے تھے۔ اور اکثر مجرمون کو سزا کے لیئے ان جانورون کے آگے پھینک دیتے تھے جیسا کہ قدیم زمانہ مین عیسائیون کا حال گذرا۔

ان بیرحم کامون سے رومیونکو نہایت خوشی ہوتی تھی۔

دوسری فصل *

فن تحریر کے بیان مین

موسی چونکہ مصریون کی حکمت خوب جانتا تھا یقین ہے کہ طرح طرح کے خطون سے جو مصر مین مدتون سے مروج تھے واقف تھا۔ مگر عبرانی حروف تہجی جنکا اوسنے استعمال کیا ہے اونکی اصلیت شام سے ہے یعنی وہ در اصل شامی حروف کہلاتے تھے فینی شین بھی اسی طرح کی حروف استعمال کیا کرتے تھے اور غالب ہے کہ اونھون نے خالدیون سے سیکھے ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ موسی خروج کے بعد

شریعت دینی سے پہلے لکھنا جان چکا تھا اور یہ امر کہ وہ لکھنا جانتا اور لکھا کرتا تھا حکم طلاق مندرجہ استثنا ۲۴ و ۱ سے ظاہر ہے اسباب تحریر کے طرح بطرح کے تھے۔ کتاب التوریت مین پتھر کے تختون کا جن پر حروف کندہ کیئے جاتے تھے ذکر ہے۔ (خروج ۳۱ و ۱۸ و ۳۲ و ۱۵ و ۱۶ و استثنا ۴ و ۱۳) اور بڑے پتھرون کا جن پر روغن کر کے لکھا جاتا تھا (استثناء ۲۷ و ۲-۸) اور سونے کے پترون اور قیمتی جواہرات کا ذکر ہے (خروج ۲۸ و ۳۶ و ۳۹ و ۱۱ و ۲۱) ایوب نے لکھنے کے دستور کا ذکر کیا ہے کہ لوہے اور سیسہ کے قلم سے پتھرون پر لکھا جاتا تھا۔ (ایوب ۱۹۔ ۲۴) لوہے کے قلم سے پتھرون پر اسطرح لکھتے تھے کہ اول قلم سے حروف پتھر پر کندہ کرتے تھے اور پھر اومین سیسہ ڈالتے تھے اگلے لوگ کھجور کے پتے اور درختون کے اندر کی چھال اور ہڈیان اور سیپیان اور ہاتھی دانت اور اینٹین اور چکنی مٹی کے تختے اور ٹھیکرے اور لکڑیان اور موم کے پتر غرض یہ کہ جو چیز چکنی ہوتی اوسکو لکھنے کے استعمال مین لاتے تھے۔ اسوریون اور خالدیون کے شہرون کے کھنڈرون مین اینٹین اور چکنی مٹی کے پتر اور ٹھیکرے اور پتھرون کی تختیان بے شمار پڑی ہین اور اونپر ایسے نقش بنے ہین جیسے تیرون کے سرون پر لوہے کے پر ہوتے ہین۔ رالنسن صاحب کا بیان ہے کہ اسوریون کے مجوف ٹھیکرے اور منقش پر ایسے باریک حروف بنے ہین کہ اون کے دیکھنے اور سمجھنے کیواسطے خردبین درکار ہوتی ہے۔ مگر عبرانیون کے یہان لکھنے کیواسطے دو چیزون کا بڑا استعمال تھا ایک تو پیپر جو پیپرس کے درخت سے بنتا تھا یعنی پیپر کا کاغذ اور دوسری جو بھیڑون اور بکریون اور جانورون کی کھالون سے طیار ہوتی تھین۔ لکھنے کے آلات بھی

آجکل آلات کی طرح نوع بنوع کے اور آج کل آلات سے مختلف بھی تھے جو چیز ثقفات جیسے شیشہ یا اور کوئی چیز اوسکی مانند ہوتی اوسپر لکھنے کیواسطے لوہے کی قلمین اور ہیرے کی کنی استعمال کیا کرتے ہین یعنی جس چیز سے حروف کندہ کیئے جاتے تھے وہ لوہے کے ہوتے تھے یا اور چیز ہوتی اور اوسکے اوپر ہیرے کی کنی لگی ہوتی قیمتی پتھرون پر کندہ کرنیکے لیئے ہیرے کی کنی بہت ضرور ہوتی تھی - جن تختیون پر موم لگا ہوتا اون پر لکھنے کی واسطے ایک چیز ایسی ہوتی کہ ایک طرف دہاردار اور دوسری طرف چپٹی اور گول ہوتی تھی دہاردار سے حروف کندہ کیئے جاتے اور چپٹی طرف سے ان اٹھے ہوئے موم کو دور کرکے چکنا کرتے تھے - کاغذون اور جھلی پر قلم اور سیاہی سے لکہا کرتے تھے - سینٹھے کا قلم جسکا ایک سرا چھیل کر لکھنے کے لائق بناتے ہین مدتہا دراز سے مشرقیون مین مستعمل تھا اور عربون مین آج تک اوسی کا رواج ہے -

پرانے وقتون کی کتابون کی صورت اون چیزون پر موقوف تھی جنپر کتابین لکھی جاتی تھین جب لکڑیون کی تختی یا ہاتھی دانت اور لوہے کے پترون پر لکھنے کا رواج تھا تو یہ دستور تھا کہ اونکے بیچ مین سوراخ ہوتا تھا اور سب پترون کو تلے اوپر رکھکے سوراخ مین ایک گز ڈال دیتے تھے اوس سے سب پتر ملکر بمنزلہ کتاب ہوجاتی تھی - جب نرم اور دبیز کاغذ کا رواج ہوا تو کتابون کو ڈنڈون پر لپیٹتے تھے یعنی کاغذ کا ایک سرا ڈنڈے پر چسپان کرکے اوسپر کاغذ لپیٹ دیتے تھے اور کبھی دو ڈنڈون پر لپیٹ دیتے تھے - انگریزی لفظ والوم یعنی جلد اسی ڈنڈے کی وجہ سے نکلا ہے اور ڈنڈون کے دونون سرون پر زیبایش کیواسطے ٹکلیان جڑتے تھے جب

کھولنا منظور ہوتا تھا تو ڈنڈے کو گھوماتے تھے کاغذ کھلتا جاتا تھا - جو کتابین دفتیون پر لکھی جاتی تھین وہ یا تو ہماری کتابون کی طرح چوکور ہوتی تھین یا ڈنڈون پر لپیٹی جاتی تھین عبرانیون کی تمام نوشتجات عبادتخانون کے نوشتون کی طرح ڈنڈون پر لپیٹ دیئے جاتے تھے اور خانگی نوشتجات کی کتابین اسطرح پر ہوتی تھین جیسے ہمارے آج کل کے زمانے مین رواج ہے —

طول طویل خطوط جیسے عہد جدید مین ہین وہ چھوٹے ڈنڈون پر لپیٹے ہوتے تھے خطوط جنکے صحیح معنی یہ ہین کہ "چند باتین کسی مطلب خاص کیواسطے" اور یہ معمول تھا کہ فرستندہ کی مہر ہوتی تھی - تمام بھاری معاملون مین تصدیق و استحکام کیواسطے مہر ثبت کیجاتی تھی اور کبھی کوئی مختصر بات ہوتی اوسکی تصدیق کیواسطے مہر کیجاتی تھی جیسے داؤد نے جب یوآب کو خط لکھا تھا تو اوسپر اعتبار کیواسطے اپنے نام کی مہر کردی تھی اوس خط مین اوسنے یوآب سے اس امر کی درخواست کی تھی کہ حامل خط کو قتل کر دیجیئے - عہد جدید کے خطون کے آداب والقاب بھی اگلے زمانہ کے خطون کے موافق ہین - مثلاً رسولون اور ایلڈرون کے خطون کو اون خطون سے ملاحظہ اور مقابلہ کرو جو کلاڈیس لوسی اس نے فیلکس حاکم کو لکھے تھے - دونون کے شروع مین کاتب و مکتوب الیہ کے نام اور اونکے اخیر مین دعا سلام ہے صرف اتنی اصلاح رسولون کے اکثر خطوط مین یہ ہے کہ دعا کی جگہہ کلمات برکت کے کہین طوالت کے ساتھہ اور کہین باختصار لکھے ہین +

فصل تیسری

موسیقی اور آلات موسیقی کا بیان

اور قومون کی طرح شادی بیاہ اور جلسون مین عبرانی بہی راگ کے بڑے شوقین تہے اونمین یہ دستور تہا کہ جب گیت گاتے تو اوسکے ساتھہ باجے بہی بجاتے بلکہ بعض جگہہ ناچتے بہی تہے گویا شروع سے بربط نوازی کے بڑے شایق تہے۔

نبیون کے مدرسون مین جنکی بنا سموئیل نے ڈالی تہی علم موسیقی سکہایا جاتا تہا (۱ سموئیل ۱۰ و ۵) دل کے بڑہانے والے اور فرحت دینے والے تاثیر کو راگ کی ساؤل کے درباری خوب سمجھتے تھے (۱ سموئیل ۱۶ و ۱۶ و ۲۳) اور خود الیسع نبی نے چاہا تہا کہ اوسکے ذریعہ سے نبوت کی روح حاصل کرے (۲ سلاطین ۳ و ۱۵) داؤد جو اسرائیلیون مین شیرین آواز اور بہت عمدہ گانیوالا تہا آپ ہی غزلین تصنیف کرتا تہا اوس نے کئی راگنیان زبانی اور باجے کے ساتھہ ایجاد کین جو خیمہ کی عبادت مین گائی جاتی تہین۔ ۱ تواریخ ۱۶ و ۴ و ۶ و ۴۲ و ۲۴ و ۲۵ باب) اور جب سلیمان نے ہیکل کو مخصوص کیا تہا تو خوب راگ گائے اور باجے بجائے گئے۔ (۲ و اعظ ۵ و ۱۲ و ۱۳) مصریون اور اسوریون کی قدیم عمارات کی تصویرون اور تحریرات وغیرہ سے ہمکو بخوبی معلوم ہو گیا کہ مصر اور اسوریا اور بابل کے اگلے لوگون مین کسطرح کے باجے مستعمل تہے مصر مین مدتون رہنے کی وجہ سے عبرانی بہی اوس ملک کی باجون

سے خوب واقف ہو گئے ہونگے مگر یہ ہم یقیناً نہین کہہ سکتے کہ عبرانیون نے کل باجے مصریون ہی سے سیکھے۔ کچھ بعید نہین کہ اونہون نے اپنے باپ دادون خالدیہ اور مسوپوٹیمیا کے رہنے والون سے بعضے باجے اور راگنیان سیکھی ہون جن سے بولی اور حروف تہجی سیکھے تھے واسطے دریافت اس امر کے کہ عبرانیون کے باجے کس صورت کے ہوتے تھے یہ ضروری ہے کہ مصریون اور اسوریون کے باجون کو جو قدیم عمارات سے معلوم ہوئے ہین اول باہم مقابلہ کرین۔

دو باجے تو اونمین ایسے دیکھنے مین آئے کہ اگر ویسے ہی نہین تو اتنا تو ضرور ہے کہ اون باجون سے جنکا کتب مقدسہ مین مذکور ہے مشابہ بہت ہین۔

باجے تین قسم کے ہین۔ تار کے باجے اور ہوا کے باجے اور وہ جو حرکت دینے سے بجتے ہین مصری اور اسوری کھنڈرون کی کندہ تصویرون مین تار والے اکثر اسی قسم کے دیکھنے مین آئی جنکو ہم آجکل بربط کہتے ہین۔ بربط ایک باجا بالشکل مثلث ہوتا ہے اوسپر مختلف طول کے تار یعنی کوئی تار بڑا اور کوئی اوس سے چھوٹا اور کوئی اوس سے چھوٹا) لگے ہوتے ہین۔ زمانۂ حال کے اکثر بربط اور اگلے وقتونمین بعض بربط اس قسم کے ہوتے تھے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ لیکن مصر کے بربط سے اوس قسم کے بربط سمجھنا چاہئیے جو بشکل کمان کے ہوتے ہین۔ سیدھی کمان سے جسمین وہ صندوق بھی مع تارون کے ہوتا ہے جسمین سے آوازین نکلتی ہین (اور وہ صندوق اور تار مختلف طور اور طول کے ہوتے ہین یعنی اگر بڑی بربط ہے تو اوسکا صندوق بڑا اور تار دراز ہین اور چھوٹی بربط ہے تو اوسکا صندوق اور تار چھوٹے ہوتے ہین) مراد

ہند کے مروج بربط سے ہے بعض بربط بعینہ کمان کی صورت ہوتے ہین صرف اتنا فرق ہوتا ہے کہ ایک سرا اوسکا بہ نسبت دوسرے کے جانب مخالف کو خم کہائے ہوتا ہے۔ بہ نسبت خمدار کمانی کے تکونے بربط مین کئی خوبیان زیادہ پائی جاتی ہین اول تو اونمین تار تین سے لیکر بیس تک بلکہ کبہی اوس سے بہی زیادہ ہوتے ہین بہاری بربط زمین پر سیدہے کہڑے رہتے ہین اور جو ہلکے ہین وہ ہاتہون مین لینے کے قابل ہوتے ہین ہلکے بربط کو مصری عورت کندہون پر رکہہ لیتی ہے اور چلتے مین بجاتی جاتی ہے۔

اسوریون کی قدیم عمارات مین ہمنے اسی قسم کے مثلث بربطون کی تصویرین دیکہی ہین جو کندہون پر رکہنے کے قابل ہوتی ہین۔ بعضے انمین اسقدر بہاری ہوتے ہین کہ اونکے لیجانے کے واسطے کم سے کم دو آدمی درکار ہوتے ہین ایک تو اوسکا ایک سرا تہامتا ہے اور دوسرا اوسکا صندوق پکڑے ہوتا ہے اور سیدہا لیچلتے ہین اور اوسے اونگلیون سے بجاتے ہین ایک قسم اسکی ایسی بہی ہے کہ اوسکا صندوق آڑا نیچے کو لگا ہوتا ہے اور اوسکو کسی آلہ سے بجاتے ہین۔

بربط بہی سرود کی قسم سے ہے مگر بربط سرود سے بہتر ہوتا ہے یعنی اوسمین حکمت زیادہ ہے۔ بربط مین آوازون کا صندوق نیچے ہوتا ہے۔ صندوق کے سرے سے دو گز خمدار یا سیدہی آڑی کہونٹی تک لگی ہوتی ہین اسکو سیدہا یا آڑا اوٹہاتے ہین اور اونگلیون سے بجاتے ہین لیکن کبہی مضراب سے بہی بجایا جاتا ہے۔

اگلے وقتون کے مصریون کا بین وستار بشکل بیضاوی اور گردن اوسکی بہت

درازہ ہوتی تہی۔ اور اوسمین چند تار متعدد ہوتے تہے جو گہوڑی پر رکہکر لگائے جاتی ہین۔ عبرانی تاروالے باجون کی صحیح کیفیت بتلانا یعنی کس باجے کی صورت کیسی تہی بہت مشکل امر ہے۔ دو مشہور باجے اونکے یہان کے کنور اور نبل تہے اول کا ترجمہ ہمارے نسخہ بیبل مین بربط کیا ہے۔ اور دوسریکا انگریزی مین سالٹری ایک اور قسم کا بربط کیا ہی۔ اور ان باجون کے صورتونکی بابت علماء بیبل کی رائین بہت مختلف ہین ہماری اس مختصر کتاب مین اوس بحث کا نقل کرنا کچہ فائدہ نہین بخشنے کا ٭

ہوا کے باجے یعنی وہ جو منہ کی پہونک سے بجتے ہین۔ اونمین ابتدائی باجا سینگ تہا اور (جیسا کہ اوسکے نام سے ظاہر ہے) وہ بیل یا بکرہ کی سینگ سے بنتا تہا۔ اوس سے پہر رفتہ رفتہ خود بخود یہ نوبت پہونچی (یعنی ہر چیز کا قاعدہ ہے کہ اوسمین ہمیشہ کچہ نہ کچہ اصلاح ہوتی رہتی ہے یہانتک کہ وہ شئے اور ہی صورت پکڑ جاتی ہے) کہ دہاتون کی ٹیڑہی ترہی (سوفر) اور سیدہی ترہی (ہٹ سوسرہ) بنانے لگے آخرالذکر کی صورت طیطس کی محراب پر بنی ہے ہمارے انگریزی نسخون مین سوفر کا ترجمہ قرنی ہوا ہے خصوصاً اوسجگہہ جہانکہ سوفر کا لفظ واسطے امتیاز ہٹ سائسرہ کے آیا ہے اور ہٹ سائسرا کا ترجمہ ترہی کیا ہے۔ اتواریخ ۱۵ او ۲۸ و ۲ و ۲ واعظ ۱۵ او ۱۴ ازبور ۹۸ و ۶ ہوسیاہ ۵ و ۸ وغیرہ) مصریون کی قدیم عمارات پر اکہری اور دوہری بانسلی اور نے کی صورتین بنی ہوئی دیکہنے مین آتی ہین عبرانی لفظ ہلیل جسکا انگریزی نسخہ مین پائپ یعنی نے ترجمہ کیا گیا ہے وہ دونون چیزون باجون اور نے کیواسطے بولا جاتا ہے۔ زبور ۵ کی عنوان پہ ہلیل کی

جمع ہی لوتہہ جو لکہی ہے اوس سے بھی یہی مراد ہوگی۔

عبرانی ارغنون باجا اُوگپ ابہی بہت پرانے وقتون کا ہے غالب راے اوسکی نسبت یہ ہے کہ اوسکو جوبنی کہتے تھے یہ باجا کئی غیر برابر نرکُل سے بنتا تھا اور وہ نرکل اس طرح ترتیب دیئے جاتے تھے کہ بجانے والا بآسانی ایک سے دوسرے نرکل تک منہ لیجا سکے جو باجے حرکت سے بجائے جاتے تھے اونمین ایک تو طنبورہ جسے عبرانی مین توف اور دوسرے مجیرے یا جہانجہہ جسے عبرانی مین ٹسیل تسلیم کہتے ہین طنبورہ ایک باجا بشکل مربع ہوتا تھا جسپر جھلی مڑہی ہوتی تھی اور جسپر اونگلیون سے ضرب لگائی جاتی تھی۔ مجیرے پیتل کے برتن ہوتے تھے جنکو آپس مین ضرب دینے سے بڑی آواز جہنجہناتی آواز پیدا ہوتی ہے۔ طنبورون اور مجیرون کی بلکہ طرح طرح کے ڈہولون کی صورتین مصر کی قدیم عمارات پر بنی ہوئی دیکھنے مین آتی ہین۔

چوتھی فصل

فن طبابت کے بیان مین

فن طبابت نے ابتداءً مصر مین بڑی اشاعت پکڑی تہی مطابق بیان ہیرودُٹس کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوس ملک مین یہ بہی دستور تھا کہ ہر معالج کا کام بٹا تھا کوئی آنکھون کا علاج کرتا تھا جیسے ہمارے ملک مین کُحال ہوتے ہین۔ کوئی صرف سر کا علاج کرتا تھا کوئی صرف دانتون کا علاج کرتا تھا علے ہذالقیاس طبابت مین بہی پیشے

ہونے تھے - اسمین شک نہین کہ اسیطرح ایک گروہ طبیبون کا مصر مین ایسا ہی تھا جنکا خاص کام یہ تھا کہ لاشون کو مصالحہ دیا کرتے تھے اس قسم کے لوگون نے یعقوب کو اور بعدہٗ یوسف کو مصالحہ دیا تھا (پیدائش ۵۰ و ۲ و ۲۶) جب عبرانیون نے مصر چھوڑا تو بہت باتین فن طبابت کی جو مصر مین رائج تھین اپنے ملک مین ضرور پہونچائی ہونگی - ایوب کی کتاب (ایوب ۱۳ - ۴) اور اسرائیلیون کی قدیم تواریخ (۲ تواریخ ۱۶ و ۱۲ و یرمیاہ ۸ و ۲۲) مین طبیبون کا ذکر پایا جاتا ہے نئے عہد نامہ کے زمانہ مین طبابت ملک فلسطین اور حکیمون مین ایک خاص پیشہ ہو گیا تھا - اگلے وقتون مین جراحی بھی طبابت کی ضروری شاخ سمجھی جاتی تھی - ہومر شاعر نے جن حکیمون کا ذکر کیا ہے وہ زخمون سے تیر کے بھالے نکال جانتے اور زخم کو صاف کر جانتے اور تسکین بخش دوائین لگا جانتے تھے - اسیطرح یرمیاہ نبی نے طبیبون کے ساتھ جلیعاد کے بلسان کا ذکر کیا ہے یرمیاہ ۸ و ۲۲ اور ۲ سلاطین ۸ و ۲۹ کو مقابلہ کرو اس بات مین کہ عبرانی طبیب کسطور سے بیماریون کا علاج کیا کرتے تھے ہم بالیقین کچھ نہین کہہ جانتے ہین -

اس مختصر کتاب مین اسقدر گنجایش نہین کہ کُل بیماریون کی جو اسرائیلیون مین اور اگلے وقتون کی قومون مین پھیلی تھین فہرست لکھون - البتہ دو بیماریان جنکا ذکر کتب مقدسہ مین بھی بہت کچھ لکھا ہے بہت پھیلی تھین اونکا مختصر احوال اس مقام پر لکھا جاتا ہے وہ دو بیماریان کوڑھ اور بھوت پلید کا لوگون پر آنا تھا کوڑھ کی بیماری گرم ملکون مین خصوصاً ملک مصر اور اوسکے گرد و نواح کے ملکون

مین بہت کثرت سے ہے اس بیماری کی خوفناک خاصیت موسیٰ کے زمانہ مین اوسکے اوس بیان سے بخوبی ظاہر ہے جو اوس نے نہایت تفصیل اور باریکی سے اس عارضہ کی طرح طرح کی صورتون کی نسبت اور اوس احتیاط کی نسبت جس سے اوسکا اور بیماریون سے فرق بتلاتا ہے اور علاحدگی کی سختی کی نسبت جو اس قسم کے عارضہ والون کو برداشت کرنا چاہیئے (دیکھو احبار ۱۳) اس باب کی پوری تفصیل مفسرون کا کام ہے فقط اسقدر لکھتا ہون کہ کوڑہ سے مراد وہ عارضہ ہے جسے برص کہتے ہین یہ وہ کوڑہ نہین ہے جسے جذام کہتے ہین۔ جذام بہت سخت اور وحشتناک عارضہ ہے اول نہایت چکنے داغ جسم پر پیدا ہو جاتے ہین چند مہینون یا برسون کے بعد اون پر سُرخی آجاتی ہے پھر جسم بہہ نکلتا ہے اور تمام ہاتھ اور پاؤن کٹ کٹ کے گر پڑتے ہین۔

موسیٰ نے اس جذام کا ذکر کہین نہین کیا ہے۔ اوس نے کوڑہ کا نشان صرف یہی بتلایا ہے کہ جسم پر سفید داغ پڑ جاتے ہین۔ موسیٰ کے زمانہ مین اس عارضہ کو عذاب الٰہی تصوّر کرتے تھے اور یہہ سمجھتے تھے کہ آدمی اسکا علاج نہین کر سکتا ہے اور از روئے شریعت اور حکمت کے اس عارضہ والے کو ناپاک جانتے تھے اور کوڑہیون کو حکم تھا کہ علاحدہ رہا کرین تاکہ لوگ جانین کہ یہ بیماری اوڑ کر لگتی ہے۔ لیکن یہ رائے حال کے تجربون سے غلط ثابت ہوتی ہے کراہیت اور عدم صفائی جسم کے جو اس عارضہ والکی

ہوتی ہے اور برسون اوسمین مبتلا رہتا یہانتک کہ اوسکا موروثی ہوجانا کافی دلیل اِس امر کی ہے کہ شریعت موسوی مین اِس قسم کے عارضہ والون کی نسبت علحدہ رہنے کا قطعی حکم ہے۔

رہا مکانات اور لباس کے کوڑہ کی نسبت (احبار ۱۳ او ۴۷ و ۵۹ و ۱۴ او ۳۴) سو اوسکا حال یہ ہے کہ وہ دراصل کوئی بیماری نہین ہے بلکہ کیمیائی تاثیر سے یا شاید کیڑہ کہا لیتے تھے اِسوجہ سے وہ چیز گل جاتی تہی اور لائق استعمال کے نہین رہتی تہی۔

بھوت پلید کے اصلیت کی نسبت علماء مین بہت جہگڑا ہے بعض کا دعوے یہ ہے کہ عہد جدید مین بھوت پلید کا جو ذکر ہے وہ صرف دیوانگی سے مراد ہے جسمین مریض یہ سمجھتے تھے کہ ہمپر بھوت آئے ہین اور اونکی بولی بولتے تھے لیکن جو عہد جدید کے مضامین کو بنظر غور و انصاف دیکھیگا اوسکو صاف یقین ہوجائیگا کہ ہمارا منجی بہی بھوت پلید کے آنے کو صحیح جانتا تھا سؤرون پر بھوتون کے سوار ہونیکا قصہ (متی ۸ و ۲۸ و ۳۴ مرقس ۵ و ۱۱-۱۶) اون لوگون کی راے کی جو کہتے ہین کہ اِسکی کچہ اصلیت نہین ہے محض اضافات زبانی ہین صریح مخالف ہے *

نوان باب

یہودیون کے طریق تجہیز و تکفین اور رسمیات موت کے بیان مین

شریعتِ موسوی مین مُردہ کی نعش سے کوئی چیز ذری بہی لگ جاتی یہانتک موت کا گہر اور اوسکے اسباب مین شرعی نجاست سمجہی جاتی تہی اور وہ نجاست سات روز سے کم مین دور نہین ہوتی تہی یعنی سات روز تک وہ چیز نجس متصوّر ہوتی تہی (گنتی ۱۹ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶) کاہنون کو حکم تہا کہ سوا اپنے قریب رشتہ دارون کے اور کسی کی تجہیز و تکفین مین شریک نہون کیونکہ وہ پاک خدمت پر مامور تہے۔ اسکی نہایت احتیاط تہی کہ مُردہ کی ہڈیان چاہے کتنے ہی مدت دراز کے بعد قبر سے نکلتین اگر کوئی اونکو چہو لیتا تو وہ بہی ناپاک ہوجاتا اسی سبب سے یوسیاہ نے جہوٹے کاہنون کی ہڈیون کو بیت ایل کی قربانگاہون پر جلوایا تہا کہ وہ قربانگاہ اونکی نجاست سے پاک ہوجائے۔ (۲ تواریخ ۳۴ باب ۵ آیت) جب آدمی کی جان نکلنے کو ہوتی تو پہلا کام یہودیون کا یہ ہوتا کہ اوسکی آنکہین بند کردیتے یہ کام موئے کے نہایت عزیز رشتہ دار کرتے اسی طرح جب یعقوب نے مصر کا سفر کیا تہا تو خدا نے وعدہ فرمایا تہا کہ یوسف اپنے ہاتہہ اوسکی آنکہون پر رکہے گا (پیدایش ۴۶ و ۴)

بعد آنکہین بند کرنے کے لاش کو غسل دیا جاتا اسی طرح جب مسماۃ تبیتا نے

انتقال کیا تو اوسکی لاش کو غسل دیکر اوپر کے کوٹہہ مین رکہا اعمال ۹ و ۳۷-

یہ دستور یونانیون اور رومیون دونون مین مروّج تہا مصر مین ابتک دستور ہے کہ مردہ کو کئی مرتبہ دہوتے ہین جب مردہ مرتا تو نہ صرف اوسکے مرتے وقت بلکہ اوسکے دفن کرتے وقت بہی لوگ خصوصاً مُوئے کے قریب رشتہ دار اور دوست چلّا چلّا کے روتے تہے پیدایش ۵۰ و ۱ متی ۹ و ۲۳ مرقس ۵ - ۳۸ و پیدایش ۵۰ و ۱۰ و ۱۱) اخیر زمانہ مین یہودیون مین یہ دستور ہو گیا کہ لوگونکو جنکا پیشہ بہی ہو گیا تہا باجرت نوحہ کرنے پر مقرر کرتے تہے یرمیاہ ۹ و ۱۷ و ۱۶ و ۶ و ۷ و ۴۸ و ۳۶ و ۳۷ حزقیل ۲۴ و ۱۶ ۱۸ عاموس ۵ و ۱۶) اور مسیح کے وقتون مین کوئی اور ماتم کرنے والے اجرت پر مقرر کیئے جاتے تہے- متی ۹ و ۲۳ مرقس ۵ و ۳۸) بعد غسل دینے کے لاش کو قیمتی مصالحون اور خوشبودار دواؤن سے بساتے پہر اوسکو قیمتی نینو کے کپڑے مین جسکو پوٹ کی چادر کہتے ہین لپیٹتے تہے- یقین ہے کہ ایسے ہی لپیٹتے ہونگے جیسے مصری لاشین آجکل انگریزی عجائب خانہ مین موجود ہین-

اسی طرح نیقودیمس نے یسوع مسیح کی لاش کے مصالحہ دینے کی طیاریان کی تہین یوحنا ۱۹ و ۳۹ و ۴۰) اور معلوم ہوتا ہے کہ لاذر بہی اسی طرح لپٹا ہوا رکہا تہا جبکہ یسوع مسیح نے اپنی قدرت سے اوسے دوبارہ زندہ کیا (یوحنا ۱۱ و ۴۴) بعضے یہودی بادشاہون کی مدفن پر خوشبودار مصالحون کے ڈہیر کے ڈہیر جلائے جاتے تہے جنمین مردہ کی آنتین اور زرہ اور لباس اور چیزین بہی جلادی جاتی تہین (۲ تواریخ ۱۶ و ۱۴ و یرمیاہ ۳۴ و ۵) یہودی مردہ کی قبر کا بڑا لحاظ

کرتے تھے اِس سے زیادہ بیعزتی اور مصیبت آدمی پر اور کوئی نہین سمجھی جاتی تھی کہ اوسکے گاڑنے کو بھی جگہہ نہین ملتی۔ (زبور ۷۹ و ۲ یرمیاہ ۲۲-۱۹-۳۶ و ۳۰) یہودیون کے قبرستان باغون اور کھیتون اور پہاڑون کے پہلوؤن مین ہوتے تھے۔ اور امیرون کی قبرین بڑی شان وشوکت کی یادگار بنائی جاتی تہین۔ اسی دستور کا یسوع مسیح نے متی ۲۳ و ۲۷ مین ذکر کیا ہے۔

یسعیاہ ۶۵ و ۴ اور مرقس ۵ و ۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعضی قبرون پر گنبد بھی اسیطرح کے بنے ہوئے تھے جس طرح کہ آجکل کے سیاحون نے شرقی ملکون مین دیکھے اور بیان کیئے ہین ایسے گنبدون سے قبرون کی خوب حفاظت رہتی تھی خاندان کے قبرستان باغات مین ہوتے تھے (یوحنا ۱۹ و ۴۱)

بعد دفن کرنے کے مردہ کا کھانا ہوتا تھا مثلاً ابنر کے دفن کرنے کے بعد لوگ داؤد پاس اوسکے ساتھہ گوشت کھانے کو آئے اگرچہ زبان سے نہین کہہ سکے۔ (۲ سموئیل ۳ و ۳۵) خاص ماتم دار داؤد تھا اور غالباً اوس نے لوگون کو شریک دعوت ہونے کو بلایا ہوگا یرمیاہ نبی نے (۱۶ و ۷) مین اِس دستور کا ذکر کیا ہے جہان کہ اوسنے تسکین کا پیالہ لکھا ہے کہ ماں باپ کی یادگاری مین پیتے تھے۔ اِس سبب سے جسجگہہ موت کا کھانا ہوا تھا اوسکو دعوت کا گھر لکھا ہے۔ ہوسیاہ نبی اوس کھانے کو ماتم زدون کا کھانا لکھتا ہے (ہوسیاہ ۹ و ۴) معمولی اُ کے جنبے یہودی اپنے رشتہ دارون اور دوستون کی موت پر ظاہر یہ تھے کہ کپڑے پھاڑتے ٹاٹ پہنتے سر اور منہ ڈھانکتے۔ پیدائش ۳۷ و

و ۲ سموئیل ۱۴ ا و ۲ و ۱۹ ا و ۴) اگلے وقتون مین ایک مدت خاص مردہ کیواسطے رونے کی مقرر تھی جسکو ماتم کے ایام کہتے تھے (پیدایش ۲۷ و ۴۱ و ۵۰ و ۴) اسیطرح مصریون نے جو یعقوب کی نہایت تعظیم کرتے تھے اوسکے واسطے ستر دن تک غم کیا (پیدایش ۵۰ و ۳ و ۱۰) اور بنی اسرائیل موسی کے واسطے تیس دن تک رویا کیئے (استثنا ۳۴ و ۸)

بعدہ یہودیون مین یہ دستور ہوا کہ سات روز برابر مردہ کا غم کرتے تھے مثلاً سوائے اوس غم کے جو مصر مین یعقوب کیواسطے ہوا تھا یوسف کی جماعت نے سات روز علاوہ اوسوقت غم کیا تھا جبکہ اوس کی لاش دریاے یردن کے قریب لیکر پہونچے تھے (پیدایش ۵۰ و ۱۱) کوئی خاص مدت نہین لکھی ہے۔

عورتین اپنے خاوندون کا رنج کیا کرتی تھین صرف یون ہی مجملاً لکھا ہے کہ بیت شیبا نے اپنے خاوند اوریا کا غم کیا (۲ سموئیل ۱۱ و ۲۶) لیکن اوسکا رنج نہ تو مدت تک رہا نہ ایمانداری اور محبت کی راہ سے تھا۔

یہودیون مین یہ بھی دستور تھا کہ اپنے بادشاہون کی موت کا بھی تھوڑا یا بہت حسب حیثیت اونکے ایام حیات کے کامون کے رنج کیا کرتے۔

جب کوئی امیر جسنے کسیطرح اپنی ناموری کی ہوتی مرجاتا تو یہودی اوسکے لیئے نوحے کرتے اور مرثیہ پڑہتے تھے۔ دوسری تواریخ ۳۵ و ۲۵ کی اس عبارت سے کہ "دیکھو وے باتین نوحون کی کتابون مین لکھی ہین" ہم نتیجہ کہ اونکے یہان اس قسم کے نوحون اور مرثیون کے چند مجموعے تہے نکالتے ہین کتاب سموئیل کے مصنف نے اون مرثیون کو جو داؤد نے ساؤل اور یونتہان

اور ابی سلوم کی موت پر تصنیف کیئے تھے اپنی کتاب مین درج کیا ہے لیکن وہ مرثیے جو یرمیاہ نے یہودیون کے نامی بادشاہ یوسیاہ کے جوانی کی موت کے بارہ مین لکھے تھے ہمارے پاس نہین ہین۔

شرقی علامات غم کے جوش پیدا کرتے اور کیفیت موت بتلاتے ہین۔ عہد عتیق مین اس قسم کے اذکار بہت ہین۔ منجملہ اونکے (۱) ایک یہ ہے کہ کپڑے پھاڑنا اور یہ قرابت کے قرب وبعد کے لحاظ سے کئی طرح پر ہوتا تھا۔

(۲) دوسرے ٹاٹ یا کمّل پہننا یعنی موٹا سیاہ رنگ کا بالون یا سن کا بنا ہوا کپڑا پہننا۔ یہ دستور اسقدر جاری تھا کہ اسکے ثبوت کی کچھ ضرورت نہین ہے۔

(۳) راکھہ یا مٹی اپنے بدن پر خصوصاً سر پر پھیرنا۔ بیٹھنا۔ پڑا رہنا۔ خاک مین لوٹنا اور طرح طرح کے علامات تھے۔

(۴) سر منڈانا اور بال نوچنا سخت مصیبت کی علامات نہین۔ وہ قیدی عورت جسکو ایک عبرانی نے اپنی جورو بنایا تھا اوسکو ایک مہینہ سوگ رکھنے اور سر منڈوانے کی اجازت دی گئی تھی (استثنا ۲۱ و ۱۲) سر ڈہانکنا بہی غم کی علامت تھی ۲ سموئیل ۱۵ و ۳۰ یرمیاہ ۱۴ و ۴)

اوپر کے لب کا ڈہانکنا علامات غم سے تہا مگر یہ علامات کوڑہی کی موت کے واسطے مخصوص تہی حزقیل ۲۴ و ۱۷ و ۲۲ و میکاہ ۳ و ۷۔

(۵) پانچوین زیور کا اوتار ڈالنا اور اپنے آپ کا بگاڑنا (خروج ۳۳ ۴ و ۲ سموئیل ۱۴ و ۲) فریسی جب روزہ رکھتے تو چہرے بگاڑتے اور منہ بناتے تھے۔ جسپر ہمارے

منجی مسیح نے اونکو ہدایات کی تہی کہ جب تم روزہ رکھتے تو مُنہ دہوتے اور تیل سرپر ڈالتے (متی ۱۶ و ۱۶-۱۵) مگر اپنی خوشی سے اپنے آپ کو بگاڑتے اور قیدیون کے بجز ننگا کرنے اور ذلّت دینے مین بہت فرق تہا۔ (۲ سموئیل ۱۰ و ۴ و یسعیاہ ۲۰ و ۴ و ۴۷ و ۲)

(۶) کہانے اور پینے سے پرہیز کرنا یہ علامت ایسی بدیہی اور مروّج ہے کہ اوسکے مزید تشریح کی کچہ حاجت نہین۔ اچّھے کہانے اور شراب پینے اور مزہ دار چیزون اور عیش کی باتون کے ترک کرنے کو بہی پرہیز رکھتے تھے (دانیل ۱۰ و ۳)

جو غم کہ بڑہ جاتا تھا اوسکا انجام ضرور بالضرور یہی ہوتا تہا بجز اسکے کہ خدا کی طرف سے کوئی سہارا پہونچتا تو اور بات تہی۔

(۷) ساتوین پہوٹ پہوٹ کر رونا آہ و واویلا کرنا چہاتی اور ران کا پیٹنا پیدائش ۱۳ و ۲ (۱ سموئیل ۱ و ۷ و ۳ و ۴۔ ۲ سموئیل ۱۵ و ۳۰ و استر ۴ و ۱ حزقیل ۲۱ و ۱۲ ناحوم ۲ و ۷ لوقا ۱۸ و ۱۳ و ۲۳ و ۴۸ وغیرہ)

(۸) عبرانی نبیون نے اسکا بہی حال لکہا ہے کہ یہودیون مین یہ بہی دستور تہا کہ لوگون کو جنکا پیشہ تہا اجرت دیکر غم و ماتم کرنے کے واسطے مقرر کرتے تھے ایسے لوگ وہی تہے جو نوحہ گری مین مہارت رکہتے تہے (عاموس ۵ و ۱۶) اور ماتم کرنے والے اور عیّار عورتین تہین جنکی نسبت یرمیاہ نبی کہتا ہے کہ وہ جلدی کرین اور ہمارے لیئے نوحہ اوٹھا دین کہ ہماری آنکہون سے آنسو بہین اور ہماری پلکون سے پانی دہڑ دہڑا نکلے (یرمیاہ ۹ و ۱۷ و ۱۸)۔

ہمارے مُنجی کے زمانہ مین یہ دستور معیّن تہا اور جب وہ جیبروس کے گہر آیا تو اوسنے دیکہا کہ وہان کوئی ماتم کے گیت گاتے تہے اور لوگ پہوٹ پہوٹ کر روتے اور واویلا کرتے تہے۔ اور اِنہین پہاڑی کے ماتم والون سے مسیح نے فرمایا تہا کہ روتے کیون ہو لڑکی مری نہین ہے۔

(متی ۹ و ۲۳ و ۲۴ و مرقس ۵ و ۳۸ و ۳۹)

لڑکے بازارون مین بیٹہہ بیٹہہ کر ایسے
ماتمون اور نوحون کے کہیل
کے طور پر نقلین بنایا
کرتے تہے ٭

فقط